مترجم

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سمیع

ملنے کا پتہ

[illegible] کتب خانہ ۔ [illegible] ۔ کراچی

ھو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۃ مفسرین و مقدوۃ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ جناب مجددی حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ

مترجم

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سمون

ملنے کا پتہ

عباسی کتب خانہ۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ۲

هو الولی

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقائق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدہ مفسرین و قدوہ محدثین پیشوائے سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ جناب جدی امجدی حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسوم بہ

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سموں

ملنے کا پتہ

عباسی کتب خانہ۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ۲

ہدیہ - /۱۸ روپیہ

غوثیہ بیت الکتاب

تعداد - ۱۱۰۰ (ایک ہزار)

فہرست مضامین کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

تمت

عبارت فارسی و عربی

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث نبیہ محمدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بشیراوّ
نذیرا۔ وداعیا الی اللہ باذنہ و
سراجا منیرا۔ ففضل اصحابہ برویۃ
محیاہ واستماع کلامہ وصحبتہ ثم
اتبعھم فی الفضل ناسا من امتہ صحح
لھما السند فی ظاھر العلم و باطنہ
الیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وتظاھر اتصالھما الباطن والظاھر
بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فھم
حجۃ اللہ علی عبادہ وصفوتہ
من خلقہ وائمۃ الھدیٰ وقادۃ التقیٰ
ولولا العلم الماثور منہ صلی اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب حمد و ثنا خدائے جلشانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا۔
یعنے اُسکے حکم سے مُسلمانوں کو بشارت دینے والے
اور کافروں کو ڈرانے اور اُنکو سراج منیر یعنی چراغ روشن
کیا۔ پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے
دیدار مبارک سے مشرف ہوئے اور اُنکی حدیث شریف سنی
اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت
عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی اُنسے سند لیجاتی
ہے۔ اور اُنکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر
و مستحکم ہوا۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ اُسکے بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اُسکی مخلوق میں۔ اور
ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

و آلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک
العلم لم یعبد اللہ ولم یہتد احد
ولا تقرب بشر وصلی اللہ علی افضل
خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ
تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ
برحمۃ العظمی۔ این رسالہ ایست مسمی
بالانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل
مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن
علم بآن متمسک شدہ وخود را بر طرفی ازان
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکریم
وانار علی وعلی الناس منہا الحظ الجسیم
مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے
تعالی برامت مصطفویہ علی صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط
در سلسلہ ہائی ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت
را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ
باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب
بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط

اسناد سے اور اُس فہم سے جو اللہ تعالے
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ تو کوئی اللہ تعالے
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا۔ اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا درود وصلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اُسکو اور اُس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی میں
ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ
کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے
خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔
اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب
کامل عطا فرماوے۔ مقدمہ جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالی کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں۔
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے
کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوّل
امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو
تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں
ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

وبیعت و در زمن سید الطائفہ
جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر
شد بعد از آن رسم بیعت پیدا
گشت و ارتباط سلسلہ بہمہ
این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط
ضرری نکند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست
از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ
را بہ عبدالرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر
گردانید۔ واما بیعت پس وجود آن و
اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مستفیض یقینی ست کما لایخفی و علمائے کرام
ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و
حفظ آن در دعار قلب بود بعد از ان تصنیف کتب
وقراءۃ ومناولہ۔ واجازت ووجادۃ آن پیدا شد
وارتباط سلسلہ بہمہ این امور صحیح است واختلاف
صور را اثری نیست و ہر یکے ازین امور
اصلے دارد از سنت سنیہ۔ اما قراءۃ پس اصلش
قراءۃ عبداللہ بن مسعود است وسوال اعرابی
ومناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف
بلدان ومناولہ صحیفہ بعبداللہ بن جحش و
ہمچنین اجازت ووجادہ را اصول است
کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم
صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ
می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت جنید
بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح وثابت ہے۔
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں
ان سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی
اصل ہے سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب انکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانہ اول میں
علمائے کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور انکو اپنے دل
میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور
قراءۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا اسمیں
کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں
اصل ہے۔ چنانچہ قراءۃ کی اصل تو حضرت عبداللہ بن
مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف
بلدان ہیں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور اسیطرح
اجازت اور وجادت کے اصلیں ہیں جنکا کتب حدیث
میں بیان ہے۔ غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے۔ کہ اپنے
یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

اقسام خرقہ

ورداد آزار ہرچہ میسر شود بستہ وجہ یکے خرقہ اجازت چون خواہند کہ محبے را از محبانِ خود اجازت طریقہ دہند و اورا نائب خود سازند در تلقین و صحبت با طالبانِ واخذ بیعت و اعطاء خرقہ اورا خرقہ دہند و شرط آن قبولیت این معنیت دیگر خرقہ ارادت چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد و اعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اورا خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقۂ صوفیہ و شرط او رویت جد و جہد است و تفرس استقامتِ او درین باب - سوم خرقہ تبرک چون برکسے مہربان شوند. کہ برکات عزیزان شامل حال او باشد - اورا خرقہ دہند بغیر ملاحظۂ شرطے پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر

اقسام بیعت

وہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبہ از معاصی و آن عام است ہر مسلمان را و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن نیز عام است و بیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازند و بعد تمام این راہ را سلوک نمایند و آن مخصوص باصحاب ارادت است و در ہیئت بیعت اختلاف است جمہور صوفیہ عرب در ہیئت بیعت چنان است کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دستِ راست

در بیان طریق بیعت

خواہ چادر خواہ انار جو کچھ میسر ہو۔ اور اُسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو خرقہ اجازت کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اُسکو اپنا نائب کریں۔ تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اُسکی شرط ان امور کا قبول کرلے ہے. دوسری صورت خرقہ ارادت ہے. کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اُنکے سے عمل جد و جہد کے کرنے لگتا ہے۔ اُسکو خرقہ عطا کرتے ہیں. کہ اُسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان اُموروں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جہد و کوشش کرتا ہے۔ ان اُموروں اور استقامت رکھتا ہے -

تیسرا خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اُسکے شامل حال ہوں۔ اُسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے۔ ایک بیعت توبہ ہر کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جس سے چاہے بیعت لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے. ملکِ عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

طالب نهد و هر دو بابهام و اصابع کف
دیگر را قبض کند و بعد قراة سورهٔ فاتحه
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم
انی اشهدك و اشهد ملائكتك و
انبياءك و اولياءك انی قبلت شیخا
فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم
انی اشهدك و اشهد ملائكتك و
انبياءك و اولياءك انی قبلته ولدا
فی الله بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری
داند وصیت کند و بهمین هیئت اشاره واقع
شده است در آیه ید الله فوق ایدیهم
آنچه والد این فقیر را از رؤیار آنحضرت
صلے اللہ علیه و آله وسلم و این فقیر نیز
از رؤیار آنحضرت صلے اللہ علیه و آله وسلم
معلوم کرده است هیئت آن مصافحه هست
دو دست طالب درمیان دو دست شیخ
باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث
صحیح آمده است بگویند و در آخر بگویند
اختورت الطريقة الفلانية و این بحث
در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل
مذکور کردیم و هذا اوان الشروع فی المقصود

فصل

مدد عالم باطن ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت
و خرقه و فیض توجه و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر
صلی اللہ علیه وسلم است بتفصیل این اجمال آنکه

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور
قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔
اللهم انی اشهدك و اشهد ملائكتك
و انبياءك و اولياءك انی قبلته
شیخا فی الله و مرشدا و داعیا
اور شیخ کہتا ہے۔ اللهم انی اشهدك
و اشهد ملائكتك و انبياءك
انی قبلته ولدا فی الله۔ اسکے
بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت
کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید الله
فوق ایدیهم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد
کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم
ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے
کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں
ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد
ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں اختورت الطریقة
الفلانیة اور اسکا سبب کہ ہمنے کتاب قول الجمیل
فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب
مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہو کہ

بیان نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

این فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ نخست
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت
مثالیہ افاضہ فرمودند یکے جسمے کہ جانب
اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرہن دارد و اعلیٰ
آن عریض تر است از اسفل و در میان
اعلیٰ تا اسفل تدریجیست چنانکہ در جسم مخروطی
می باشد و آن مثال نسبت خاصہ
آنحضرت است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در
وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال
نسبت سالکان است کہ از جذب چندان
بہرہ نیافتہ اند سوم جسمی شبیہ ثانی الا
آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بروے
معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است
کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند
و در ضمن نمودن این صورتہاے سہ گانہ
القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ طبقات
مجردہ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ
ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند
و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ
چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او
را در عالم نسمیہ خلیفہ و نموذجی ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اُس کا
اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ
اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان
اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی
میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت
کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدوّر جیسے ایک
طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اسمیں ایک لکڑی
گڑھی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے۔
جنہوں نے جذب کا چندان حصہ نہ پایا ہو۔ تیسرے ایسی
شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اسطرح کہ جیسے لکڑی
زمین میں گڑھی ہوئی اور طباق اُسکے اوپر ہو۔ وہ
تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا
چندان حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے
دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف
ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں
جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ
باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این جامعیت
را نیافتہ اند. دو قسم اند. قسمی مجذوب باشند کہ
بتکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون
المراتب النسمیہ و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند کہ بتکمیل
مراتب سافلہ کردہ اند دون المراتب الروحانیہ
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیلہ
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت
ومصافحہ این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساختہ دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نہادہ و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فروبستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہمان
نسبت خاصہ کہ سابقًا علم آن دادہ
بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علمًا
وحاشا درین واقعہ ہیچ کلمہ و کلام درمیان
نبودہ. و افاضۂ روحانیہ بود با اشارت
وفعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

مثلًا محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے. محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے. سجدہ ظاہر
اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو
قسم ہیں. ایک قسم تو مجذوب ہیں. کہ انہوں نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے. سوائے مراتب نسمیہ کے
اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے. اور
دوسری قسم سالک ہیں. کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے. سوائے مراتب روحانیہ کے اُنکی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس
جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمی. آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اُٹھایا. اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اُٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا.
یہ فقیر اُٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھیں بند کیں. اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
اُن کے حضور مبارک میں بند کیں. اسوقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو میں محیط ہو گیا. از روئے علم کے اور حاشا
للہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا. یا اشارہ اور فعل تھا. اور جب
یہ فقیر مدینہ منورہ

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب
جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم طے کرد آنگاہ
این فقیر را بزکی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ
عنایت فرمودند۔ و آنچہ در علم مشکلات داشتم
پرسیدم جواب با صواب الحمد آن چیزہا
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد یکے از آن
جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض کرد۔ بوجے از
کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند در
فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی می کنند و
با صحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عداوت
دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت
باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل
در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت از آن حالت در
معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ
ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت
از القای حکم الٰہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ
او را اثبات می کنند وی گویند او را خدائے
تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ ہوا۔
سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طے کئے۔ اس وقت اس فقیر کو القاب زکی
و حکیم سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی پیش پوچھی
اور انکا جواب با صواب پایا۔ ان میں سے اکثر
میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور
طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک
ان جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا
اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے ایک وجہ
روحانی [illegible] سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقۂ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں
اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو
افاضہ فرمایا کہ اِس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا
جب غور کرو گے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں
نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اس حالت کے افاقہ
سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں
امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی
باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے
باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اس مسئلہ
میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے
اور کہتے ہیں۔ کہ اس کو خدا مقرر کرتا ہے
لوگوں کے واسطے۔

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند وتحقیقت معنے
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیراکہ بعثۃ
اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب وافتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند وآئمہ را رضی اللہ
عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند وھل عقیدۃ اصبح
من ذالک ودر عالم ظاہر این فقیر را ازجہت
بیعت وصحبت وخرقہ واجازت وتلقین اشغال
ہمایں امور یا بعض این امور باجمیع خانوادہ ہائے
طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا
اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ
ازانجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین
طریق است درعرب وہندوستان و
نقشبندیہ در ہندوستان وماوراءالنہر
شہرت تمام دارد ودر حرمین نیز شائع
شدہ. وچشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است وسہروردیہ در نواحی خراسان وکشمیر و
سندھ کبرویہ در توران وکشمیر وشطاریہ
در ہندوستان وشاذلیہ در مغرب ومصر و
سودان ومدینہ فی الجملہ در مغرب وعیدروسیہ
در حضر موت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت
کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اُسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ
درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔
اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں
اِس فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت وخرقہ اور اجازت
اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور
اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر
مشہور ہیں یا اُنہیں سے اکثر سے ربط حاصل ہے اُنہیں سے
اِس رسالہ میں مشہور خانوادونکی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام
یہ کہ طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان
میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراءالنہر
میں بہت مشہور ہے۔ اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور
چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ
خراسان وکشمیر وسندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ
توران وکشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ
مغرب ومصر اور اُس کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ
مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضر موت میں۔ اِس
فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض
متصل یقینی الوقوع ہے۔

که هر یکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته و آداب طریق فرا گرفته
بے شبه هر چند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے تعلیم آموخت و اشغال
طریق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
و اصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه و اتفاقات غریبه که بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه یده کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذالک حمدا
کثیرا مبارکا فیه و هو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبدالله
صحب الشیخ ادم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبید الله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اُن آداب و اشغال کا
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور طریقے کے
اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل
کی ہے۔ اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور
اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ
قسم اوّل کتاب انفاس العارفین[1] میں بیان کئے ہیں
اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اُن میں سے سید عبداللہ ہیں۔ کہ انہوں نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اُنہوں نے
شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنکی سے انہوں
نے مولانا درویش محمد سے اُنہوں نے مولانا
زاہد سے اُنہوں نے خواجہ عبیداللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

[1] انفاس العارفین کتاب ہے فائدہ اس میں شاہ صاحب نے تمام خاندانی بزرگوں کے حالات مفصل قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ...

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

مولانا یعقوب الچرخی و خواجہ علاؤ الدین
الغجدوانی صحبا خواجہ نقشبند
بلا واسطہ و صحب الاول ایضا خواجہ
علاؤ الدین العطار والثانی خواجہ
محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجہ
نقشبند والخواجہ نقشبند صحب شیوخا
کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السماسی وخلیفۃ
الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علیا الرامیتنی صحب خواجہ محمود الخیر
فغنوی صحب خواجہ عارف ریوکری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجہ یوسف الہمدانی صحب
ابا علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرۃ
اجلہم اثنان احدہما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرود باری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید
الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی
خواجہ ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرود باری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خالہ السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب
شیوخا کثیرۃ اجلہم اثنان احدہما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباہ الامام

کہ ان میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤ الدین
عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں بلکہ ان
میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے
اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی
خدمت میں رہے ہیں۔ کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی
دقاق ابو القاسم نصیرآبادی کے اور ابو القاسم ابو علی رودباری کے
اور ابو بکر شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ
جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم گرگانی ہیں جو صحبت
میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
اور ابو علی کاتب ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری
جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے
اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ
کے کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو
امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
الله علیه وآله وسلم وثانیهما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب
اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم منهم
انس خادم رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم وحافظ سنته باید دانست که طریقه
که امروز محفوظ است منشار آن جنید بغدادی است
وخرقه محفوظه امروز همان ست که بواسطه جنید است
وازین سلسله سید عبد الله حال بودند وبالاتر
ازین شان تا خواجه محمد باقی در هند مقتدائی
صوفیه بودند بارشاد ایشان عالمی به
منزل مقصود رسید واز خواجه امکنه تا خواجه
عبد الخالق در ملک ما وراء النهر بودند هر یکی در زمان
خود مرجع صوفیه ومقتدای طالبان بفضل و
ارشاد مشهور آنچه در مکتوبات حضرت خواجه
محمد باقی مسطور است تابعان ایشان بر آن رفته
اند همین سلسله است که نوشته شد ودر شجره بعض
اهل بیت خواجه محمد امکنه یافته شد که خواجه محمد امکنه ارتباط
انابت وصحبت در خفیه بخواجه محمد درویش داشته اند ومولنا
زاهد را نیز ملاقات کرده اند وایشان هر دو صحبت
حضرت خواجه عبید الله احرار دریافته اند والله اعلم
وبالاتر از خواجه نقشبند طریقه خواجگان می گفتند ایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے امین کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ صحابوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہیے کہ جو طریقت
آج کے دن محفوظ ہے اسکا منشار جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حال تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا
صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں
کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور
تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور انکے پیرو اسپر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے
اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

جہر بجہت می کروند وازین طرف از خواجہ نقشبند طریقہ
نقشبندیہ گفتند وایشان اکتفا کروند بخفیہ واز
خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاہر وباطن و
محدث بودند وتذکیر می کروند واز راہ
ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع
مریدان وطریق تسلیک ایشان واختصاص
ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہِ صحبت
وخرقہ وتلقین یقینی است کہ شبہ را دران
دخل نبود۔ باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل ونفس است اما تہذیب لطائفِ خفیہ
واحوالے کہ بر تہذیبِ آن متفرع شود از
از قبیلِ ثمرات ومواہب[1] است نہ از قبیل
مواریث وباید دانست کہ بنور بفتح موحدہ
وتشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و
سہرند بکسر سین مہلہ وسکون ہا وفتح رای مہلہ
بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور ودہلی ودر اصل
نام آن سہرند یعنی بیشہ شیر ست ودر زبان
فارسی گویان سرہند مستعمل می شود واکمنہ
نام موضعی است نزدیک شہر شیراز وآن را
اکمنہ نیز گویند۔ وچرخ بجیم فارسیہ ورای
مہلہ وآخر آن خاء معجمہ نام قریہ است از توابع
غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی
ایشان وپدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیا

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند سے
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہوں نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر وعلم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے۔ اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور
انکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے
شیخ سے اس سلسلہ میں از راہِ صحبت وخرقہ وتلقین
کے یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک وشبہ کو دخل نہیں
جاننا چاہئے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیبِ قلب وعقل ونفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات ومواہب[1] کی قسم
سے ہیں۔ اور جاننا چاہئے کہ بنور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رای مہملہ ایک
شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں
اسکا نام سہرند ہے۔ یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوتا ہے۔ اور اکمنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اسکو
اکمنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی ورای مہملہ وآخر
خای معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

[1] مواہب جمع موہبت بمعنی بخشش ۱۲

وغجدوان بغین معجمه مکسوره وسکون جیم نام موضعے است از توابع بخارا هذا هو المشهور و کفوی در طبقات حنفیه گفته است بضم الغین المعجمه و سکون الجیم وضم الدال المهمله قریة علی ستة فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المهمله والله اعلم الخبیر۔ فغفنی بفتح فا وسکون غین معجمه ونون دیهی است از توابع بخارا وریوکر بکسر راء مهمله دیهی است از توابع بخارا رامتین بفتح راء مهمله وکسر میم وسکون یائے تحتیه وکسر مثناة آخر نون قصبه ایست از توابع بخارا سماسی بفتح سین مهمله وکسر ثانیه دیهی ست از توابع شهر طوس که امروز آنرا مشهد می گویند۔ ونسبت بآن دیهه سماسی است بفتح سین ثانیه و دو یا قشیری نسبت است به بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمه قبیله از عرب و دقاق به تشدید قاف اول در واسط شهریست میان بصره وکوفه ورودباری نسبت بناحیه که منشائے اصول ایشان بود گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مهمله و کاف عجمیه دیهی ست از دیهائے مشهد سری بفتح سین وکسر رائے مهمله وتشدید یائے تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض شجره سری سقطی بن مغلس دیده شد المغلس بضم میم و فتح غین معجمه وتشدید لام وسین مهمله در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم ایک موضع کا نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے۔ کہ بضم غین معجمہ وسکون جیم وضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر فغفنی بفتح فا۔ وسکون غین معجمہ ونون ایک گانوں ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی ایک گانوں ہے۔ توابع بخارا سے رامتین بفتح رائے مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اُسکو مشہد کہتے ہیں۔ اُس گانوں سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہیں۔ سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور بہ دو یائے سے قشیری نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ عرب کا قبیلہ ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول در واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور رودباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ اُنکے اصول کا منشاء ہے یعنی آبا واجداد کی پیدائش وہاں ہے گرگان بضم کاف عربی وتشدید مہملہ وکاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ ورا مہملہ وتشدید یائے تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت بہ سقط فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں۔ اور بعض شجرہ میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم وفتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت میں

یعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صوفیہ علیہ را سلسلۃ البشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدینؒ ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ واشہر آن
در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت
وصحبت وخرقہ وتلقین واجازت با والد
بزرگوار خود است وایشان را ارتباط
از جہت خرقہ وتلقین وصحبت واجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن شیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین صحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاء الدین
عن سید عبد الوہاب عن سید
شرف الدین القتال عن سید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے
سلسلۂ صوفیہ علیہ کا سلسلۃ البشارت کا لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبے بہت ہیں اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدینؒ ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت واجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے
ہے اُنکو شیخ آدمؒ بنوری سے اُنکو شیخ آدم
سہرندی سے اُنکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
اُنکو شیخ کمال سے اُنکو سید فضیل سے اُن کو
سید گدا رحمن سے اُن کو سید شمس الدین
عارف سے اُنکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے اُن کو شمس الدین صحرائی
سے اُن کو سید عقیل سے۔ اُن کو
سید بہاؤ الدین سے۔ اُن کو سید
عبد الوہاب سے۔ اُن کو سید
شرف الدین قتال سے۔ اُنکو سید
عبد الرزاق سے۔ اُن کو اپنے والد امام
الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

وایضا ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤالدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرًا
و این فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضہ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ بتجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابو العباس احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین۔
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اِس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے
ہے۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد شناوی کیساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں
نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے
اُنہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضہ
مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف امام الکاملیۃ سے
رو برو کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد
بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

وایضا ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ عبد العزیز
عن السید ابراہیم الابرجی عن الشیخ
بہاؤالدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ بحجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابو العباس احمد بن حسن بن موسے
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین۔
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے
ہے۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد شناوی کیساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں
نے اپنے والد علی بن عبد القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
بن عبد القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے
اُنہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضہ
مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف امام الکاملیۃ سے
روبرو کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد
بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلہ
المراغی سے۔

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروقي
بلباسه لها من الامام محي الدين محمد بن
علي بن العربي قدس سره واسرارهم
اجمعين ورحمنا بهم بلباسه لها من يد
جمال الدين يونس بن يحيي بن ابي البركات
الهاشمي العباسي بمكة المعظمة تجاه الركن
اليماني بالمسجد الحرام بلباسه لها من يد
شيخ الوقت عبد القادر الجيلاني ومنها انه
اعني الشيخ احمد القشاشي لبسها من يد
والده وشيخه الشيخ محمد المدني عن الشيخ
الامين بن الصديق عن الشيخ سراج الدين
عمر جبرئيل عن الشيخ عبد القادر الجنيد
المشرع عن ابيه الجنيد بن احمد عن ابيه
احمد بن موسى المشرع اليمني عن الشيخ
اسماعيل بن الصديق الجبرتي عن الشيخ
محمد المزجاجي عن الشيخ اسماعيل بن ابراهيم
الجبرتي اليمني عن الشيخ سراج الدين ابي
بكر بن محمد السلامي عن الشيخ محي الدين احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن يوسف الاسدي
عن الشيخ فخر الدين ابي بكر محمد بن علي بن نعيم
عن الشيخ ابي احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن يوسف الاسدي عن والده ابي محمد احمد
بن عبد الله الاسدي عن والده الشيخ
عبيد الله بن يوسف الاسدي عن شيخه
عبد الله بن قاسم بن زرية عن الشيخ

اُنہوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ورحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحییٰ
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک اُن
طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے
اُنہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے
اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے
اُنہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مسرع
یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمٰعیل بن صدیق جبرتی
سے اُنہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اُنہوں نے
شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے
شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد سلامی سے اُنہوں نے
شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی
سے اُنہوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن نعیم
سے اُنہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
بن عبد اللہ الاسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ
عبید اللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ
عبد اللہ بن قاسم بن زریہ سے اُنہوں نے شیخ

ابی محمد عبداللہ علی الاسد الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبدالقادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ ثم الشیخ
ابو محمد عبدالقادر الجیلی لبسہا من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المہملۃ المشددۃ
منسوب الی المخرم محلۃ ببغداد شرفہا نزلہا
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیہ ذکرہ
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی ولبسہا من ید ابی الفرج محمد بن
عبداللہ الطرطوسی ولبسہا من ید ابی الفضل
عبدالواحد بن عبدالعزیز بن الحارث التمیمی ولبسہا
من ید والدہ عبدالعزیز بن الحارث التمیمی ولبسہا من
ید استاذہ ابی بکر محمد بن دلف بن جحدر بن
محمد بن جحدر الشبلی ولبسہا من ید سید
الطائفۃ الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس اللہ اسرارہم ورحمنا بہم الی آخر السند
المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان الصوفیہ
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از
شجرہ نویسان درین موضع سلسلہ نسب
اثبات کنند وفیہ نظر زیرا کہ قرینہ قائم
نشدہ است برآنکہ تربیت باطنی باین
سلسلہ بودہ باشد واللہ اعلم و آن
سلسلہ این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبداللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر
بن ابو صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ
ابو محمد عبدالقادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی
مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یائے نسبت کی
ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی
ہوئی وہاں آتری تھی۔ بعض اولاد یزید بن مخرم
کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس
کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات
حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبداللہ طرطوسی کے انکو
پہنایا ابو الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن حارث تمیمی
نے انکو پہنایا ان کے والد عبدالعزیز بن حارث تمیمی
اور ان کے استاد ابو بکر بن محمد دلف بن جحدر بن
محمد بن جحدر شبلی نے ان کو پہنایا سید الطائفہ استاد
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
واسرارہم ورحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلۂ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس
امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجيلاني اخذ الطريقة عن
ابيه ابي صالح موسى جنگي دوست عن
ابيه السيد عبد اللہ عن ابيه السيد
يحيى زاهد عن ابيه السيد محمد رومي
عن ابيه السيد داؤد امير محمد اكبر
عن ابيه موسى ثاني عن ابيه السيد
عبد الله عن ابيه السيد موسى الجون
عن ابيه السيد عبد الله المحض عن
ابيه السيد حسن المثنى عن ابيه الامام
حسن المجتبى عن ابيه وامه سيدنا علي
المرتضى وسيدتنا فاطمة الزهراء كلاهما
عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
وكتاب غنية الطالبين وفتوح الغيب
ومجالس ستين - كه ملفوظ حضرت غوث
است واصل طريقه ايشان در آنها
مفصل است اين فقير اخذ كرد اجازت
از شيخ ابو طاهر محمد بن ابراهيم الكردي
عن ابيه عن القشاشي عن الشناوي عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
الهاشمي العلوي المكي عن عمه جار الله ابن
عبد العزيز بن فهد المكي عن ابي الفضل
جلال الدين سيوطي قال انبانى الشيخ
جلال الدين بن الملقن عن ابي اسحاق
التنوخي عن ابي العباس الحجار عن احمد بن
يعقوب المارستاني عن قطب الطريقة

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسیٰ جنگی
دوست سے اُنہوں نے اپنے والد سید
عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد
سید یحییٰ زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے اُنہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہوں نے امیر محمد اکبر سے
اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے
والد سید موسیٰ جون سے اُنہوں نے اپنے والد
سید عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ
سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اُنہوں
نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ وسیدتنا
فاطمۃ الزہرا سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ اُنکا اُن میں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے قشاشی سے
اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عبد القادر
بن عبد العزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اُنہوں نے
اپنے چچا جار اللہ بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اُنہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے کہا مجھے
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق
تنوخی نے اُن کو ابو العباس حجار نے اُن کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے اُنکو قطب الطریقہ

طریقۂ ذکر قادریہ

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال نبانا شیخنا ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسال ایقاظ الہمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف باللہ الشیخ ابراہیم الکردی
قال نبانا شیخنا ابو طاہر عن ابیہ الشیخ
ابراہیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد
بن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا و تضع
کفیک علی فخذیک مبسوطتین و تغمض
عینیک و تبدا بالذکر من جانبک الایسر
و تقصد ان تخرج ما سوی اللہ من قلبک
و ھو تحت ثدیک الایسر بقولک لا و
تمرھا الی ان تطرح الہ و ھو المنفی
فوق کتفک الایمن و تثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن اللہ فی قلبک
الذی القیت ما سوی اللہ تعالی
عنہ بضرب شدید لیتاثر قلبک و
یتمکن فیہ نور الذکر انتھی و بہ
الشیخ ابراہیم الکردی انہ قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانہ ان
یسال بعد اداء ما افترض علیہ طریق
التقرب بالتزام ما یطیقہ من مندوبہا
الاقوال والافعال عن العمر العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی
ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن
حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جسکا
نام ہے۔ ایقاظ الہمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی
مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طور
پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے۔
اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا کے
شروع کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے الٰہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ
الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے
جس کے ماسوائے الٰہ کو نکال ڈالا تھا بہت شدت و ضرب
کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جائے۔ اور اسمیں ذکر کا نور
قرار پکڑے انتہی۔ اور اسی سند سے ہے شیخ
ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ
ایقاظ القوابل کے حق سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہیے
بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے
تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی
طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب سے ... عمر ... کیساتھ

فانما تنتج المحبة الالٰهية المنتجة لما قال
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یرویہ عن
ربہ تبارک وتعالیٰ وما تقرب الی عبدی
بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال
عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ
فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ
الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا
ورجلہ التی یمشی بہا زاد فی غیر روایۃ
البخاری وفؤادہ الذی یعقل بہ ولسانہ
الذی یتکلم بہ فمن اراد العمل علی ذالک
فعلیہ بالذکر بالغدو والاصال وان لا یکون
من الغافلین فیما بین ذالک عند تقلباتہ
فی الاشتغال وافضل الذکر لا الہ الا اللہ
فان کان متجردا عن الاسباب
فلینقطع بالذکر وان کان من اہل
الاسباب فلیجعل منہ وردا بحسب الفراغ
ومن الوسطان یقول لا الہ الا اللہ
الفا بعد کل من الصبح والعشاء
والتہجد وعند العذر یاخذ بالمیسر
والاستغفار مائۃ بعد کل من الاوقات
الثلاثۃ ویعمل بمضمون حدیث
استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم
سبعا وعشرین کان من الذین یستجاب
لہم ویرزق بہم اہل الارض
ویکون ذالک بعد الصبح ویعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب ہو طرف میرے فرائض میرے
سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہاں
تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اُسکے کان
جنسے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے
اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اُسکے پاؤں جنسے وہ
چلتا ہے۔ اور بخاری کی اُس روایت کے سوا اور دل نے
یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا
ہے اور اُسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو
شخص اسپر عمل کرنا چاہے وہ صبح وشام ذکر کیا کرے اور
غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا بکھیڑا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار
میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کے موافق ورد
و وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الہ الا اللہ
ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد
ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور
ایک سو مرتبہ استغفار اُنہیں تینوں نمازوں کے
بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات
ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا انمیں سے جنکی دعا
قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین
روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

بمضمون حدیث من استغفر اللہ
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب
الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی و یمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فھو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد و
علی الہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الہم وصحبھم
والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا
معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضۃ عشرا فھو ازکی ویقرأ
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیھا والشمس
وضحاھا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے امت بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو۔ پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولی ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللھم صل علی سیدنا محمد و علی
الہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسویں دفعہ
یہ اور پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی الہم وصحبھم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معھم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
دس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس وضحٰہا
اور والضحی پڑھے اسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ارشاد رحیمیہ در طریقہ
حضرت نقشبندیہ مع رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ باقی
موترجمہ باردو ذکر و اشغال و توجہ و مراقبہ فیتھار

عدد خلق اللہ بدوام اللہ عشراً ویٰس
وتبارک کل صباح ومساء ویزید فی
المساء بعد المغرب سورۃ آلم السجدۃ
وان ضاق الوقت عن یٰس فی اللیل فالم
السجدۃ وتبارک ویصلی ست رکعات
من الاوابین بعد المغرب ویقول بعد
رکعتی المغرب مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا
بالملکین الکریمین الکاتبین اکتبا فی صحیفتی
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ واشھد
ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان
حق واشھد ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب
فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور اللھم
انی اودعک ھذہ الشھادۃ لیوم
حاجتی الیھا اللھم احطط بھا وزری واغفر بھا
ذنبی وثقل بھا میزانی واوجب لی بھا امانی
وتجاوز بھا عنی برحمتک یا ارحم الراحمین
وینوی بعد رکعتی المغرب فی رکعتین
منھا حفظ الایمان مع الاوابین ویقول بعد
السلام اللھم سددنی بالایمان واحفظہ
علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی
کما وصی بہ الشیخ محی الدین قدس اللہ سرہ
فی باب الوصایا من الفتوحات المکیۃ قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰس اور
تبارک ہر صبح وشام پڑھے۔ اور مغرب کے بعد
نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰس
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور
تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ
واشھد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق واشھد
ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ یبعث
من فی القبور اللھم انی اودعک ھذہ
الشھادۃ لیوم حاجتی الیھا اللھم احطط بھا
وزری واغفر بھا ذنبی وثقل بھا میزانی
واوجب لی بھا امانی وتجاوز بھا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
حفظ الایمان کی اوابین کیساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے اللھم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے
شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

یقرأ فی کل رکعة فیہا الاخلاص ستا
والمعوذتین مرة مرة رکعتین بعد ما بینہ
الاوابین مع الاستخارة ای المطلقة التی
یعملہا اھل اللہ کل یوم لاعمال اللیل و
والنہار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ جربنا
ذالک فوجدنا فیہ کل خیر ودعاء
الاستخارة ھو ما سبق ویقول بعد
کل فریضة استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
اللہم انت السلام ومنک السلام والیک
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و
تعالیت یا ذا الجلال والاکرام ثم یقرأ
الفاتحة الی اخرہا ثم والھکم الہ واحد
لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم ثم یقول
اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذالک
کلہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الی قولہ
العلی العظیم ثم آمن الرسول الی اخر السورة
ثم شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو الی قولہ
ان الدین عند اللہ الاسلام فیقول
بعدہ وانا اشہد بما شہد اللہ
بہ واستودع اللہ ھذہ الشہادة
ھی لی عند اللہ ودیعة ثم یقول قل اللہم
مالک الملک الی قولہ بغیر حساب ثم
یقول اللہم یا رحمن الدنیا والاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا
کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیلئے
شیخ محی الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے۔ تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے۔ جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم
انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام
تبارکت ربنا تعالیت یا ذا الجلال والاکرام
پھر الحمد کی صورت پھر الھکم الہ واحد لا الہ
الا ھو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم
الیک بین یدی اللہ ذالک کلہ اللہ لا الہ
الا ھو الحی القیوم وھو العلی العظیم تک پھر
آمن الرسول آخر سورة تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا ھو عند اللہ الاسلام تک پھر
کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع
اللہ ھذہ الشہادة وھی لی عند اللہ
ودیعة پھر کہے قل اللہم مالک الملک
سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم
یا رحمن الدنیا والاخرة

وحيهما راحماني انت ترحمني فارحمني برحمة
من عندك تغنيني بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتين ثم يقول سبحان
الله ثلثا وثلثين مرة والحمد لله ثلثا وثلثين
مرة والله اكبر اربع وثلثين مرة
ثم لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحي ويميت بيده
الخير وهو على كل شئ قدير اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت
ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم ان الله وملائكته
الاية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه
واله وسلم ثم يدعو بما احب ثم يختم
سبحان ربك رب العزة عما يصفون
الاية ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
بعد كل فريضة ويقول كل يوم بعد
الصبح يا الله يا واحد يا احد يا جواد
انفحني منك بنفحة خير انك على كل
ما تشاء قدير احد عشر مرة ويكون ابتداء
من يوم الخميس بعد قراءة الفاتحة لغوث
الثقلين قدس سره ومشائخ السلسلة
من السابقين واللاحقين كما شرط المشائخ
ويقول يا عزيز كل يوم بعد الصبح
احد واربعين مرة ويا اله الا انه الرفيع

ورحیمہما راحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمۃ من عندک تغنینی بہا عن رحمۃ
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک والحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر اللھم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی
النبی الخ آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
آخر آیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منک
بنفحۃ خیر انک علی کل ما تشاء قدیر گیارہ دفعہ
اور اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور سے کہ پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے ان کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الا الٰہ الرفیع

خمسة عشر مرة ویا قیوم فلا یفوت شیٔ من علمه ولا یؤده وعشرین مرة وان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم مائة مرة ویصوم ثلثة ایام من کل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد من نفسه قوة فلیصم من شوال ستا ومن ذی الحجة التسع الاول وشیخنا الامام کان یامر اصحابه باحیاء هذا اللیالی العشر بقراة القران کل لیلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففی کل ثلاث لیال ختمة ولیلة العید ختمة کاملة بالتقسیم هذا ومن الایام الفاضلة یوم عاشورة ویوم النصف من شعبان وورد فی الفضائل رجب احادیث باسانید ضعیفة لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فلیعمل بها رجاء فضل الله تعالی فمنها صوم اول رجب کفارة ثلاث سنین والثانی کفارة سنتین والثالث کفارة سنة ثم کل یوم شهرا ومنها فی رجب یوم ولیلة من صام ذالک الیوم وقام تلک اللیلة کان کمن صام الدهر مائة سنة۔

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیٔ من علمه ولا یؤده ستائیس مرتبہ اور وقت میں گنجائش ہو تو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ زیادہ کرے اُسکو اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے نو روزے اوّل تاریخ سے نویں تک اور ہمارے شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے اِس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورے اور پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ اُن پر عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت دیکھے۔ اُن پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید اُن میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اِس کے ہر روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اُن سے ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی ہے کہ جو اُس دن روزہ رکھے اور اُس رات کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ رکھے

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر الشيخ سعيد الكوكني و
قال الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قراءة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله
الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير وان يقول في الصبح كل يوم
الف مرة سبحان الله وبحمده انتهى
اما طريقه نقشبنديه را شعب بسيار است و در ديار هندوستان
از دو جهت شائع شده است يكے جهت
خواجه محمد باقى و ديگر جهت مير ابو العلے و در ديار
ماوراء النهر جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگى
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اُسپر سات دروازے دوزخ
کے بند ہوتے ہیں - اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله
الحمد وهو على كل شيء قدير اور ہر روز صبح کو
پڑھے ایکہزار بار سبحان الله وبحمده - انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں -
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور
دوسرا میر ابو العلے کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

در بیان اشغال دوم شعبہ جامعہ ست و باز

جہت خواجہ محمد باقی را شعب بسیار است

اشہر آنہا دو شعبہ است شعبہ شیخ محمد معصوم

و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازیں دو اشغال

دارد غیر اشغال متقدمان ایں طریقہ و ایں فقیر را

بہر یکے ازیں شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است

پس ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت

و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ با والد

خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ

و حضرت ایشاں را با چہار کس از مشائخ

ایں طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد اللہ

دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خورد

ولد خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور العلی خلف میر

ابو العلی۔ فالسید عبد اللہ عن الشیخ آدم

البنوری عن الشیخ احمد السرہندی عن خواجہ

محمد باقی و خواجہ خورد عن الشیخ احمد

السرہندی و عن خواجہ حسام الدین و شیخ

الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند

المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ و میر ابو القاسم

الاکبر آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی

محمد الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن

عمہ الامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحق

عن عمہ خواجہ یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ

الاحرار۔ و از میر نور العلی خرقہ بایشاں رسید عن والدہ الامیر

ابو العلی اکبر آبادی و ایں فقیر اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل گیلانی

اور اشغال دوم کے بیان کے شعبہ جامعہ ہے اور پھر

خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں ان میں

دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم

کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں میں

سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس

فقیر کو ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس

ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و

اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم

قدس سرہ سے ہے اور انکو چار مشائخ سے اس

طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے

دوسرے میر ابو القاسم اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد

ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے میر نور العلی خلف میر

ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری

سے ان کو شیخ احمد سرہندی سے ان کو خواجہ

محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی

سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ

الہداد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے

اسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت

میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو

ملا ولی محمد اکبر آبادی سے انکو میر ابو العلی سے

ان کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے ان کو اپنے

ماموں خواجہ عبد الحق سے ان کو خواجہ یحیی سے

اور ان کو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور

میر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا انکو اپنے والد الامیر

ابو العلی اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل

اخذ کردہ عن شیخ میر موسیٰ بھی کوہی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السہرندی و ایں فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشاں را از
کرمس والد بزرگوار ایشاں شیخ
ابراہیم کروی و شیخ احمد نخلی و شیخ
عبداللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن
الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی
عن مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی
عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی
عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا
نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین
العطار عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
و شیخ احمد نخلی اشتغال ایں طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکتہ الشیرغانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم
ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی
عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
و الشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقۃ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکۃ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بھی کوہی
سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
حاصل ہوا شیخ ابو طاہر مدنی سے اور انکو مشائخوں
سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے انکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے انکو مولانا
شیخ غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے اُن کو مولانا عبد الرحمن جامی سے
اُن کو مولانا سعید الدین کاشغری سے انکو
مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال
اِس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
اُنہوں نے ملا اکتہ شیر غانی سے اُنہوں نے
ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے اُنہوں نے مولانا محمد قاضی
سے اُنہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُن کو خواجہ محمد

باقی بسنده المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی و عن خواجه محمد بابا السماسی
و عن خلیفة الامیر سید کلال و خواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی سلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فالشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضًا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من
طریق الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة و الشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة و الامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
ابائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه و الثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق و القاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه و اله وسلم قلت فی اخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

باقی نے اُسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند
نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی
روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہم نے سلسلہ صحبت
میں ذکر کیا ہے. مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے
اُس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اُنہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور اُنہوں نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں. مگر

من جهة الباطن يظهر ذالك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم
عند اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذالك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك والكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم - بايد دانست كه
گگیانی بفتح کاف فارسیه اول وتشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند با قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند بٹی کوٹ بتائین هندیتین قریة
من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلده
بین کابل و پشاور بهینسی بفتح موحده والنون
و مهمله نسبه بهینسا بالقصر بلده بصعید مصر
الادنی ها قلاکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه وهائے فارسیه
ابن یمین تخلص می کند - وا ورا دیوانے
است مشهور ها چبرغان بجیم فارسیه
مضمومه و باء موحده مضمومه و راء مهمله ساکنه
و غین معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ
شبرغان تعریف اوست و معنی چبرغان
بلفظ ترکی چیزیکه یکے بعد دیگرے در طول مانند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم - اور حسن بصری نسبت
کے گئے ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقینا اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
میں واللہ اعلم - جاننا چاہیے کہ گگیانی بفتح
کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یار نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں ہے جو پشاور
کے دوآبہ میں رہتے ہیں - اور قوم یوسف زئی
کے چچازادوں میں ہیں - بٹی کوٹ دونوں تار
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھینسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یار نسبت کی ایک شہر ہے
صعید مصر ادنی میں قلاکہ بفتح الف وتشدید کاف
عربی وہائی فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور
اُنکا دیوان مشہور ہے چبرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور بار موحدہ اور را مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اُسکی
تعریف ہے - اور چبرغان لفظ ترکی میں اُسے
کہتے ہیں - جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میران وسیادی وغیرآن وبا قشیر با لمغظ مین حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بیائے ہندیہ کہ اشمام ہا وارد بلدہ است ورار نہر جمنا وگنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال نمی باشد ووصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن اخذ کردہ ایم ومشائخ ما بحفظ وعمل بآن وصیت می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند واجازت حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب فقرات را وبعض مواضع اشکال در آن کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم واشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی درباب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا بغایت می پسندند وآنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کردہ بودند وطالبان را بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً ودرایۃً خواندہ است۔

میراںؒ وسیدی وغیرہ کے با قشیر بالفظ یمین میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے جیسے سنبھل ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے اُسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اُنکی اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اسمیں بعض مقام مشکل اس فقیر نے اُن سے دریافت کئے اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔ والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ مختصر اشغال نقشبندیہ ہیں والد بزرگوار اُس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسی طور طالبوں کو ارشاد فرماتے تھے اِس فقیر نے وہ رسالہ اُن سے بحثاً ودرایۃً پڑھا ہے۔

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
اعلم وفقک اللہ تعالی ان معتقد
السادۃ النقشبندیہ قدس اللہ تعالی
اسرارہم ہو معتقد اہل السنۃ والجماعۃ
وطریقتہم دوام العبودیۃ التی لا یتصور
بغیر اداء العبادۃ وہی عبارۃ عن دوام
مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر
مع الذہول عن صفۃ الحضور بوجود الحق
سبحانہ ولا یحصل ہذہ السعادۃ
العظیمۃ بغیر تصرف الجذبۃ الالہیۃ
ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ
الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال
الشیخ ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ
الشجرۃ التی تنبت بنفسہا لا ثمر لہا وان
کان لہا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالی
جاریۃ علی انہ لا بد من السبب فکما ان التوالد
والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد
والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ
بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ
من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ و
ہذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذہا

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق اللہ سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالی کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے
عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور
بالغیر اُس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی اور
یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں
سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ
کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو
درخت خود بخود اُگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں
ثمر لگا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری
ہے اُسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد
وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اُس کا شیطان
پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

نقل رسالہ شیخ محی الدین ابن العربی در باب اتباع القرآن والسنۃ

العقبة الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفة الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنگی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن
الغوث الاعظم الخواجہ عبید اللہ
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الجرخی وھو من حضرة الخواجہ الکبیر الخواجہ
بھاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو
عن السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا
السماسی وھو عن حضرت العزیزان الخواجہ
علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی
وھو عن الخواجہ عارف الریوکری وھو عن
الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ
یوسف بن یعقوب بن ایوب الھمدانی وھو
عن ابی علی الفارمدی وھو من ابی الحسن
الخرقانی والشیخ ابو علی لہ نسبة الجذبة والصحبة
والاستفاضة بالشیخ ابی القاسم الکرگانی ایضا
وحیث عند المحققین ان الشیوخ ثلاثة شیخ
الخرقة وشیخ الذکر وشیخ الصحبة وشیخ الصحبة
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبة الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اِس فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور اُنہوں نے ملا خواجگی
امکنگی سے اُنہوں نے ملا درویش محمد سے
اُنہوں نے ملا محمد زاہد سے اُنہوں نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے اُنہوں نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے اُنہوں نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاء الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اُنہوں نے سید کلال سے اُنہوں نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اُنہوں نے حضرت عزیزان
سے اُنہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے اُنہوں نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے اُنہوں نے خواجہ عارف
ریوگری سے اُنہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے اُنہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
ہمدانی سے اُنہوں نے ابو علی فارمدی سے اُنہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ و صحبت و استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اِس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
میں اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہی ہمنے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک

وسائط شیخ ابوعثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید بغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی الله تعالی عنهم و لمعروف
قدس سره نسبة اخری یتصل بها ابی
داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن
البصری قدس الله اسرارهم و نسبة معروف
الی باب مدینة العلم معروف و مشهور هٰهنا
الآن ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا
الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیة ابی یزید البسطامی
کنسبة اویس قدس الله سره من منبع الانوار
علیه افضل الصلوٰة و اکمل التحیات و هکذا
نسبة سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق و المعروف من خدمة و صحبة غیر
صحیح و الامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثة اٰبائه الکرام یتصل بجده
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی الله تعالی عنهم و هو من فقهاء السبعة
فی التابعین کان من الکرام فی علم الظاهر و
الباطن و هو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی الله تعالی عنه و سلمان مع تشرف بصحبة
النبی صلی الله علیه و اٰله وسلم اخذ الطریقة
عن الصدیق رضی الله تعالی عنه
و هو عن النبی صلی الله علیه و اٰله وسلم
والطریق الاخری الامام جعفر اباً عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابوعثمان مغربی
اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید
الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی المعروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابوداؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس
اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے کہ
پس جاننا چاہئے کہ شیخ ابوالحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور اسیطرح سلطان العارفین کی
نسبت ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو
مشہور خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتویں فقہا سے ہیں۔
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل
اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

الی باب مدینة العلم معروفة

علی رضی اللہ تعالی عنہ تک

اول طریقہ حضرت نقشبندیہ

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق السادة النقشبندیة اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبة او بالذکر او بالمراقبة وطریق ذکر ھذہ السلسلة ان تذکر الکلمة الطیبة اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس وتراعی العدد الوتر واذا جاء فی العدد احد عشرین مرة ولم یظھر للذکر اثر فھذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر ھو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریة وفی الاثبات یظھر فیک اثر من آثار تصرفات الجذبات الالھیة والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضھم اول ما یحصل الغیبة عما سوی الحق وبعضھم اول ما یحصل لہ السکر والغیبة وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الانصاری فی تفسیر ھذہ الایة واذکر ربک اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس[۲۱] مرتبہ سے گذر جائے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبات الہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیة کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھولجائے تو ماسوائے حق کے پھر بھولجائے تو اپنے ذکر کو پھر بھولجائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

واعلم الذكر وانتهاء العناء عن كل شيء
باللسان خبر ما سوى الله فكيفية الذكر ان
تجعل اللسان ملصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بآله الى
جانب الكتف اليمين الا الله الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر
الجسد وتميل محمد رسول الله من
اليسار الى جانب اليمين اي تاتي بها
بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضا
الهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي
يعني من هذا الذكر مع توجه القلب على
وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه و
يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره
حركة ولا يشعر به من كان يقرب به وتحبس
نفسه بذكر مرة او ثلاثا مراعيا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره
في معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه
نفي الالهة الطبيعة و الا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انك ادخلت نفسك
في مقام فاتبعوني بالحق

اور ملی اور اتم ورجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالوے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے آلہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کیطرف پھر لے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اُس کا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اُن کے درمیان اور اُس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنے اِس ذکر سے تو ہی میرا
مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب
کی توجہ ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اُس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نجانے اور حبس نفس کرے
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے کلمہ طیبہ کے
معنے یوں فرماتے ہیں لا آلہ نفی ہے
اُنہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے
معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں
کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

وبعض اکابر هذه السلسلة قال فی
معنی الکلمة الطیبة ان للمبتدی یتصور
فی لا اله لا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتهی لا موجود الا الله
تکون ملاحظته وقال الاکابر ملم ینته
السیر الی الله فوضع القدم فی السیر فی الله
تکون ملاحظته لا موجود الا الله کفرا و
قبل معناها لا متصرف فی الملك والملکوت
الا الله و ینبغی الاجتهاد فی مداومت الذکر
لا تترك فی حال ولا وقت لا فی قیامك
ولا قعودك ولا فی حدیثك و لا
فی نومك وان حصل لك فی الذکر او
فی مجالسة الشیخ کیفیة فافرضها کالخط
المستقیم فان تخیل هذا المعنی وشغل
المخیال بامر واحد ممد للجمعة وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرة
من بدنك بواسطة الخیال وتاثیره
ینبغی لك ان تتبع تلك العشرة حتی
یحصل لك التعطیل کما قال بعض
الاکابر الشغل هو عدم الشغل و عدم
الشغل هو الشغل وقال المولی سعد الدین
الکاشغری رحمة الله علیه ان الشیخ عبد الکبیر
الیمنی سألنی وقال ما الذکر فقلت
لا اله الا الله فقال ما هذا ذکر هذا عبا

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگوں نے
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصور
لا الہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہو
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے
منتہی ہو جاوے سیر الی اللہ اور قدم رکھے
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ
تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں
فی الملك والملکوت الا اللہ اور ذکر
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے
باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر میں یا
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرض
کرے جیسے ایک خط مستقیم۔ اور جب یہ معنی خیال
میں بندھ جاویں اور خیال انکی ایک امر میں مشغول
ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مددگار
اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب کبھی
بھی بدن سے متغیر ہو جاوے خیال کی
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑ نہیں
کہ حاصل ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگوں
نے کہا ہے کہ الشغل ھو عدم الشغل
الشغل ھو الشغل اور ملا سعد الدین
کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ
عبد الکبیر یمنی نے مجھسے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
میں نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبا

فقلت له افدانت فقال الذكران
تعلم انك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تجلس ساعة متعطلا من ملاحظة
كل شئ وقال شيخ الاسلام فی ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش و
رؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه وتلك الحضور يسمونها
مشاهدة تكون بالقلب واما الروية
فيكون بعين الراس والفرق بين
الروية والمشاهدة انك فی الروية
لا تقدر ان متعدی ها عن نفسك
وفی المشاهدة انت بالخيار
الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
فی سبب الوصول وحصول المعرفة وهی
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذی بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعنی الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظ
وتحفظه فی خيالك وتتوجه بجميع قواك
ومداركك الى القلب الصنوبری وتداوم
على هذا الامر وتتكلف فی ملازمة

لہ کشکول کلیمی جس کو ترجمہ ... مصنفہ خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی قدس سرہ

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمایئے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور اس
حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور ان کی
مثال نہیں مفہوم ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں
سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اسکے لازم کرنے کو

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ میں

حتی تذهب الکلفة من البین ویصیر
هذا الامر کله ملکة لك وقال بعض
الاکابر من النقشبندیة ان المعنی
المقصود ان غشی تملیك فتخیله بصورة
نور بسیط محیط بجمیع الموجودات العلمیة
والغیبیة واجعل فی مقابلة البصیرة
ومع حفظ ذالك تتوجه الی القلب
الصنوبری بجمیع القوی وتدارك الی
ان تقوی البصیرة وتذهب الصورة
ویترتب علی ذالك ظهور المعنی المقصود
قال حضرة الخواجه عبید الله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلا بد من
التراقب من الجانبین مع هذا لا بد
المراقب ان یکون مراقبا لاطلاع علی
اطلاع الحق سبحانه علی احواله ویدوم
علی ذالك او یکون مراقبا
لاطلاعه علی موجده بلا فتور
وتشتت خاطره
والطریق الاخر ان یکون مراقبا بقلب
الصنوبری ولا یترك الخواطر تحل
فیه حتی تیسر له الربط بقلب الحقیقی
من غیر ملاحظة معنی المفاعلة وطریق
المراقبة اعلی من طریق النفی والاثبات

والثمین علی صحیح ... حضرت شاہ صاحب کی یہاں بیس صفحہ کمیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض برکات کی تخریج میں قیمت ...

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے
ہوئے ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اُسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قویٰ سے اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب اس امر پر ظہور معنی
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس
مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئیے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے
اُسکے حال پر اور اسکی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور
اور پریشان خاطری کے اور ایک اور
یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اُسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اُسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

اقرب الی الجذبۃ الالٰھیۃ من غیرھا
ومن طریق المراقبۃ یمکن الوصول الی الوزارۃ
والتصرف فی الملك والملکوت ویمکن بھا
الاشراف علی الخواطر والنظر الی الغیر
نظر الموھبۃ وتنویر باطنہ ومن
ملکۃ المراقبۃ یحصل دوام الجمعیۃ و
دوام قبول القلوب وھذا المعنٰی یسمی
جمعا وقبولا الطریق الثالث طریق
الرابطۃ بالشیخ الذی وصل الی
مقام المشاھدۃ وتحقق بالتجلیات
الذاتیۃ فان رؤیتہ بمقتضی ھم
الذین اذا رأوا ذکر اللہ تفید فائدۃ
الذکر وصحبتہ بموجب ھم جلساء اللہ
تنتج صحبۃ المذکور واذا تیسر صحبۃ
مثل ھذا العزیز ورایت اثرہ فی نفسك
فینبغی لك ان تحفظ ذلك الاثر الذی
تشاھد فیك بقدر الامکان وان
حصل لك فی ذلك المعنی فتور راجع مصاحبتہ
حتی یرجع لك ببرکتہ ذلك الاثر و
ھکذا تفعل مرۃ بعد اخرٰی حتی تصیر
تلك الکیفیۃ ملکۃ لك وان لم
تظھر من صحبۃ ذالك العزیز اثر
ولکن حصلت بہ محبۃ وانجذاب

قریب ہے جذبۂ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دلکی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا
ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اُس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے
اس واسطے کہ اُس کی رویت بموجب
اسکے کہ اذا رأوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اُس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اُس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہوجائے اور اپنے نفس میں اُس کا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اُسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس میں فتور آجائے تو اُس شیخ کی
مصاحبت کیطرف رجوع ہو کر پھر تجھکو حاصل
ہو اُسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہوجائے اور جو اُس
عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اُس
سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

فینبغی ان یحفظ صورتہ فی الخیال و تتوجہ القلب
الصنوبری حتی تحصل الغیبۃ والفنا عن النفس
وان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ
الشیخ علی کتفک الایمن و تعتبر من کتفک الایمن
قلبک وامرا ممتدا و تاتی بالشیخ علی ذلک
الامر الممتد و تجعلہ فی قلبک فانہ یرجولک
بذالک حضور الغیبۃ والفناء

فصل ۳

فی الکلمات القدسیۃ الماثورۃ عن حضرۃ الخواجہ
عبد الخالق غجدوانی وھی احد عشر کلمۃ
بنی طریق السادۃ النقشبندیۃ علیھا وھی ھذہ
یاد کرد بازگشت نگاھداشت
یادداشت ھوش در دم سفر
در وطن نظر بر قدم خلوت
در انجمن وقوف زمانی وقوف
عددی وقوف قلبی وحیث
کان حضرۃ الخواجہ عبد الخالق راس
خلقۃ ھذہ الطائفۃ لزم بیان الفاظہ
المصطلح علیھا فلنشرحھا مقتصدین
بین الاجمال والتفصیل وھذا انا
اشرع فی ذلک
یاد کرد وھو عبارۃ عن ذکر اللسان
او القلب یعنی یکون دائما فی تکرار الذکر

تو چاہئے کہ اسکی صورت خیال میں
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تا
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور
وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ صورت
شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کیطرف خیال
اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اسکا
داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر
کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور
اس سے حضور غیبت اور فنا کی

فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات
قدسیہ ماثورہ کے بیان میں۔ اور وہ گیارہ کلمے
جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ
یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت
ہوش در دم سفر در وطن۔ نظر بر قدم
در انجمن۔ وقوف زمانی۔ وقوف عددی
وقوف قلبی۔ اور چونکہ خواجہ عبد الخالق
طریقہ کے سرحلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح
بیان ضرور ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں
تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔
یاد کرد۔ کہتے ہیں۔ ذکر زبان یا ذکر
کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

تیسری فصل حضرت خواجہ غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی تشریح میں

الذی استفدتہ من الشیخ الی ان
یحصل لك حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبہ الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبہ
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیہ
ویطبق فمہ کما مر بیانہ قال حضرة
الخواجہ بہاء الدین قدس سرہ
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلة ؛

بازگشت یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبہ الکلمة الطیبة قال عقیبہا بذلك
اللسان الٰہی انت مقصودی
ورضاك مطلوبی یعنی من ہذا
الذکر لان ہذہ الکلمة تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا لم
یجد الذاکر لہ اخلاصا فی ہذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد
فانہ یحصل لہ ببرکة ذلك الاخلاص
ان شاء اللہ تعالی ؛

نگاہداشت وھو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی ذاکر الکلمة
فی نفسہ یراعی ان لا یخطر بالہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور
کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند
کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ
بہاؤالدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصد
ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔
محبت اور تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو
دفع کرتا ہے۔

بازگشت یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی
انت مقصودی ورضاك مطلوبی یعنی
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھا اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے
تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائیگا
انشاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو
اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطره ويجتهد ان لا يخطر له خاطر
الغير في ساعة او ساعتين فان
ذلك مهم عند الاكابر وبعض كمل
الاولياء احيانا يتم لهم هذا المعنى
يادداشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه على
سبيل الذوق وبعض الاكابر قال
في شرح هذه الكلمات الاربع هكذا
ياد كرد يعني تكلف في الذكر باز گشت
يعني رجع الى الحق سبحانه على وجه
الانكسار نگاهداشت يعني حافظ على
هذا رجوع يادداشت يعني رسخ سره
هوش در دم يعني ان بناء الامر هذا الطريق
على النفس فينبغي ان يجتهد على حفظها بين
المنفسين في الطبيعة حتى لا يدخل بغفلة
ولا يخرج بغفلة سفر در وطن يعني ان سفر
السالك يكون في الطبيعة البشرية يعني
ينتقل من الصفات الذميمة الى الصفات
الحميدة كما قال بعض الاكابر ان
الشخص اذا انتقل الى مكان محل لا
تفارقه الصفات الخبيثة مالم ينتقل
عنه وقيل رؤية الغيب في الشهادة
نظر بر قدم يعني ان السالك ينبغي
ان يكون نظره على قدميه في مشيه
في البلد والصحراء حتى لا يتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس ...
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ...
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور...
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیا...
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے یاد داشت
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق سالک ...
بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی ...
کی ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر میں تکلف ...
باز گشت یعنے اللہ سے رجوع از راہ عجز ...
نگاہداشت یعنے اس رجوع کی حفاظت ...
یادداشت یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش در دم۔ یعنے اس طریقہ کی ...
اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت ...
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس سفر در وطن یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنے بری صفتوں کو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہا ہے
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اس کی ...
ہوتی ہیں جبتک آنسے نہ نقل کرے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت میں
نظر بر قدم یعنے سالک کو چاہئے کہ اسکی
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں
اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہو جائے اور ...

نظرہ ویبصر ما لا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی الاول
وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسی البغدادی سألت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی
شئ حتی یصل ویحتمل ان یکون ھذا
المعنی ھو الذی قال الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ
خلوت در انجمن یعنی ینبغی للسالک ان
یکون ظاہرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق
الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن
ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا
غیر غافل ومن خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء والتفرقۃ فی الخلوۃ
وقوف زمانی یعنی یحاسب
اوقات نفسک کل مرۃ باعمال الخیر
فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی
حسب مراتبہم فان حسنات الابرار
سیئات المقربین **وقوف عددی**
ھو عبارۃ عن -

اسے نہ دیکھے اور اس کا قلب متفرق ہو جائے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسی بغدادی کا قول ہے کہ میں نے
حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے انہوں نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شئ
حتی یصل - اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر
ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ - یعنی مسافر کا ادب
یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے -
خلوت در انجمن یعنی سالک کو چاہیے کہ بظاہر خلقت
کے ساتھ ہو اور باطن میں خالق کے ساتھ ہاتھ کام میں اور
دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل ؛ ومن
خارج خالط کبعض الاجانب - بعض بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے ملاء میں اور تفرقہ ہے خلوت میں
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے
اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات
المقربین یعنی نیکیاں ابرار کی مقربین کی برائیاں ہیں
وقوف عددی یعنی رعایت عدد کے

رعایة العدد فی الذکر القلبی جمع الخواطر المتفرقة

وقوف قلبی هو عبارة من الیقظة وحضور القلب مع جناب الحق سبحانه علی وجه لا یکون للقلب غرض غیر الحق وقالوا ایضا فی معناه ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفا علی قلبه یعنی فی اثناء الذکر یتوجه الی القلب الصنوبری الذی یقال له قلب مجازا وهو فی الجانب الایسر محاذیا بالثدی ویجعله مشغولا بالذکر ولا یترکه یغفل عن الذکر ولا مفهومه وحضرت الخواجه نقشبند لم یجعل حبس النفس ولا رعایة العدد لازما فی الذکر واما وقوف القلبی فهو لازم عنده فی اثناء الذکر او الرابطة او غیرهما والمقصود من الذکر الوقوف القلبی وما احسن ما قیل فی ذلک شعر

علی بیض قلبك کن کانك طائر
فمن ذالك الاحوال فیك تولد

فصل

اذا وقع لك فی اثناء الذکر والاشغال تفرقة او وسوسة او قبض فینبغی

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور [illegible] اسمہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف برابر پستان کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہ ہونے دے اور اسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور رعایت عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی ان کے نزدیک لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنی میں۔

شعر

عَلٰی بَیضِ قَلبِكَ کُن کَاَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِن ذَالِكَ الاَحوَالُ فِیكَ تَوَلَّدُ

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا [illegible] اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں۔

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہئے

أن تغتسل بالماء البارد وإن لم يقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالحار
وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وإن لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فإنه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وإن بقيت التفرقة
أيضا فقل يا فعال بالتشديد وإن لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل إن هذه
التفرقة منه تعالى ووافق في ذلك
الفرق فيه فتصير في عين الجمع حينئذ
وقل أن يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالأعمال كمثل الميل إلى شرى فرس ونحوه
مما هو مباح شرعا فليبادر بفعله
أو يخرجها من قلبه حتى يكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفع ونفي ثلثة خواطر لازمة على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية ويثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير و
لنبينها بعض بيان فإن حصول خاطر
النفس من أرض القلب يعني من تحت القلب و

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نپائے اور وہی تفرقہ رہے تو تصور باندھ
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مربی ہے کیونکہ
اُمید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو۔ اور جو اسپر بھی تفرقہ نجائے
تو کہے یا فعّال تشدید کیساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نجائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اُس سے موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں ہوجائے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اِس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اُسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اُس خطرہ کو دشمن جان لے۔ اور
کوشش کرے اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

من یسار القلب والذی من الملائکۃ
یکون من یمین القلب والذی من
الحق یکون من فوق القلب فی هذا هو
معرفتہ لمن تحلی بالتقوی والزهد و
الورع واکل الحلال الطیب وکان
دائما یراقب خواطرہ لا یترک خاطر
یمر ببالہ والمقصود ان یکون مراعیا
لوقتہ فلیس شیء اعز من الوقت فان
الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت لا یستدرک
ویمکن حفظ الاوقات بالذکر والمراقبۃ والصلوۃ
والتلاوۃ واکابر النقشبندیۃ اختاروا من
جملۃ وظیفۃ تلاوۃ القرآن فی اللیل
الفاتحۃ وقل یا ایہا الکافرون وسورۃ
الاخلاص والمعوذتین وخاتمۃ سورۃ
الحشر وخاتمۃ سورۃ البقرۃ ومن جملۃ
وظیفۃ تلاوۃ القرآن فی النہار سورۃ
یٰس وقال حضرۃ الخواجہ علی الرامیتنی
اذا اتفقت ثلاثۃ قلوب علی امر حصل
مراد العبد المومن بذلک قلب القرآن
وقلب العبد وقلب اللیل یعنی اذا قرأت
یٰس التی ہی قلب القرآن فی التہجد حصل
ذلک المعنی ومن جملۃ وظائف صلوۃ
النوافل التہجد والاشراق والاستخارۃ
والضحی والتہجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف
اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب
یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اُسے
جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زاہد اور
اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطرہ کی نگہبانی
کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت
قاطع ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور
حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے
میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰس
حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب
تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں
تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کرنیکو کافی
قلب بندہ اور قلب ذات کا اور قلب قرآن
کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یٰس کو اخلاص
سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل
سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد

اثنا عشرۃ رکعۃ فان امکن قرأ فی کل رکعۃ
یٰس والا تمہا فی ثمانی رکعات علی ھذا
الترتیب فی رکعۃ الاولی الی واجر کریم وفی
الرکعۃ الثانیۃ الی وھم مھتدون فی الرکعۃ
الثالثۃ الی جمیع لدینا محضرون وفی الرکعۃ الرابعۃ
الی فلک یسبحون وفی الخامسۃ الی ولا الی اھلھم
یرجعون وفی السادسۃ الی ھذا صراط
مستقیم وفی السابعۃ الی فھم لہا مالکون
وفی الثامنۃ الی اخر السورۃ وفیما بقی یقرأ
فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص
ثلاثا وان لم یحفظ سورۃ یٰس فیقرأ فی
فی کل صلوٰۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص
ثلاثا ولا یصلی المتھجد التھجد اقل من اربع
رکعات ووقت التھجد الثلث الاخر
کما قال اللہ تعالیٰ قم اللیل الا قلیلا
نصفہ او انقص منہ قلیلا
او زد علیہ وقال صاحب قوت
القلوب قال اللہ تعالیٰ فتھجد بہ
نافلۃ لک وقال اللہ تعالیٰ کانوا قلیلا
من اللیل ما یھجعون والھجوع النوم
والتھجد القیام فلا یکون
التھجد الا بعد النوم
وفی کتاب الشعبی لا
یکون التھجد الا بعد النوم
والتھجد صلوٰۃ النوم

بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں
سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورہ
یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت
میں واجر کریم تک اور دوسری
میں وھم مھتدون تک اور تیسری
میں جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں
ولا الی اھلھم یرجعون تک اور چھٹی میں ھذا
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فھم لہا
مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ
کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد
کا وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ
قلیلا او زد علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتھجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون اور ہجوع نیند کو
کہتے ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز
نہیں اور کتاب میں شعبی کے ہے کہ تہجد نہیں ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ النوم ہے شارح اجمیر

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انہ من اللیل قدر حلبۃ شاۃ واذا
صلی صلوۃ المذکور جلس التشہد متوجہ
القبلۃ الی الصبح ویشتغل فی توجہ مراقبۃ
او ذکر وان غلبت النوم نام لکن یقوم قبل
الصبح ویتوضأ ثم یصلی سنۃ الصبح فی
بیتہ ویشتغل بالاستغفار بطریق الحنفیۃ
کما ہو مرسوم فی ہذہ السلسلۃ ویذہب المسجد
مستغفرا فی طریقہ واذا صلی الصبح مع الجماعۃ
جلس فی موضعہ مشتغلا بوظیفۃ لما ہدۃ
ان وجد الجمعیۃ ہناک الا فی بیتہ واشتغل بوظیفۃ
الی ان تطلع الشمس وبعد ذالک یصلی
رکعتین بنیۃ الاشراق وقرأتہ فی کل رکعۃ
بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذالک رکعتین بنیۃ الاستخارۃ ثم یدعو
بدعاء الاستخارۃ وہو ہذا اللہم
خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری
اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ
فی ہذا الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی
لما تحب وترضی من القول والعمل
فی عافیۃ ویسر. واذا کان لہ بعد
ذالک مہم دنیوی کاسباب معیشۃ
توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ویقرء
ہذا الدعاء اللہم کن وجہتی فی کل
جہۃ ومقصدی فی کل قصد وغایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ اور جب نماز مذکور
پڑھ چکے تو بیٹھے بطور التحیات کا قبلہ رو
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے تو سو رہے
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
حنفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جاوے اور جب
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو
اپنی جگہ میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ میں اور
جو جمعیت پاوے اور نہیں تو اپنے گھر آوے
اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعائے استخارہ اور وہ
یہ ہے اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری
اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ فی
ہذہ الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی لما تحب و
ترضی من القول والعمل فی عافیۃ ویسر
اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا کا
معاش کیلئے ہو اسکی طرف بہت حضور اور ہوشیاری سے
اللہم کن وجہتی فی کل جہۃ ومقصدی فی کل قصد

في كل سوءٍ ملجائي وملاذي في كل قصد
هم ووكيلي في كل امر وتولني تولى محبة
وعناية في كل حال ويكون دائما متوجها
للقلب الصنوبري كما قال تعالى رجال لا
تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنيوية توضا
وضوءً جديدا ودخل خلوته واول ما يجلس
يستحضر رويته شيخه ثم يشتغل بوظيفة من
المراقبة والذكر واما صلوة الضحى فاثنى عشر
ركعة يقرء في كل ركعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل
من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول
وقت الضحى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع
النهار كما جاء في المشكوة عن زيد بن ارقم
انه راى قوما يصلون الضحى فقال لقد
علموا ان الصلوة في غير هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
صلوة الاوابين حين ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنى الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس على الرمل وغيره اي
اذا وجد الفصيل حر الشمس والفصيل
ولد الابل وبعد صلوة اذا حضر الطعام
تناوله فان اكله مع الاصحاب كان احسن
والا فمع اهله واولاده ولا ياكل وحده بقدر
الامكان وبعد ذلك يقيل ثم يحضر المسجد

فِي كُلِّ سَعْيٍ وَمَلْجَائِي وَمَلَاذِي فِي كُلِّ قَصْدٍ
هَمٍّ وَوَكِيلِي فِي كُلِّ اَمْرٍ وَتَوَلَّنِي تَوَلِّي مَحَبَّةٍ
وَعِنَايَةٍ فِي كُلِّ حَالٍ اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالی نے فرمایا ہے رجال لا تلھیھم
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اور جب دنیاوی کاموں
سے فارغ ہو وضو کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اول
پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے پھر
مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبے یا ذکر سے
اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص
اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے اور اول وقت
چاشت میں نہ چاہئے پڑھنی بلکہ تاخیر کرے اتنی
کہ پہر بھر دن چڑھ جائے اس واسطے کہ مشکوۃ
شریف میں زید بن ارقم سے ہے تحقیق دیکھا انہوں نے
ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت پڑھتے تھے۔ پس کہا ان
لوگوں نے جانا ہے کہ تحقیق نماز اس وقت میں اس
سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ نماز اوابین جس وقت کہ گرم ہو فصال پڑھنی چاہئے۔
روایت کی مسلم نے اور رمض کے معنی ہیں شدت گرمی
کی تاب آفتاب سے ریت وغیرہ پر یعنی جس وقت پائے
فصیل گرمی آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچے کو کہتے
ہیں اور بعد نماز کے جو موجود ہو کھانا کھاوے
جو یاروں کیساتھ ملکے کھائے تو بہت بھلا ہے اور
نہیں اپنے گھر والوں کیساتھ کھائے بیوی بچوں کیساتھ
اور حتی المقدور اکیلا نہ کھائے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی

اول وقت ایضا لصلوۃ العصر و
یجلس بعد صلوۃ العصر فی مکانہ
ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکفرون و سورۃ الاخلاص
والمعوذتین و الاخر سورۃ الحشر
واخر سورۃ البقر مع الحضور
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا لصوفی الفارغ البال فان
ذلک ینبغی لہ ان یکون فی لیلہ ونہارہ
مستغرقا و مستھلکا فی الحق سبحانہ کما
قال الشیخ ابو العباس القصاب عندی
لا مساء ولا صباح فان باطنہ غارق
فی لجۃ الفناء فظاھرہ حاضر لما یصدر
من الاحوال والافعال واھل الفناء والبقاء
بعد الطلب والمجاھدۃ تشرفوا بالوصول الی
طمانیۃ الوجدان و السرور والمشاھدۃ وھم
فی عین المراد وحجبوا عن المراد بعضھم مرادی المقامات
والکرامات حجبا بالحجب [illegible]

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنے مکان میں بیٹھ
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نہ کرے اور اسمیں اپنے نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب اور عشاء کے درمیان
کے وقت کی محافظت اولیاء کے نزدیک بہت
زیادہ ضروری ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر میں
قل یا ایھا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر
کا ساتھ حضور کے اور سوے شغل کرتا ہوا ذکر
اور سونے سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ اور یہ حال ہے ایسے صوفی کا
جو کاروبار میں رہتا ہو اُس صوفی کا نہیں جو
فارغ البال ہو کہ اسکو چاہیئے کہ وہ رات دن مستغرق
و مستہلک حق میں رہے جیسا کہا ہے شیخ
ابو العباس قصاب نے کہ میرے نزدیک
شام ہے نہ صبح کہ اسکا باطن غرق ہوتا ہے
دریائے فنا میں اور اُس کا ظاہر حاضر
واسطے صادر ہونے احوال و افعال کے اور اہل
فنا و بقا بعد طلب و مجاہدہ کے مشرف ہیں وصول
سے طمانیت دل اور سرور اور مشاہدے کے اور وہ
اپنی عین مراد میں اور مراد سے پھر گئے ہیں بغیر مراد
اور اُنہوں نے مقامات و کرامات کو حجاب سمجھا
اور اپنے مشرب کو بند کر دیا تمام [illegible]

والوصول الى مرتبة الفناء علامة الوصول الى حقيقة محبة الذات ومقام الفناء موهبة محضة واختصاص الهي والسنة الالهية جارية على ان العطاء المحض الذي هو حقيقة الموهبة لا يكون عارية فلذلك كان لا رجوع فيه ولذلك قالوا الفاني لا يرد الى اوصافه وقال ذو النون المصري قدس سره ما رجع من رجع الا من الطريق وما وصل اليه احد فرجع عنه

اور مرتبہ فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے وصول کی اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص الہی ہے اور سنت الہی اسطرح جاری ہے کہ عطا محض کہ بخشش کی حقیقت وہی ہے عاریۃً نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اُس میں رجوع نہیں ہے اور اسیواسطے کہا ہے اولیاء نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافہ کہا ہے ذوالنون مصری قدس سرہٗ نے ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

فصل فی الفناء والبقاء

فصل فنا اور بقا میں

سئلوا حضرت الخواجه نقشبند قدس سره الفنا على كم وجه فقال على وجهين وان قال الاكابر انه اكثر من ذلك لكن مرجع الكل الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلماتي الطبيعي والثاني الفناء من الوجود النوراني الروحي والحديث النبوي ناطق بهذين الوجهين ان الله سبعين الف حجاب من نور وظلمة فالفناء الاول هو انه بواسطة ظهور الحق سبحانه والثاني يذهب بالفناء ايضا اي لا يبقى للوجود الروحاني شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحاني ولازمه فاذا ذهب شعوره بالشعور لزم ان يذهب الوجود الروحاني في هذا المقام يكون الروح ذاكرا والقلب ساجدا وصحبة السالك في هذا المقام صحيحة اما ترتيبه وطلبه للمريد فغير صحيحة وذكر القلب

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ سے سوال کیا گیا کہ فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول تو فنا وجود ظلماتی طبیعی سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ پس فنا پہلے تو بواسطے ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا بھی جاتی رہی یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کیلئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود روحانی کی صفتوں میں سے ہے اور اسکو لازم ہے کہ جس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اِس مقام میں روح ذاکر ہے اور قلب ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کی صحبت صحیح ہے لیکن اسکی ترتیب اور مرید کو اسکی طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب

فصل فنا اور بقا میں

هو ان یکون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة الیه سواء یعنی انه یجمع
هذا مع هذا وذکر اللسان لا یحتاج الی
بیان وذکر الروح هو ان یکون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا علی الحضور مع الخلق
وذکر السر هو ان لا یکون له حضور مع
غیر الحق سبحانه ولا یکون له خبر من الکون
وذکر الخفی هو ان یخفی وجود الروح خفاء
الکون فی السر فلا یبقی غیر المذکور و
الحاصل ان الغیر یذهب بتمام وجهه فی الخفاء و
فی هذا المقام یتحقق السیر فی الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذی هو فناء الذات و
فناء الصفات یخلع علیه الوجود الحقانی
حتی یتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهیة ویتخلق بالاخلاق الربانیة وفی هذا
المقام یتحقق مرتبة بی یسمع وبی یبصر وبی
یبطش وبی یمشی وبی یعقل فان الذات
والصفات الفانیة فی هذا المقام تتبدل
بجسد الوجود الباقی خارجة من قبر الخفاء فی
محشر الظهور وتصرفات جذبات الحق حینئذ
تستوی علی باطن العبد ویذهب من باطنه
جمیع الوساوس والهواجس ویتصرف فیه
الحق حینئذ بصفاته ویعزله بالکلیة
عن تصرفه فی نفسه بنفسه وفی هذا المقام
یکون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اُس کی نسبت برابر یعنی اُسمیں اُسکے ساتھ و
اور ذکر زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب
اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سر یہ
ہے کہ اُسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی
نہ رہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر بالکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اِس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو بعد فناء مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات و فناء صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہانتک کہ مشرف ہوتا ہے
اُس وجود سے اوصاف الٰہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کیساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش
و بی یمشی و بی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ
اِس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں
بندہ کے باطن پر اور اُسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں
سب وسوسے اور بُرے خطرے اور اسوقت اسمیں حق
تصرف کرتا ہے اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے اسکو بالکل اُسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہے بندہ محفوظ و

الشرعية من الامر والنهي وهو دليل على صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ ابو سعيد الخراز في هذا المعنى كل باطن يخالفه الظاهر فهو باطل وبعد التحقيق بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير في الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير عن الله وبالله الذي هو مقام التنزل الى مبلغ عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام التنزيل هذا يرجعون في كل امر الى الحق متضرعين مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي في قومه وفي هذا المقام طلب المريد والتربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا المقام كل تصرف بفعله وان كان منسوبا اليه لكنه ليس منه لانه عزل عن تصرفات البشرية بالكلية وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى ممكن ان يكون هذا المعنى

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے صحت حال فنا و بقا کی۔ شیخ ابو سعید خراز نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظاہر فہو باطل اور بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہے متحقق ہوتی ہے سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیاء اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار کرتے ہوئے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیاء کی متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اس واسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور اس مقام میں ہر تصرف اُسکے فعل کا اگرچہ اسکی طرف منسوب ہے لیکن وہ اسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تو تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنی میں ہو

فصل فی التصرف

فصل تصرف میں

في طريق التصرف في باطن المريد ودفع المرض الدخول في حمل المحنة عن الناس

مرید کے باطن میں تصرفات کرنیکے طریق میں اور دفع مرض میں ایسا مرض کہ واقع ہوا ہے لوگوں پر

له طريقان فالطريق الاول انه اذا وقع
لشخص مرض او ابتلى بمعصية فليتوضأ و
يصلى ركعتين ويتوجه بالتضرع والانكسار
الى الله تعالى ويطلب فيه ان يطهر الشخص
المذكور وينهيها المذكورسما عرض له ويزيل عنه
والثانى ان يجعل صاحب المرض والمعصية نفسه
في مقام صاحب العارض المذكور ويشغل المرء
هذا المقدار ويتوجه عنه الى رفع ذلك قبل
نزول حضرة عزرائيل فانه بعد نزوله رجوعه
خاليا محال ولا بد من بدل فعند ذلك يثبت
المريض مكان اعضائه و يتوجه بهمة و المدد
فى المرض انواع الاول ان يتوجه بهمته الى رفع
ذلك المرض ودفعه عنه الثانى ان يحمل ذلك
عنه فى نفسه الثالث ان يتوجه فى دفع الخواطر
المتفرقة عنه من غير ان يتعرض لدفع المرض
لما فيه من رفع الدرجات لان المرض
موجب لتنقية والتصفية القوى
الدماغية واذا انتقى الدماغ صار متعلق
هذه القوى الدماغية ذلك النور المطلق
البسيط المحيط بجملة الموجودات الذى هو
مقصود جميع المكونات والخواطر مانعة
لحصول هذا المعنى والتصرف فى الطالب
الحقيقى هكذا ايضا بان يجلسه فى مقابلته
ويقول له فرغ نفسك من كل خاطر
ثم يتوجه بهمته لرفع الحجاب الظلمانى

اُسکے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ جب وقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے
تو وضو کرے اور دو رکعتین پڑھے اور اللہ
سے بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو اور
اُسمیں طلب کرے اللہ سے کہ اُس شخص کو
پاک کر دے اُس سے جو اُسے عارض ہوئی
ہے اور دور کر دے اُس سے اور دوسرا
طریق یہ ہے کہ اپنے تئین صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اُسکی جگہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اُس سے اُسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
تو اُنکا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل
اور اسوقت مریض ثابت کرے اپنے اعضا کی جائے
اور متوجہ اپنی ہمت کیساتھ اور بیماری میں وہ بہت طرح
ہے اول تو یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اُس بیماری
کے زائل ہونیکے دوسری طرح یہ ہے کہ اُٹھائے ہو اُس سے
بیماری اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے
دفع کرنیکو اور مرض کے دفع سے کچھ متعرض نہ ہو اسلئے
کہ بیماریمیں درجے بلند ہوتے ہیں اسواسطے کہ بیماری سبب ہے
تنقیہ و تصفیہ کا قوائے دماغی کے اور جسوقت پاک اور صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہوگا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہیں اس امر کے حصول کی اور تصرف کے طالب حقیقی میں
اسطرح ہو ایضاً اُسے اپنے سامنے بٹھائے اور اُس سے کہے کہ کل
خطروں سے اپنے نفس کو خالی کرے پھر متوجہ ہو ہمت کیساتھ

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له
الغیبة لایتوجه له الا ان حصلت له
عقدة فیزیلها والذی ینسب الی شخص
من الاحوال الاٰتیة هو انه اذا حضر اجنبی
وحصل فی الخاطر لایح من الایمان او صلوٰة
او صوم او تحصیل علم دینی یقولون
حصل منه نسبة الاسلام والدیانة فی العلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الواصل
هذا المعنی وکان وجوده فی الخاطر مقتضیات
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة و
العشق یقولون ظهر منه نسبة الجذبة
وفی معرفة احوال المیت یجلس محاذی القبر
ویقرأ اٰیة الکرسی مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ویخلی نفسه من کل خاطر
فکل ما لاح له بعد ذلک فهو منه واذا
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی
للشیخ ان یسعی فی سلب حاله لکنه یتوجه
بهمته علی الطریق المعهود فی دفع الظلمة
والکدورة عنه او یامره بذکر النفی
والاثبات فترتفع عنه تلک الظلمة
بهذا الطریق بان یلاحظ فی جانب النفی
جمیع المحدثات بنظر انفناء و
فی جانب الاثبات یتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء [illegible]
[illegible]

پھر حجاب نورانی کے. اور جب اُسے غیبت
حاصل ہوجائے تو اُسکے واسطے توجہ نہ کرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اُسے کھول دے
ورود نسبت کیجاتی ہے کسی شخص کیطرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جس وقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک
چمک ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہیں. اُس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اس وصل کے یہ معنی اور ہے وجود اُسکا
خاطر میں اُسکے انفاس کی مقتضیات سے اور
جو اُسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہیں
نسبت جذبہ اُس سے ظاہر ہوے اور میت کے حال کی
معرفت کیواسطے یوں ہے کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور
آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے
اور اپنے نفس کو سب خطروں سے خالی کرے تو پھر جو کچھ
دلمیں جھلکیگا تو وہ اسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی
بے ادبی ہوجائے تو شیخ کو نہیں مناسب کہ اُسکے
سلب حال کیواسطے کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی
ہمت سے طریق معلوم کے موافق دفع کرنے میں
اُسکی ظلمت اور کدورت کے یا اُسکو امر کرے
کہ نفی اور اثبات کا ذکر کرے تو اُس سبب سے
اُسکی ظلمت جاتی رہیگی اس طرح سے کہ لاحظ کرے جانب
نفی میں تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات
میں تصور کرے ذات معبود بحق کیساتھ بقا کے

تحقیق احوال میت

سلب ظلمت مرید

فصل فی الآداب

الآداب الظاهرۃ مع الحق سبحانہ ھی ان یکون قائما بالاوامر والنواھی الشرعیۃ و یکون دائما علی الطھارۃ مستغفرا محتاطا فی جمیع الامور و یکون متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بھا وادب الباطن ھو ان تحفظ قلبک من خطور الاغیار سواء کان خیرا او شرا فانھما فی الحجاب سواء وادب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ھذا القیاس وادب الاولیاء ھو انک فی مجالستھم تحفظ خواطرک ولا تتکلم فی حضرتھم بصوت عال ولا تشتغل فی حضورھم بصلوۃ النوافل وان صلیت معھم تحسن ولا تتکلم فی اثناء کلامھم بل لا تتکلم معھم من غیر ان یسئلوک وکل ما یکرھونہ اجعلہ مکروھا لک ولا تنظر فی بیتھم الی اسبابھم وحوائجھم ولا یخطر ببالک رواحک الی شیخ اٰخر واخذک منہ بل اعتقد ان شیخک ھذا ھو موصلک الی مولاک ولا تعلق قلبک بسواہ فان ذلک موجب لتفرقتک والحاصل ان کل ما یکرھہ الطبع الانسانی فارقہ وتجنبہ فان سوء الادب مع المشائخ خاصیتہ تقتضی سد الطریقۃ وعدم وصول الفیض

فصل آداب میں

آداب ظاہرہ حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں. کہ قائم ہو اوامر و نہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار کرتا رہے اور سب امروں میں احتیاط کرتا رہے اور آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اُس پر عمل کرے اور ادب باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اس میں غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اِسی قیاس پر ہیں اور آداب اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اُنکی مجلس میں اپنے خطرہ کی حفاظت کرے اور اُنکے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے اور اُنکے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور اُن کیساتھ اگر پڑھے تو بہت اچھا ہے اور اُنکے کلام کے درمیان بول نہ اُٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جسکو وہ مکروہ جانیں اُسے آپ بھی مکروہ جانے اور اُنکے گھر میں اُنکے اسباب اور اخراجات کیطرف نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے کہ دوسرے شیخ کی خدمت میں جاوے اور اُس سے فیض حاصل کرے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تیرا پیر تجھکو پہنچاویگا تیرے مولا کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کرے کیونکہ یہ موجب ہے تفرقہ کا ہو کا الحاصل جو ہے کہ جسکو طبیعت انسانی مکروہ جانے اُس سے الگ رہے اور بچا رہے کیونکہ بے ادبی خصوصًا مشائخ کی راہ خدا کی بند کرتی ہے اور اِس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

فصل آداب میں

آداب مرید در حق پیر

وینبغی لک ان لا یکون فی قلبک ونظرک غیر الحق واسمه وکن دائما مع الحق لا تجد الغفلة الیک سبیلا وما احسن ما قیل

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیة
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفلة
فانک للاسلام سد بجفوة

وخطور الاغیار من رؤیة الالوان والاشکال المختلفة ویکون ایضا من مطالعة الکتب ومن الصحبة المفرقة فینبغی للسالک ان یکون ابدا بغیر ملاحظة الاغیار فی صحبة صاحب دولة تمت له السعادة الجمعیة لتحصل له ببرکته ملکة الحضور والجمعیة فمن ملکة الحضور یحصل الرضاء والتسلیم اللذان هما نهایة العبودیة والعبادة وکمال الاسلام فی التسلیم والتفویض فان صاحب التسلیم لو طوق فی رقبته طوق اللعنة کابلیس فکان راضیا به من حیث انه قضاء الحق وتقدیره کمثل رضاه بایمانه واسلامه لان الطالب الصادق راض بقضاء الله وقدره لا یفعل لنفسه واذا وقع للطالب مکروه حصل التفاوت عنده فهو عبد نفسه فان لم یحصل عنده تفاوت کان عبده اصل کل امر واساسه

اور تجھے چاہئے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق اور اسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ کہ غفلت راہ نہ پاوے اور کیا خوب کہا ہے

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیة
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفلة
فانک للاسلام سد بجفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعے سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہئے کہ کچھ لو بے ملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری سعادت جمعیت کی کہ اسکی برکت سے سالک کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہے اور تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و قدر سے اسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

هذا فینبغی لک ایها السالک ان تکون
دائما عبدا کما انه تعالی دائما ربا واذا
کان فی مدح وذم تفاوت فعابد
اصنام لعمری جنانک جملة سلک الخواص والعوام
قد ذکر والله الموفق الحمد لله رب
العالمین والصلوة والتسلیم علی سیدنا
محمد سید الاولین والاخرین وعلی آله
واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتهی کاتب الحروف
گوید که شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السهرندی را در بیان اشغال
طریقه احمدیه مکاتیب ست لغایت متین
از آن جمله سه مکتوب که ایشان آنهارا نویسانیده
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده
بودند و در آخر آنها بخط خود این عبارت
نوشته که مخدوما عرفان پناها هر سه مکتوب
این خاکسار را بمطالعه گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبدالاحد عفی الله عنه درین رساله
بعینها نقل کرده می شود۔

مکتوب اول از شیخ عبدالاحد صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی کل حال
همشیره عزیزه خداپرست از لطائف انسانی
پرسیده بودند معلوم نمایند که لطائف
پنجگانه انسانی که قلب و روح و سر و
خفی و اخفی باشد از عالم امرند مقام
آنها فوق العرش ست که بلامکانیت

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ
بندہ ہو اُسکا جیسے اللہ تعالی ہمیشہ رب ہے
اور جب مدح اور مذمت میں فرق
عبادت اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہے۔ سب
خواص و عوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین
وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا ہے
کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سہرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بہت عمدہ مکتوب ہیں اُن میں سے
تین مکتوب جو اُنہوں نے لکھوا کر حضرت والد
بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور اُن کے آخر میں
ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی۔ کہ مخدوما
عرفاں پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ
وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کیے جاتے ہیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی کل حال
ہمشیرہ عزیزہ خداپرست نے لطیفہ انسانی
پوچھے تھے۔ سو معلوم کریں کہ پانچ
لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و سر
و خفی و اخفی ہیں عالم امر سے ہیں ان
کا مقام فوق العرش ہے۔ جب لا

سو موصوف و عالمِ ارواح نیز آنرا گویند حق جل
وعلی بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق
و تعلق ببدن انسانی داده از آنجا فرود آورده
ہر یکے را بموضعے خاص از بدن کہ مناسب
آن بود جا داده است قلب را جانب
چپ از سینہ بہ پستان جا داده است
روح را کہ لطیف تر از قلب ست در مقابل
آن بجانبِ راست و اخفی کہ لطیف و احسن
لطائف است درمیان حقیقی سینہ و
سر را درمیان قلب و اخفی و خفی را درمیان
روح و اخفی و ولایت ہر یکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولوالعزم است چنانچہ ولایت
قلب زیر قدم آدم است علےٰ نبینا
وعلیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ابراہیم است علی نبینا وعلیہ السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت موسیٰ علےٰ نبینا و
علیہ السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم
الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیا از
راہ ہمیں لطائف است پس ہر کہ زیر قدم
حضرت آدم ست علیہ السلام و ولایت
وی ولایت قلب است و وی صاحب
استعداد یک درجہ ولایت است۔

کہتے ہیں اور عالمِ ارواح بھی اُسے کہتے ہیں حق جل
وعلیٰ کمال قدرت سے اپنے اُن لطائف
کو بدن انسانی سے تعشق اور تعلق دیکر وہاں سے
نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان
کے بدن میں جو اُسکے مناسب تھا جائے دی ہے
قلب کو سینہ کے بائیں طرف پستان میں جائے دی ہے
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اُسکے مقابل
دائیں جانب اخفی کہ لطیف اور احسن لطائف ہے
درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور
اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت اسمیں سے ہر ایک لطیفہ کے زیر قدم
ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم
ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت حضرت عیسیٰ
علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوات
والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہیے کہ اولیا کے قدموں کے تفاوت
انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اُسکی ولایت
ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

از مدعیات خمسه و کسی که زیر قدم حضرت ابراہیم
است ولایت وی ولایت روحی است و وی را
استعداد دو درجه است از درجات خمسه و کسی
که زیر قدم حضرت موسیٰ است ولایت وی
ولایت سری است و وی خداوند سه درجه
است از درجات مذکور و کسی که زیر قدم
حضرت عیسیٰ است ولایت وی ولایت خفی
است و وی مستعد چہار درجه است از آن
درجات و کسی که زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیه و علی آله الصلوٰة والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفیٰ است که اعلیٰ و اعلیٰ
و احسن درجات است و صاحب این ولایت
را قابلیت ہر پنج درجه ولایت است - باید
دانست که تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام فیما
بینہم ازین راہ نیست بلکه از راہ نبوت است
پس ہر که ازین بزرگواران در راہ نبوت پیش قدم
باشد ہمان از دیگران افضل خواہد بود چنانچه
حضرت موسیٰ از حضرت عیسیٰ در مقام نبوت
پیش قدم است بنا بر آن از حضرت عیسیٰ افضل
آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت
عیسیٰ از حضرت موسیٰ غالب است چنانچه
بالا مفہوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد
و مربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
که وی را براہے که خود قطع منازل نمودہ سلوک
فرماید و بکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا
و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اُس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے اور جو
زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے اسکی
ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اسکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
ان درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اسکی ولایت ولایت اخفیٰ
ہے جو اعلیٰ و اعلیٰ و احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں ولایت کی ہے
اور جاننا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں میں تفاوت
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کی راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں - اسلئے حضرت عیسیٰ سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ حضرت
موسیٰ سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا - دوسرے
یہ امر جاننا چاہیے کہ اگر مرشد و مربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اس سے ہو سکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب کو بھی چلائے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچائے

و آن مرید اگرچه خود استعداد فروترین استعداد
داشته باشد اینجا سخن از حد زیاده عرض و طول
دارد معذور دارند بہر وقت دیگر موقوف
فرمایند دیگر از الوان و انوار لطائف پرسیده
بودند معلوم نمایند که ہر کس موافق کشف و
دید خود چیزے گفته و نوشته است و ہمان
اخبار اعتبار تعبیر وقائع و تفسیر معاملات
نموده اما آنچه از حضرت عالی درجات خود مفہوم
نموده در منصۂ تحریر می آرد باید دانست که نور قلب
نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور
سر سفید و نور خفی سیاه و نور اخفی سبز ظاہر
از حقیقت و ماہیت نفس پرسیده بودند معلوم
شریف باد که نفس خبیثه است از عالم خلق و محل وی
دماغ است بالذات بشرارت و خباثت متصف
است و خود را در رنگ لطائف لطیفه نفیسه
وا نموده است و دعوی ریاست و کیاست
کرده بر تمامی اجزا و لطائف تصرفات فاسد
نموده و باغوائی ابلیس پر تلبیس علیه اللعنه سائر
لطائف و اجزا را باوصاف ذمیمه خود متصف
ساخته است و از توجه بجناب قدس خداوندی
محروم داشته بخسارت ابدی و مباعدت سرمدی
رسانیده بود آخر عنایت ازلی دستگیری و رہنموئی
نموده بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافته
و از مکاید و مفاسد وی روی تافته متوجه
بارگاه قدس گشته بسعادت ابدی پیوسته

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو
یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے
زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر
موقوف فرمائیں اور انوار لطائف کے رنگ پوچھے
تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے
مطابق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اسکے اوپر بنا تعبیر
واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب
جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھتا ہوں
جاننا چاہئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے۔ اور
خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اسکا محل
دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفیسہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام
اجزا و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو
اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کیطرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھکر نقصان ابدی کو پہنچایا ہے عنایت
ازلی نے جسکی دستگیری و رہنمائی کی اس نے
اسکی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اسکے
فریبوں اور مفسدوں سے مونہہ پھیر کر متوجہ اس
درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہنچا

بیان رنگ لطائف

بیان حقیقت و ماہیت نفس

و چون نفس مزکی و مطہر گردد و از اوصاف
رذائل خود بالکل بیرون آید و تزکیہ نفس بعنایت
سبحانہ بمرتبہ عظیم از ولایت و قرب و مشاہدہ
و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطائف
انسانی بالادست میگردد و سیری از تجلیہ
میرود وی را بعد حصول کمال بہ نعمت مطمئنہ نفس
می نامند و ریاست و کیاست لطائف
را [illegible] عجیب سری است خبث الاشیاء
بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد
اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات قال
علیہ السلام خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام
اذا فقہوا والسلام علی من اتبع الہدی
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد
چون سالک از حجابات ہستی و غرور ہستی
بیرون شود و دیدہ باطنش بکحل الجواہر معرفت
کشادہ گردد لامحالہ آیات و کرامات کہ در نفس
وی [illegible] وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات
عظیمۃ افلا تبصرون بنظر البصیرت موقوع است
مشاہدہ نماید بعد از آن بمقتضی من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ بارگاہ و قدس را بدر [illegible] از حقائق
و آیات کہ در قالب انسانی تعبیہ شدہ اند مذکور
میگردد و بگوش ہوش استماع نمایند
باید دانست کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت از آن است
مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنہا

اور جب نفس پاک و طاہر ہو جاتا ہے اور اپنے
صفات ذمیمہ سے بالکل نکل جاتا ہے اور تزکیہ [illegible]
[illegible] کے فضل و کرم سے [illegible]
اور قرب و مشاہدہ [illegible] مقام رضا سے مشرف ہوتا ہے اور تمام
لطائف انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے اور [illegible]
[illegible] کمال [illegible] تو اس کو نفس مطمئنہ
[illegible] اور ریاست و کیاست
لطائف کی [illegible] عجیب بھید ہے کہ جو چیز
خبیث [illegible] ہے پاک اور منور ہو کے
[illegible] ہو جاتی ہے یبدل اللہ سیاتہم حسنات
فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے خیارکم فی الجاہلیۃ
خیارکم فی الاسلام اذا فقہوا والسلام علی من اتبع
الہدی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی اس کے بعد جاننا چاہیے
کہ جب سالک حجاب ہستی اور غرور ہستی سے
نکل آتا ہے اور اس کے باطن کی آنکھ معرفت کے سرمہ
سے سرمگیں ہو جاتی ہے تو ضرور نشانیاں اور کرامتیں
جو اس کے نفس میں ہیں چشم بصیرت سے ان کو دیکھتا ہے
سبب وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظیمۃ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے
اس کے بعد بمقتضائے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
قدس میں وصل پاتا ہے قالب انسانی میں جو حقائق
اور آیتیں تعبیہ ہیں کچھ ان میں سے مذکور ہوتی ہیں
گوش ہوش سے سنو جان لو کہ انسان کہ جس کو عالم صغیر
کہتے ہیں دس اجزا سے مرکب ہے جن کی [illegible]

[illegible] از شیخ عبدالاحد صاحب

در عالمِ کبیر ہست و عالم کبیر عبارت از مجموعۂ کائنات
است چہ خلق چہ امر و پنج از آن از عالمِ خلق است
کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج از آن از عالمِ امر
باشند چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالمِ خلق
موجود است ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و
بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است ولہذا
قلب را برزخ درمیان عالمِ خلق و امر
فرمودہ اند چہ منتہائے عالمِ خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست در و بامر دارد وے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است
و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و
فوق آن اصل اخفیٰ چون حق جل و علیٰ
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہریکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہریک را بآن مقام مناسبت
بود متمکن ساختہ لطیفہ قلب را دریں مضغہ
کہ در تہ پستان چپ است و قلب
صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری
لقبش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل این لطیفہ

عالمِ کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعۂ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اُن دس میں پانچ تو
عالمِ خلق سے ہے ایک تو نفس اور چار عنصر اور نیز
پانچ عالمِ امر سے ہیں جس طور چار عناصر کی اصلیں
عالمِ خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ مذکورہ
کی اصلیں عالمِ امر میں جو عرش کے اوپر بلا مکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی سبب
قلب کو برزخ درمیان عالمِ خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالمِ خلق کی انتہا عرش
مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا
و منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اُسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اُسکے فوق اصل سر اور اُسکے فوق اصل خفی اور
اُسکی فوق اصل اخفیٰ جب تعالیٰ شانہٗ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضاء اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اُسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جا دی اور اُسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہی جو اُلٹا
ہوا ہو۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت فنای حق است که عبارت از تخلق و
تکوین است کمال این آنست که فعل حق جل
و علی فعلی و منتسب گردد و درینجا فعل تعالی ابداً این
زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواهد یافت و
افعال خود را درست منسوب بحق جل و علی خواهد
ساخت و فنای قلب و تجلی فعلی که انتهای سیر است نشان
آن آنست که علم حسی و عینی بغیر حق تمام بدی قلب سوخته
از مطلقاً فراموش سازد بحدیکه اگر سالها بتکلف
نماید یک لحظه یاد ماسوای نتواند کرد و درین مقام
چنانچه علم اشیا ازوی زائل شده محبت
اشیا ازوی زائل شد محبت اشیا بطریق اولی
رخت بر بسته باشد و چون سالک بفنای
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیا گشت
و این فنای قلب بی قطع تمام دائره امکان که
عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا منتهی
عالم امر باشد و بی قطع مراتب عشره یعنی
توبه۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ عزلت
از ناس۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت که صوفیه علیه
بیان آن فرموده اند صورت نه بندد و نور
قلب را نور زرد فرموده اند ولایت این
لطیفه زیر قدم آدم است علی نبینا و علیه
الصلوة والسلام و هر که آدمی المشرب
است وصول وی بجانب قدس از راه
همین لطیفه خواهد بود مگر جذب و کشش
پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت فنائی حق کی ہے کہ اسے تخلق
تکوین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے کہ حق
کے فعل میں فعلی و نسبت ہوجائے
سے اسوقت سالک اپنے تئیں مسلوب
الفعل پائیگا اور اپنے افعال حق جل و علی سے
نسبت کریگا۔ فنائے قلب تجلی فعلی ہی کی علامت
اسکا نشان یہ ہے کہ علم حسی تعلق اسکو غیر حق سے
ہوگا اسی قلب تستری کو بالکل فراموش
اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ
کریگا اسوقت جیسا علم اشیا اس سے زائل
ہے محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہیگی۔ اور جب
سالک فنائے قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا
جماعت میں داخل ہوگیا۔ اور یہ فنائے قلب
طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امر
ہے اور بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے یعنی
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت
باش لوگوں سے۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت جو
صوفیہ علیہ نے انکا بیان کیا ہے حاصل نہیں
اور نور قلب کو نور زرد فرمایا ہے اس لطیفہ
کی ولایت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔
اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول
قدس کی طرف اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا
مگر جذب و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب

استعداد حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ
ولایت خواہد بود مگر بقسر قاسر ولطیفہ روح چون
الطف است از قلب مناسبت باستان زیادہ
بود بنابران وی را بجانب راست از سینہ در تہ
پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ
صفات ثبوتیہ حق ست و یک گام بحضرت
ذات از فعل نزدیکتر ست سالک بعد از
حصول فنا این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات
خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب
بجناب قدس خواہد دانست و نور این لطیفہ را
نور سرخ فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر
قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام وہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وی
بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از
قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را
استعداد حصول دو درجہ از درجات ولایت
پنجگانہ است الا بقسر من القاسر ولطیفہ سر
کہ الطف از روح ست وی را نزدیک وسط
سینہ جانب قلب جا دادند و اصل الاصل
وی این شیونات ذاتیہ ست کہ گامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا
این لطیفہ مربوط بتجلی شیونات ست و
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ
ست علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام وہر کہ
موسوی المشرب باشد وصول او بجناب

استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں میں سے جو
ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی سے
لطیفۂ روح
کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو
بہت لطیف ہے قلب سے اُسکو مناسبت اسوں سے
زیادہ تھی اسواسطے اُسکو سینہ کے داہنے کیطرف
زیر پستان جا دی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات
ثبوتیہ حق ہے اور ایک قدم حضرت ذات کی طرف
فعل سے نزدیک تر ہے۔ سالک بعد حصول
فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات
کو اپنے سے مسلوب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس
سے منسوب جانیگا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ
فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت
ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے
زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرب ہوگا
اُس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے
ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب
والے کو استعداد حصول دو درجہ کی پنجگانہ مراتب
ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے
لطیفۂ سر
اور سر کا لطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا
اُسکو نزدیک وسط سینہ کے قلب کی جانب جگہ دی اور
اصل الاصل شیونات ذاتیہ ہے کہ ایک قدم صفات سے حضرت
ذات کیطرف نزدیک ہے اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی فنا
کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفہ
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے
زیر قدم ہے اور جو موسوی مشرب ہوگا اسکا وصول جناب

لطیفہ خفی

قدس از راہ ہمیں لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب سہ گانہ ولایت
الا بقسر من القاسر و نور این لطیفہ را سپید
تعین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر الطف
است ما بین روح و وسط جا دادہ اند و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق
شیونات ذاتیہ اند و حصول فنا این لطیفہ
وصول ہمان صفت است نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسی است علی نبینا و علیہ السلام
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسی است علیہ السلام وی بجناب
قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود و بعد از قطع لطائف
سابق الا بقسر من القاسر و صاحب
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ
است از مراتب سہ گانہ ولایت و لطیفہ

لطیفہ اخفی

اخفی کہ الطف و احسن و اجمل لطائف
عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است
و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال
جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
استکہ کالبرزخ است درمیان مرتبہ
تنزیہیہ و درمیان احدیت مجردہ و فنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحقق ہمان مرتبہ مقدسہ
است و نور این لطیفہ نفیسہ را

قدس میں اسی لطیفے کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والے کو استعداد تین
مرتبہ کی ہوگی مراتب سہ گانہ ولایت میں سے لیکن زبردستی
سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور وسط کے جگہ دی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے
کہ شیونات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسی کے ہے اسکو راہ جناب
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کی ہے
سہ گانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی
کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے
اسکو سینے کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور
بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہیہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے
تحقق سے ہے اور اس لطیفہ کے نفیسہ کا نور

سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ است صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ را بالذات
استعداد حصول بتمام مراتب پنجگانہ ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چنین
گوہر فشاندند کہ ادائے صلوۃ صبح در وقت غلس
متمم فنائے اخفی است باید دانست کہ عروج
لطائف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبری
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود چون از ان دائرہ معاملہ بالا رود
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد
معاملہ با نفس خواہد افتاد و نفس بحصول فنا
اتم و لقاء اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی
و بہ حصول و اطمینان و بارتقا بمقام رضا
مشرف خواہد شد بعد ازان کہ سیر در
ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی
ناری و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر
از انجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزاء ارضی خواہد
افتاد و از آنجا اگر ترقی واقع شود خواہ در کمالات
رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوۃ
معاملہ با ہیئت وحدانی کہ از مجموع اجزا
عشرہ عالم خلق و امر بعد

سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والے کو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کی ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام
بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد
الف ثانی نے بیان فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبری
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
ہوگا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے۔
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس کو پوری فنا
کامل بقا حاصل ہونے سے کشادگی سینہ اور
اسلام حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کی ترقی سے مشرف ہوگا اسکے بعد جب ولایت
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنی
ناری و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
خداتعالی کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزائے ارضی سے
پڑیگا اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ
کمالات رسالت خواہ حقائق ثلثہ میں یعنی حقیقت
کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوۃ میں
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات هریک فرادی فرادی
مایوس شده خواهد آنها و بعد از آن بعد از
عقل و فہم ما و شما بعید ترست اللہ سبحانہ وتعالیٰ
بمحض عنایت بعنایت خویش ما را ازین کمالات
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد
اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم العالیہ ازین مراتب مذکورہ و
دیگر معاملات کہ نسبت این معاملات کالسما
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمودہ این ذرہ را از خاک مذلت
برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان ہزاران دل اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصۂ ظہور نیاید فللہ الحمد والمنۃ کما
یلیق بشانہ ویحری والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ
البررۃ التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم فخر
ومباہات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من
الشکر لاسیما عند الاحباء المخلصین الطالبین علی
الاسرار المشتاقین لمثل الآثار والاخبار مذکور
نمودہ شد ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا
بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اخوی شیخ محمد حبیب معلوم نمایند کہ قرب نوافل
عبارتست از آن کہ سالک خود را زائل یابد

ہونے کمالات ہو جا ہر ایک کے لیے اب
بعد از ان ہماری تمہاری عقل و فہم سے بہت
بعید ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ محض عنایت بے علت
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ ور عنایت
فرمائے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں دل سے
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ
کر سکے فللہ الحمد والمنۃ کما یلیق بشانہ ویحری
والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ التقی اس قسم کی
باتوں کو ظاہر کرنے میں اگرچہ فخر و مباہات کا وہم ہوتا ہے لیکن
اظہار النعم من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں کے
جو مخلص و محرم اسرار اور ایسے مشتاق حال آثار
و اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطأنا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد حبیب
معلوم کریں کہ قرب نوافل اسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں زائل

وحق را آلات چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ است
بآن وقرب فرائض عبارت است از آن کہ
سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت ست ازان و
این قرب مثمر فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان ہیچ نیابد نہ فاعل نہ آن آلات
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند۔ مصرعہ
عشق ست ودیانہ بر بہانہ
وآیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
گویا مشعر بہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض است واذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الھدی والتزم
متابعۃ المصطفی علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہی المکاتیب الثلثہ ودر آخر ایں اوراق
شیخ عبدالاحد بخط خود ایں فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
وملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضاء تا حصول ملکہ
سلطان ذکر شود وبنا گذاشت کہ بر ذکر قلب وروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اُسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا نے۔ اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر
اس کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان
میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اُس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ
عشق ست ودیانہ بر بہانہ
اور آیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الھدی
والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہو جائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جا
دماغ ہے اُسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرماویں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ سلطان
ذکر ہو جائے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب و روح

فائدہ جلیلہ از مولوی عبدالاحد صاحب رحمۃ اللہ صاحب

واخفیٰ کفایت کنند وگاه بر قلب تنہا اکتفا نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد وبسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن سلطان ذکر و سریان در سائر اجزا واعضا متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الھدیٰ انتہی ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قدس سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد ولیل ذکر کردہ اند کہ بجانب امیر موسیٰ بھٹی کوٹھی یکی از بزرگان خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند وامیر موسیٰ آنرا استحسان کردند و یاران خود را گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ مطالعہ فرمایند ودر دریوزہ گر دعوات سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی و اخروی شوند فقیر چون ضعف بدن بسیار داشت ازین جہت بانچہ مامور بود نپرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر دل کہ آشیانۂ او بجانب دست چپ است امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

واخفیٰ پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کبھی فقط ذکر قلب پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب جوہر ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزا واعضا میں متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی سلوک چاہئے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ وہ جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس سرہ کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد ولیل نے ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بھٹی کوٹھی کو ایک بزرگ نے سوا احمدیہ خاندان کے یہ مکتوب لکھا تھا اور میر موسے نے اسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یاروں سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ اور عفو وعافیت دنیا وآخرت کا ہوں فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ اسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کا کہ

مکتوب خانوادہ احمدیہ بنام میر محمد موسیٰ

راست آشیانہ اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل
ست لیکن یمین قلب ست حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ پہلوئے روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازند و چون
آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ است
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازد
و این جوہر اخفی از سائر جواہر عالم امر اعلیٰ
است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ و چون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ
دماغ جایگاہ اوست و چون این لطائف ستہ
متجر بذکر شد امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معہود و چون بعد و بست و یکبار برسد نصابش
تمام شود و فناء قلب کہ اول قدم ست در اطوار ولایت
ظہور فرماید و فناء قلب اثر آن تجلی افعال ست کہ اصل
اوست چہ قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم ست علیٰ نبینا و علیہ السلام بس از آن
بقاء قلب بارہا افعال ایزدی ست جل شانہ کہ
ہر ظل را باصل خود شاہراہ ست بالفناء فیہ
والبقاء بہ بعد از آن معاملہ فناء روح ست و
بقاء او باصل خود کہ صفات حق است و صفات مربی
ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ست علیٰ نبینا
و علیہما السلام والصلوات کہ ہر دو ولایت مربوط
بروح است و باصل اوست کہ صفات ست باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

دائیں طرف ہے ارشاد کریں جب اس ذکر کا بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے لیکن
دائیں طرف بتائیں اور جب اسکا بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
میں ہے مگر بائیں طرف روح کے ہے امور فرمائیں
اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے
درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے ہے اسے حکم
کریں اور یہ جوہر اخفی تمام جواہر عالم امر کا اعلیٰ
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب
اخفی کا بھی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور یہ لطائف ستہ
ذکر سے متجر ہو جائے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں
بطریق معلوم اور جب عدد اکیس تک پہنچے اسکے نصاب
پورے ہو گئے اور فناء قلب جو اطوار ولایت میں
اول قدم ہے ظہور فرمائے اور فناء قلب اُس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علیٰ نبینا و علیہ السلام
اسکے بعد بقاء قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ
اسلئے کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے راستہ ہے اسمیں فنا ہونیکا
اور اُس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فناء روح ہے
اور اسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علیٰ نبینا
و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونوں ولایتیں مربوط
روح سے ہیں بعد اسکی اصل سے کہ صفتیں ہیں
باعتبارات مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے اور ولایت

نوح ہاآن مجملست و من بعد معاملہ بسترست
وفنا وبقا باصل اوست کہ شیون ایزد ست
تعالیٰ شانہ وشیون در اصطلاح ما عبارات
مندرجہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ معانی
زاید بر ذات نباشد وصفات است آنکہ معانی
زاید بذات سبحانہ باشند و در خارج موجود
باشند و ولایت سر ولایت موسوی ست علیٰ
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی
وفنائہ باصلہ وھو التقدیسات والتنزیہات
السبحانیۃ وھذہ الولایۃ ولایۃ عیسویۃ
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم
الامر بالاخفی وفنائہ وبقائہ باصلہ وھو
شان جامع الاسماء والصفات والشیون
والاشارات والتنزیہات والتقدیسات و
ھذہ الولایۃ ولایۃ محمدیۃ علیٰ صاحبہا
الف الف صلوات والسلام ومربی ھذہ
الولایۃ حقیقۃ الحقائق واقرب الولایات
واجمعہا واعلاہا واشرفہا وافضلہا و
مستحق للولایات الخمسۃ ومقتضیۃ لزوال
العین والاثر بامن المعارف ویستتبع المحبوبیۃ
ثم الامر بالنفس وفنائہا اتم وبقائہا الاکمل
ثم الامر باصولہا واصول اصولہا حتی ینتہی
الی الذات تعالیٰ وارتقی فی ھناک
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوحی اس سے مجمل ہوا اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا و بقا اسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالیٰ شانہٗ اور شیون ہماری اصطلاح میں اُسے
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات واجب تعالیٰ میں
مندرج ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہ ہوا اور صفات ہے
اور جو معانی زاید بر ذات سبحانہٗ ہو ویں اور خارج میں
موجود ہو ویں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے
اور اسکے بعد فنا و بقا اسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس و تنزیہات سبحانیہ ہے اور یہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
پھر معاملہ اخفی سے ہے اور اسکی فنا و بقا اسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء وصفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اُنپر ہزار
ہزار درود و سلام اور مربی اس ولایت کا
حقیقۃ الحقائق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور تقاضا کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتوں کا پہنچانیوالی ہے اور محبوبیت ہی
ہے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اسکی فنا تمام
اور اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اُنکی اصلوں سے
اور اصلوں کی اصلوں سے پڑتا ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہے
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں

شرح جزو ٩

یا متأخرین فی موضعہ والسلام والاکرام
کاتب حروف میگوید سلوک طریقہ احمدیہ در طی
این مکاتیب فی الجملہ واضح شد حالا قدرے
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوبست بشیخ
آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبد النبی
سیام چوراسی کہ دریں روزگار مقتدائے
طریقہ احسنیہ بودند وجمہور اہل این طریق را
چہ خاص وچہ عام توجہ بایشان بود۔ وجمہور
این طریق متفق اند برآنکہ ایشان را در تربیت
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
می نماید عزیزی صالح در مکہ معظمہ ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبد النبی ست وبنار کار ایشان
براین بود ومن عندہ کتبنا ھذا المکتوب واللہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی
نبیہ محمد والہ واصحابہ اجمعین
بدان ارشدک اللہ تعالی چون طریقہ احسنیہ
وطریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست
وسالکان را تفصیل آن ضروریست پارہ
بطریق اجمال درین اسطر ترقیم می یابد۔ باید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان این
طریقہ می شود اولا اورا استخارہ
می فرمایند وطریقہ استخارہ این ست
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک ور امر ہے کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
ان تحریروں میں فی الجملہ واضح ہوگیا اب تھوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا
تھے! اور سب اس طریقہ والوں کیا خاص اور کیا عام
انکی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب
میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا
ہے اور انکے کام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے
انکے پاس سے لکھ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی نبیہ محمد
والہ واصحابہ اجمعین جان خدا تمکو رشید
کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکوں کیلئے اس کی
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال
ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا
چاہیے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ
کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے
بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے۔
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ نقشبندیہ

وتکلم معاش نماند وضوی تازه کند بعد
وضو یک صد و یکبار استغفر الله ربی من
کل ذنب و اتوب الیه بصدق تمام بخواند
بنیت انکه از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
انچه از من بود خود آمده اند توبه کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعده برخاسته دو رکعت
نماز استخاره باین نیت که دو رکعت نماز
استخاره میخوانم تا حق تعالیٰ مرا بر متابعت
رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم خود بواسطه
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
بعد فاتحه آیة الکرسی یکبار و در رکعت دوم
بعد فاتحه قل یا ایها الکفرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریه و زاری
بپردازد بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند
بعده یکصد و یکبار کلمه تمجید بخواند بعده تمام
عجز و انکسار دست برداشته دعا بخواند بعده
چون خواب غلبه کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد بعده انچه در خواب بشارت
ظاهر شود پیش مرشد ظاهر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سه روز استخاره میکرده
باشد یا آنکه بعد استخاره نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود بعد استخاره در اعتقاد محکم
همچنان می باید که قبل ازین بود همین بشارت
است پس مرشد را باید که در خلوت تعلیم
ذکر اسم الله نماید که اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہو تازہ وضو کرے و
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب و اتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیرون بدنی اور روحی
جو مجھسے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سر
سے میں مسلمان ہوا پھر اُٹھ کر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالیٰ مجھکو متابعت پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر
کے مضبوط رکھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایکبار خوب
خشوع کیساتھ اپنے تئین حاضر کرے اور گریہ
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز
و انکسار سے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے بعد اسکے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر نسوئے بعد اسکے
جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے
اور جو پہلے روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ
کرتا رہے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی بشارت
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند و
نظر خیالی را بر قلب صنوبری انداز د و نظر
ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری زیر پستان
چپ است قدر دو انگشت و یقین بہ ند کہ
مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت نہادند
کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ
نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ
گویاند بنہجی کہ این اسم را غیر ذات نداند
و این ہیئت را بوسع خود در گذشت و
برخاست از دست ندہد بعدہ مرشد را
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
برگمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب
مرید تصور نماید بنہجی کہ خطرہ دیگر را درمیان
قلب خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل
سالک قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی
قلب مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ
برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
تصرف از ایشان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال
بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است و آرام
یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ
بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ
احسنیہ و طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ ملا حضرت سیدی

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اُسکا امانت رکھا ہے کہ
اُسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ جل شانہ
کہوائے اسطرح سے کہ اس کو سوائے ذات کے نجانے
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اُٹھتے بیٹھتے چھوڑے
نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اُسکے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے
اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے
دہن پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ
اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے
جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت
باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت
کم و بیش اسطرح مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ
کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تصرف کو اُنکی امداد جانے اب بھی اور آئندہ بھی
پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہو اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
پکڑے بیعت کرے اور اُسے خدا کو سونپے اور آگاہ
کرے کہ یہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریق حضرت خلیفہ نقشبندی

شیخ آدم بنوری ست قدس اللہ سرہ
العزیز بعد از چون مرید در ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی واثبات را بطریق
مشہودہ بہ نسبت و یکسا ساند واثر تعلقے پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالیٰ بجا آرد بعد از
تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در
زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید چو
بیت سفید تصور نمودہ ذکر اسم ذات را چنانچہ
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نمودہ باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکردہ باشد
تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاہی می باشد کہ سالک را درین دو لطیفہ
تجلیات روئے دہند اما باید کہ بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکہ تنزیہ او تعالیٰ را
بنظر قلبی متیقن خود سازد بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید
و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است
درمیان دو پستان بنظر باید تا ذکر اسم ذات
بنہجی کہ قبل مذکور گشت بتکرار میگفتہ باشد و
بالکلیہ خود را در جمیع اوقات بدین ذکر گمارد
حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم
لطیفہ خفی ہمیں نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در
پیشانی است و اسم ذات درین محل بحیثیت
مذکور گویاند بعد جمعیت این لطیفہ بتعلیم
لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز
اُسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کو بطریق
الیس تک پہنچائی اور اثر دل میں پائے
شکر حق بجا لائے پھر لطیفہ روحی کی
تعلیم فرمائے اور اسکی جگہ زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے کہ سفید تصور کرکے اسم ذات ذکر جیسا
لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب خشوع کیسا
ہے اور ہر وقت اِس سبق کو پڑھتا رہے یہاں
کہ ذکر قلبی کی مانند جمعیت و لذت یہاں
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں مگر چاہیے
تا بمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ
تعالیٰ کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے
بعد تعلیم لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ
وسط سینہ ہے دونوں پستاں کے بیچ میں اور
ذکر اسم ذات جسطور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اُسکا خاص
پیشانی میں ہے ورد اسم ذات کا اُسیطرح سے
بھی کرے بعد جمعیت اِس لطیفہ کے لطیفہ
تعلیم کرے اور اِس لطیفہ کا مقام سر
اوپر تالو میں ہے بطریق

بتکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
همین بیان است حدیث قدسی را که فرموده
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ وفی المضغۃ
قلب وفی القلب فواد وفی الفواد سر وفی السر
خفی وفی الخفی اخفیٰ وفی اخفیٰ انا عزیز من
در اصطلاح الیشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما بتکرار چون این سیر تمام شود و سالک بطور موافق
استعداد خود اجمالا یا تفصیل این سیر دست
دهد باید که باز او را بلطیفه قلبی آرند و تعلیم
یاد داشت اسمی نمایند زیرا که پیش ازین
تکرار اسمی بود و طریق یاد داشت اسمی آنست
که اسم امر را از قلب اندرونی که آن نور
محض است بگوید نهجی که قصد تکرار نکند
بلکه بر اسم امد مدور دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و همان یک آواز را هر قدر که بمحافظت
تواند نگاه دارد و قطع شدن ندهد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برائے قوت یاد داشت
اسمی نفی و اثبات را نیز مانند دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار می کنند چون این نسبت
نهجی قوت گرفت که در قلب خود بلکه در جمیع
لطائف بلکه در تمام بدن بنورانیت تمام آن
آواز محض یکسان می یابد ذکر لطائف که بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف که بے واسطہ
الفاظ است باید کوشید پس بعد یاد داشت
اسمی یاد داشت مسمی تعلیم باید کرد یعنی

یہاں بھی اسیطرح ذکر کرے یہاں بھی لذت
حاصل کرے یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ وفی المضغۃ
قلب وفی القلب فواد وفی الفواد سر وفی السر
خفی وفی الخفی اخفیٰ وفی اخفیٰ انا تے عزیز
اُنکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جائے اور سالک کو اپنی
استعداد کیموافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جائے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لاکر
اور تعلیم یاد داشت اسمی کریں اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی تھی اور یاد داشت اسمی کا طریقہ یہ ہے
کہ اسم امر کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کھینچے مانند ایک تانبے کے برتن
کی آواز کے اور اُسی ایک آواز کو جہانتک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہونے دے
اور جو قطع ہو جائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرے
اور یاد داشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بھی
دراز مد کیساتھ حبس دم کیا تھ یا بے حبس دم کے
اختیار کرتے ہیں جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑ سکے
اپنے قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں جو
نورانیت کیساتھ اُس آواز محض کو یکساں پائے تو ذکر
لطائف جو بواسطہ جسم کے تھا تمام ہوا اب لطائف کا ذکر
میں جو بے واسطہ لفظ کے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یاد داشت
اسمی کے یاد داشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ وتعالیٰ حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را از میان نظر بر اندازد کہ او تعالیٰ حاضر
است بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش نگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنی گردد حتی کہ
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق
تمام بہم رساند ہیچ کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیا را بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق دریابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی میگویند
و اگر اشیا را گم کرد و مشاہدہ جمال ذو الجلال
ورای اشیا حاصل شود و اشیا را از نظر انداخت
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر
دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
امت است رو مے نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات وغیرہ در سیر لطائف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات [illegible]

توحید وجودی

توحید شہودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بیکیفی اور بے جہتی اور
جہات ستہ کو نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالیٰ
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جانے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نچھوڑے اگر
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہانتک
کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے
غیر کے تئیں کچھ نپائے وہی ایک نور حق ہی پائے اس
نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کے شہود
کے غلبہ کے سبب اشیاء کو عین حق پائے تو اسکو انکی اصطلاح
میں توحید وجودی کہتے ہیں اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال
ذو الجلال کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو
نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں جاننا چاہئے کہ
یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت اولیاء ہے
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے
ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیاء بہ نسبت اس ولایت کے اہل
ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی
وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء
ہے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

تجلیات

دمشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ کمال ب
ترقی شود وبعدہٗ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بہ محض توجہ خود مرید را برآوردہ
در ذہن کرد از تجلیات دمشاہدات و توجہات
بود خالی خواہد ساخت و تعلیم یا یافت این انچہ
در ذہن از حق و دون حق استقرار می یابد
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطف باشد
در پے در رفع آن شود و مرات سرّی را از ظلمت
آنہا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ برگمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بہ بی توجہی یقین صاف بمطلوب
بندہ حتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا رزبانی کہ در رفع توجہات
است سالک مرتبہ ولایت اخص است و چون حاجت
نفی نماند و مرات از آمد و رفت توجہات و
تصورات صاف شد و بے توجہی و بے تکلفی دست
داد وصل بکمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ و تصور این وصل معلوم نشد بلکہ مقصود است
کما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب است علیہم السلام
و تبعاً نصیبہ اولیاء امت است اگر مناسبت
استعدادی پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ مرتبہ توحید وجودی و توحید

دمشاہدات سے لذت پاکر بے پرواہ نہ ہوجائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے یا یافت کی
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہے اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطف ہی ہو
اسکے رفع کے در پے ہو اور آئینہ سرّی کو اُنکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کو مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب و غیر مطلوب سے
کچھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نہ رہے بجز نور یقین کے
اس معاملہ میں سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنے میں ہی سالک مرتبہ ولایت خاص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نہ رہے اور آئینہ آمد و رفت توجہات
و تصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی و بے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس وصل کا معلوم نہیں ہوا
بلکہ مقصود ہے جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں کہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملائک مقربین علیہم السلام کا ہے
اور اولیاء امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے اور جاننا چاہئے کہ ولایت خاصہ
کے مرتبہ میں توحید وجودی و توحید

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفہ قلبی بر می خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ
روحی رو می نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران با آن
نوازند ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رو می نماید و آن
آنست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تجلیات
خالی ساخت واگرچہ تجلی مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شود اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از
ارباب جہل است پس اگر فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و
آن قابلیتی ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن
را شہود اول می گویند و نیز می باید بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
بمطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود و خصوصیات علم خود ورنہ الا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی بخصوصیات علم او ورنہ الا علم را از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست
ہر چہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیا

شہودی کا جو ہم نے بیان کیا ہے توحید وجودی
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی
اور نسبت نایافت خاص لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم
کہ کسکو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
جاننا چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تجلیات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تجلی ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے
کہ وہ ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے اسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پایا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی
ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی
کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پایا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب تک جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس علم
نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور خصوصیات سے ہے اب میرے علم کو اپنی
خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے
میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے

علم او تعالیٰ می داند چون فہمید در ہر دمی جمیع
مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از مظہر
ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ می بیند
و بجز مظہریت محض ہیچ نے یابد من
لم یذق لم یدر قضیہ مقرر ست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
دارد پس در ابتدائے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
مسمی بولایت انبیا است علی نبینا و علیہم
الصلوات والتسلیمات محض سعی در خلو باطن
من حیث حقیقت از یافت حق و دون حق ست
و در وسط این مرتبہ خلو سیر ست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظہریت صفات خود مر صفات
واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند کہ
بعلم او تعالیٰ عالم ہستم و بصر او بصیر
و بقدرت او تعالیٰ قادرم الی غیر ذالک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالیٰ کما حقہ این عارف را مفصلاً و
علماً ظاہر نہ گشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالیٰ زاید بر ذات نیند کہ عالم
بعلم و بصیر بہ بصر الی غیر ذالک توان گفت
بل ذات بذاتہ علیم ست و علم قابلیت ذاتیہ
ذات ست و ذات بذاتہ بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیہ اوست کذالک
فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ وکمالاتیہ کی
ذات و صفات وکمالات حق تعالیٰ کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر و مشہود ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ مرتبہ ابتدا بلند اخیرہ کے
جسکا نام ولایت انبیاء ہے علی نبینا و علیہم الصلوات
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنیں
ہے حقیقت کی رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالیٰ
کے واسطے اس مرتبہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اسکے
بصر سے بصیر ہوں اور اسکی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت
نسبت صفات کیساتھ ذات حقتعالیٰ کے کما حقہ
اس عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات
پہ زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ اسکی
ہے کذالک فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

وغیریت با اطلاق محض بہما عالم حق ست خود
بخود سبحانہ بامر حق است سبحانہ واین عارف را
بجز مظہریت ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری
دیگر نیست و بجز یقین صرف آن زمان نہایت
این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالا و تفصیل
این مرتبہ کرا نوازند ذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ای برادر ہر چند
نسبت غلو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت
بیشتر و از کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات
چگوید کہ از گفت و نوشت حقیقت این مرتبہ
بیرون اما اینقدر وامی نمایم کہ اگرچہ ولایت
انبیا و نبوت ایشان علیہم الصلوات ہر دو در
دائرہ اصالت اند و ہر دو از ظلیت مبرا
اما این قدر ہست کہ در ولایت وصول
بہ حقیقت صفات عز شانہ و در نبوت وصول
بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت
درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالی تلک
الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ
الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان
ہدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ست شہیر آن ہا
سہ شعب است. نصیریہ و سراجیہ و صابریہ
واین فقیر را بہر یکے از این سہ ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

بیان طریقہ چشتیہ

وغیریت ساتھ اطلاق محض کے لیس عالم حق ہے
خود بخود سبحانہ بامر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے
واسطے بجز مظہریت ذاتیہ و صفاتیہ وکمالاتیہ کے
کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف کے
کے نہایت ہے اسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور تفصیل
کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ای برادر نسبت
غلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اسیقدر اس ولایت کے
دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوات
والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کیجیں
تحریر سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا
جاتا ہے اگرچہ ولایت انبیا اور انکی نبوت علیہم الصلوات
دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے
مبرا ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت صفات
عز شانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں کے
تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ہدانا لہذا
وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں انمیں تین
بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ اور سراجیہ و صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین واجازت وخرقہ وصحبت با والد بزرگوار
خود دست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ وایشان را
خرقہ واجازت از شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی ست
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز
وایضاً وصیت واجازت اشغال از جد
ابوالام خویش است شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی
عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز
لہ جہتان احدہما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید
راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین
المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاؤ الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین
اولیاء والثانیہ عن السید عبد الوہاب
البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ
صاحب راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر الدین
عن السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

وایضاً

حضرت ایشان را خرقہ واجازت وصحبت با سید
محمد اللہ متصل است عن الشیخ

تلقین واجازت وخرقہ وصحبت کی حیثیت سے
اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور
انکو خرقہ واجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے ہے اور
انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے ان کو
شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت واجازت
اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمدؒ سے انکو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے ان کو شیخ
عبد العزیز سے ان کو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے ان کو شیخ عبد العزیز سے
پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے انکو شیخ
حسن بن طاہر سے ان کو سید راجی
حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے انکو شیخ نور قطب العالم سے ان کو
اپنے والد شیخ علاؤ الحق سے ان کو شیخ
سراج الدین عثمان اودھی سے انکو شیخ
نظام الدین اولیاء سے اور دوسری جہت
سے سید عبد الوہاب بخاری سے انکو اپنے
والد سید محمود سے انکو اپنے والد راجو قتال
سے انکو اپنے بھائی سے اور انکو سید صدر الدین
سے انکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے انکو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
سے انکو شیخ نظام الدین اولیاء سے اور نیز
حضرت والد کو خرقہ واجازت وصحبت
سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشیخ
رکن الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس
عن الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف
عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخہ و خالہ
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و این فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامی
این فقیر را خرقہ دادند و فاتحہ خواندند عن ابیہ
عن جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجہ خانو الگوالیاری عن
خواجہ اسمٰعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار
فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب اخبار
الاخیار خواجہ خانو اخذ الطریقۃ عن
خواجہ شہاب الدین الناگوری ویقال
ان خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبۃ
والاول شیخہ بالبیعۃ واللہ اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجہ

آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سرہندی
سے اُن کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُن
کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اُنکو شیخ محمد بن عارف
سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف
سے اُنکو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اُنکو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اُن کو
شیخ شمس الدین ترک سے اُن کو مخدوم
علی صابر سے اُن کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ
پڑھی اپنے والد سے اور اُنہوں نے اپنے والد سے اور
اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اُنکو خواجہ خانو گوالیاری
سے اُنکو خواجہ اسمٰعیل بن حسین سے اُنکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اُنکو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اُنکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اُنکو خواجہ محمد رساوی سے اُن کو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں لکھا
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین
ناگوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اُنکے شیخ صحبت
ہیں اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
اُنکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اُنکو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
عن خواجہ عثمان ھارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجہ قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ
حذیفۃ المرعشی عن السلطان ابراھیم بن
ادھم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبدالواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
ستھینہ بکسر سین و سکون تحتیہ
و فتح ہا و آخر آن نون است
بلدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی
راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید حامد شاہ
راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ
آبا کرام ایشان ریاست دیار مانکپور
داشتند مانکپور شہری ست در پورب
و اورا کڑہ مانکپور نیز گویند اودھ
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال ہندیہ
کہ اشمام ہا دارد بلدہ ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریہ قبیلہ است عظیمہ
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاہ در بخارا بودہ است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجری سے اُن کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اُنکو حاجی شریف
زندنی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اُن کو ابو اسحاق شامی سے اُن کو
شیخ علو دینوری سے اُنکو خواجہ ہبیرۃ البصری
سے اُن کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اُن کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اُن کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اُنکو شیخ عبدالواحد بن زید سے
اُن کو حسن بصری سے اُنکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
ستھینہ بکسر سین و سکون تحتیہ و فتح ہا اور آخر اس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے راجا ہندی زبان میں بادشاہ
کو کہتے ہیں۔ اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اِس لحاظ سے کہ اُن
کے آبا کرام مانکپور کی ریاست رکھتے تھے
مانکپور ایک شہر ہے پورب میں اُسکو
کڑا مانکپور بھی کہتے ہیں اودھ بفتح الف و
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی
ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات
بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی
بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے
چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
مدت بخارا میں رہے ہیں انکو جلال الدین
بخاری کہتے ہیں اور سادات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
مشتق از راج بمعنی بادشاہی و قتال بسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دہلی ملقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی
پانی پت شہریست منزل از دہلی بجانب لاہور
نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست
از مضافات اکبرآباد آوش فرغانہ قصبہ است
از توابع اندجان سنجری بکسر سین و سکون جیم
و کسرائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان و سنجر گویند و این تعریب
است و ابدال سین بجا از تغیرات تعریب
است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام وطن خواجہ عثمان
ہرنواست و ہارونی نسبت بدست بخلاف
قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسی ملا عبدالغفور لاری بفتح جیم
فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسر سین مہملہ
و سکون میم و عین مہملہ در شجرات مشائخ
چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
و محققی وے آنست کہ شیخ ممشاد و شیخ
علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضے آنست
کہ در سلسلہ شیخ علو است و آن غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ
و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے بمعنی بادشاہی کے اور قتال بسبب
نفس کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے
شیخ نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں صاحب ارشاد تھے
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے آوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین و سکون جیم
و کسر رائے معجمہ نسبت ہے سیستان اور سیستان کو عربی
زبان میں سجستان و سنجر کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا را سے تعریب کی تغیرات سے
ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان وطن
کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اسی سے ہے
بخلاف قیاس لوگوں کی زبان میں مشہور چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبدالغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے۔ سمعان بکسر سین مہملہ و سکون میم
و عین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجرہ میں شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور اسکی تحقیق
یہ ہے کہ شیخ ممشاد و شیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے
کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے
مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت ہے

برعش شہریست از توابع شام و این فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبدالعزیز ست ما اشغال و اوراد صبح و شام
و اوراد مواسم ورقے و عزایم و در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبدالعزیز بزیادت و کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحیی جنیدی بخط خود از شیخ عبدالعزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادند و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک و آن کتابے است نفیس در باب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبدالعزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسی را تلقین
ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ او را دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند و بگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است مگر
ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق تعالی فرض
عین است کہ العطلۃ حرام ؎
یک لحظہ زکسے یاد تو محو رہے ؎ در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالی میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبدالعزیز کی ہے اور اشغال و اوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائیں
اسمیں لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤں میں تھے
اپنے زمانہ میں اور سب فرزندوں سے شیخ عبدالعزیز کے
کثرت تدریس میں زیادہ ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں جو شیخ یحیی جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبدالعزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم۔ اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت
نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد
کے پاس پایا میں نے تبرکات اجداد سے انکے کہا ہے
شیخ عبدالعزیز نے عزیزیہ میں کہ جب کوئی چاہے
کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اسکو فرماوے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اسکے بعد اس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حق تعالی فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکسے یاد تو محو رہے ؎ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالی فرماتا ہے۔ یذکرون اللہ قیاما و

قعوداو علی جنوبہم یعنی یاد کنند حق
تعالی را استادہ ونشستہ وبپہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یادحق لازم ست پس چون ذکر اینچنین
عبادت وحرفتی کہ اصلا ساقط نمی شود
استاد باید کہ اورا بیاموزد و گوید کہ دل چپ
سینہ است بصورت صنوبر لعاست فدو در
دارد یکے بالا دوم پائین وہر دو در بستہ
شدہ اند برائی کشادن در بالا ذکر جہر میفرمایند
وبرائی کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس می فرمایند ومثل دل ہمچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری
باید کہ آنرا آن ہنر آموزد ورلا آئینہ
را خراب سازد وقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل شئ مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالی ودیگر مثال
دل ہمچو سنگ آہنی است کہ ازو آتش
بدر می آید پس چون آہن زدن وکشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید والا
بشکند ومقصود حاصل نہ شود الغرض
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال
کردند کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ وافضلہا عند اللہ واسہلہا

قعوداو علی جنوبہم یعنے اللہ تعالی کا ذکر
کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو آدمی
ان تین حال سے خالی نہیں دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب کہ ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی استاد
کو چاہئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت
اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے
اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھولنے
کا ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھولنے
کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگا
ہے اسکے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اسکو
وہ سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے لکل شئ مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالی یا دل
کی مثال چقمق کی ہے جس سے آگ نکلتی
ہیں تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ
نکالنی سیکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو توڑ ڈالے
اور مطلب بر نہ آئے غرضیکہ مرشد بغیر چارہ
نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب
الطریق الی اللہ وافضلہا عند اللہ واسہلہا

بعباده فقال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم علیك بملازمة الذکر فی
الخلوة فقال علی کرم الله وجهه کیف
اذکر یا رسول الله فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم غمض عینیك واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی الله علیه
وآله وسلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات
وعلی سمیع ثم قال علی کرم الله وجهه
لا اله الا الله ثلاث مرات نبی صلی الله
علیه وآله وسلم یسمع ثم لقن علی
کرم الله وجهه الحسن البصری رضی الله عنه
حتی وصل الی یومنا هذا پس بگوید اکرم
بنشیند بطریقے که رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنی نر انگشت پائے راست و انگشتے که برابر
وے است زیراکه درین گرفتن دو فائده
است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل واین
هر دو مطلوب اند و یا همچنین نشیند که چنانچه در
نمازی نشیند و خود پشت بطرف کعبه کند و
او را پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا اله الا الله
زیر ناف باید و مد دراز کشد و نفی ما سوا
الله تعالی کند که نیست هیچ معبودے و مقصودے
و موجودے مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام
بگوید که نیست هیچ معبودے و متوسط را ارادہ
خواص بگوید که نیست هیچ مقصودے و منتهی
را ارادہ اخص الخواص بگوید که نیست هیچ موجودے

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علیك بملازمة الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیك واسمع
منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی
یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ
ثلث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ
الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا ھذا پس کہے اے
کہ چار زانو بیٹھے اس طور کہ رگ کیماس پکڑے دو
انگلیوں سے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اسکے
برابر کی انگلی ... اسواسطے کہ اس طور پکڑنے میں
دو فائدے ہیں ایک خطروں کی نفی دوسرے دل کی
حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں اور اسطرح
بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور خود کعبہ کیطرف بیٹھ
کرے اور اسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہے کہ
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کیساتھ
اور نفی ماسوی اللہ کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود
و مقصود و موجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ
عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی
کو ارادہ اخص الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

بجائے کہ خود را نیز نفی کند و تا کتف راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقتعالی را
از دل بعید کردم و پس پشت می اندازم بعدہ دم مید
شد الا اللہ را بدل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ با خود تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان بکشد ؎

یار آمد در میان ما از میان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ و اذا ذکر عبدی
عبثا اہتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است و برائے نفی خواطر اثری تمام
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و برہان
العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالیٰ ست بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمٰن و من

یہاں تک کہ اپنی بھی نفی کرے اور داہنے کندھے
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقتعالیٰ
کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیلے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ ایسا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ؎

یار آمد در میان ما از میان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمے کے معنی دل میں ضرور
ہوں تا اُس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ و اذا ذکر عبدی
عبثا اہتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے
اور نفی خطرات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کی
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کی
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ و تعالیٰ کا ہے بے پردہ آب و گل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمٰن و من

مرا فقد رای الحق درحق او درست شده است

شعر

گر تجلی ذاتِ خواہی صورتِ انسان ببین
ذاتِ حق را آشکارا اندرو خندان ببین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت
رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ
وصل حق تعالیٰ بدو چیز می شود یکے ذکر دوم
گرسنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند او را
بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربعی از
شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود
وخلل دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ
شود یا مانعی پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس
است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم
بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و
طریق او آنست کہ ہر دمی کہ خارج می شود لا الٰہ
بگوید و ہر دمی کہ داخل می شود الا اللہ تصور
کند واین دم را ربط بدل است و بسبب
آن دل ذاکر میگردد کہ فردای قیامت پرسیدہ
خواہد شد کہ دمہا را کجا صرف کردی پس اگر در
یاد حق تعالیٰ صرف کردہ باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملکِ دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رایگان بباد
آنگہ روی بخاک تہی دست و بینوا

من رآنی فقد رای الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندرو خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ
وصول حق تعالیٰ کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر
دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا
ہے اسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں
ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے
کہ مغز خشک نہ ہوجائے اور دماغ میں خلل
نہ آجاے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی
مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس
ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی
سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اسکا
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الٰہ کہے اور
جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس
دم کو دل سے ربط ہے اور اسکے سبب دل
ذاکر ہوجاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا
کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالیٰ
میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملکِ دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانہ دہی رایگان بباد
آنگہ روی بخاک تہی دست و بینوا

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور
بدو دادند یعنی تشریف ولایت اتم اولیاء
حقا مشرف گردانید واز ہر کہ ذکر سلب کردند
بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدائے تعالیٰ
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیۃ خواہند و دل بر آن گمارند
آن دشمن ہلاک شود وان بلا دفع شود قال
اللہ تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس و مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عباداتہا است زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر از و نیست کما قال المشائخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ و موافقۃ النفس راس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دانیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نہ کند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بدان نکند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو
منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت اتم اولیاء
حقا سے مشرف ہو گیا۔ اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کرے بیشک اُسے مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ
مریدوں کی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں
یا دفع بلا چاہیں اور اسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہو جاویگا۔ اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ
تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کر اپنے پروردگار
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اُسکی مخالفت میں ہو جاوے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتوں کی سر دفتر
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اُس سے زیادہ
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ
نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دانیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے بکریوں میں ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار بُرے ہمنشین ایسا
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

قال المشائخ رحمهم الله النفس هي الصنم
الاکبر ہم برین معنی بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہہ دل ز دلو غوغاست ہنوز

قال الله تعالی فاذکروا الله ذکرا کثیرا
یعنی یاد کنید خدائے عزوجل را یاد کردنی بسیار
پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ وقتے
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد الله
قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین
حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ
اوائل ذکر جہر دوازدہ سال کفتم از شام
تا صبح واز صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم
در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم
کمتر از سہ ختم نمیکردم وچون نماز می گزاردم کمتر
از ہزار رکعت نگذاردم وچون دعوات
اسماء میکردم کمتر از لک بار نخواندم اما
ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از ینہا ندیدم
ومی باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا
بزبان ودل آلودہ نام حق تعالی نگیرد زیرا کہ
وحی کردہ شد بسوئے موسی کہ بگو گنہگاران
امت خود را کہ یاد نہ کنید شما مرا بہ آلودگی پس
ہر آئینہ من سوگند خوردہ ام بذات خود

وقال المشائخ رحمہم الله النفس ہی الصنم الاکبر
اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہہ دل ز دلو غوغاست ہنوز

فرمایا الله تعالی نے فاذکروا الله ذکرا کثیرا
یعنی الله کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ ہر
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی
شیخ عبد الله قدس سرہ العزیز سے کہ مجھے فرمایا
پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سرہ العزیز فرماتے ہے کہ ذکر جہر بارہ برس
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کیا
مین نے جو فائدہ ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت سے کم نہیں
پڑھتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا تو ایک لاکھ
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو ثمرہ اور فائدہ ذکر میں
دیکھا ایسا ان میں کسی میں نہ دیکھا اور چاہئے
کہ ذاکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان
اور دل آلودہ سے حق تعالی کا نام نہ لے
اس لئے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہ گاروں
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کرین
مین نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بہ غفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابویزید رحمۃ اللہ تعالی روزے
مر یاران خود را با قیام ذم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم پرو گفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے یاد
آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ وچہ عجب تراست از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالے را وحال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی
العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرماید بگوید کہ مراقبہ مشتق از
رقیب است بمعنی رقیب نگہبان یعنی پاسبانے
دل کند غیر حق را در دل جاندہد۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

تحقیق مجھے غفلت سے یاد کرے مین اُس کو
لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھ غفلت
سے یاد کرینگے ہین اُن کو لعنت سے یاد
کرونگا یہ وعید ہے اُن گناہگارون کے
حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اُنکا جو
غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی
احیاء العلوم ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک
روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہون مین مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے
کہا کیون کہا اپنے لڑکپن میں تو ایک کلمہ کہا تھا وہ
یاد آگیا۔ اُس سے وحشت ہوئی اور اُسنے نہ
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس
شخص سے جو اللہ تعالی کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اُسے مراقبہ فرمائین اُس سے کہین کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنی نگہبان ہے یعنی
دل کی پاسبانی کرے کہ دل مین غیر حق کو جانے نہ دے۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

پس بدل اندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
ہمیشہ حق تعالیٰ را باخود و خود را با حق تعالیٰ داند
جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالیٰ وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہائے
شما ست پس چرا نمی بینید چہ حق تعالیٰ
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انہ بکل
شئ محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالیٰ بہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزائے
جسد نیست کہ روح با آن نیست با آن ہم
نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
اربعین بنشیند بباید کہ چون پائے راست
درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پائے چپ درون حجرہ نہد و بگوید انت
ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللھم
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی علیٰ جلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللھم
امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس
من لا انیس لہ رب لا تذرنی
فردا وانت خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد
ہے اللہ ساتھی ہے ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ اپنے اور اپنے
تئین ساتھ حقتعالیٰ کے جانے جدائی خدا سے محال
ہے کہا اللہ تعالیٰ نے وفی انفسکم افلا تبصرون
یعنی تمہارے دلون مین ہے کیون نہین دیکھتے اسلئے
کہ حقتعالیٰ لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ ہے
قدر احاطت زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انہ بکل
شئ محیط یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق حقتعالیٰ ہر شے کا
محیط ہے جیسے روح کا احاطہ جسم کیا ہے کہ جسم کا کوئی
جزو ایسا نہین کہ روح ساتھ اسکے نہین ہے باوجود
اُسکے نہ متصل ہے نہ منفصل ہے نہ خارج ہے نہ داخل ہے
فائدہ جب چاہے کہ چلہ میں بیٹھے تو
چاہئے کہ پہلے دایان پاؤن حجرہ
میں رکھے اعوذ اور بسم اللہ پڑھے
اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے
پھر بایان پاؤن حجرہ میں رکھے
اور کہے انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللھم ارزقنی حبک فی
شغفی واجذبنی بجلالک فی جمالک واجعلنی
من المخلصین اللھم امح نفسی بجذبات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
کشکول کلیمی [illegible] مرتبہ [illegible] شیخ کلیم اللہ جہان
آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اصطلاحات صوفیہ [illegible]

پس در مصلی بانشیند مستقبل قبلہ بست و یک
بار انی وجہت وجہی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند
پس دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالیٰ بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در
رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد
فراغ سر بسجدہ نہد و این دُعا بخواند
اللھم کن لی انیسا فی خلوتی و معینا فی
وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ
لمشاھدتک ووفقنی لما تحب و ترضی
اللھم انی اعوذبک من سخطک واسألک
رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی
اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع
الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الہ الا
اللہ پس دوگانہ ہائے مذکورین بگزارد
یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات
یافتہ باشند والا سلامتی ایشان بگزارد
و چہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد
و در ہر یکے رکعت بعد از فاتحہ پنجاہ بار
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا
در پناہ حق تعالیٰ محفوظ ماند و پانصد
بار یافتاح بگوید بعدہ در ذکر خفی و
اثبات بارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود
مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات
باملاحظہ و مفہوم ملاحظہ و

پھر مصلی پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اکیس بار پڑھے انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین پھر دو رکعت
نماز اجلال اللہ تعالیٰ پڑھے پہلی رکعت میں
بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے
کے بعد امن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدے
میں جائے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی
ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ
موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب و ترضی
اللھم اعوذبک من سخطک و اسألک رضاک
اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین
عن قلبی حتی اشاھد جمال
لا الہ الا اللہ پھر دوگانہ جن کا
ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ
ماں باپ کی روح کو اگر وفات پا گئے ہوں پڑھے
اور نہیں تو اُن کی سلامتی کیلئے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت
میں بعد سورۂ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور پانسو بار
یافتاح کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات ساتھ
ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے
مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے
ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

واسطه مشغول باشد چنانچه یک لحظه از ذکر نفی و اثبات خالی نماند
بلکه در حال وضو و اکل و در تصور آن باشد بهتر موسی
علیه السلام عزت جل جلاله مناجات کرد که الٰهی بهمه
اوقات یاد کردن مے توانم مگر دو وقت در پائخانه
دوم حالت جنابت فرمان شد اذکرنی فی کل
حال یعنی یاد کن مرا در هر حالے پس درین وقت
هم از تصور خالی نباشد کما قالت عائشة رضی
الله عنها کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم
یذکر الله علی کل حال احیان یعنی ذکر بر
دو نوع است یکے بدل دوم بزبان اول
اعلی است و همیں مراد ست بحدیث و قوله
تعالی اذکروا الله ذکرا کثیرا و آن آنست که
فراموش نکند خدائے تعالی را در هیچ جائے و بود
مرنبی را صلے الله علیه وآله وسلم نصیبے کامل ازین
دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول خلا باید
بدانستی که آن حضرت اقتصار میکرد در آن دو
حال بنوع آنکه نیست اثر در آن مر جنابت را
یعنی بدل یاد میکرد و هم ازین جهت وقتیکه
بیرون مے آمدی از خلائے گفتی غفرانك
پس حالت خلا همین فکر و خیال شکستگی خود و پاکی
حق تعالی کافی ست و همین عین ذکر ست بدانکه
ذکر برائے کشف قبور اول چون در مقبره در آید
دوگانه بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سوره فتح یاد
باشد در اول رکعت بخواند و در دوم اخلاص والّا
در هر دو رکعت پنج پنج بار

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر نفی و اثبات
سے خالی نہ رہے یہانتک کہ وضو کیوقت اور کھانیکے وقت
اُسکے تصور میں رہے بہتر موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جل
جلالہ میں مناجات کی کہ الٰہی ہر سب وقت تجھکو یاد کرسکتا
ہوں مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کیوقت اور ایک جب
غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل حال
یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اُسوقت بھی تصور سے
خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ علٰے کل
حال احیان یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی سے
مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکروا اللہ ذکرا کثیرا
اور وہ یہ ہے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا سے
اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں قسم
میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلاء کے سو جان لیا تم نے کہ اسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر
جسمیں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے
غفرانك پس حالت خلا میں یہی فکر و خیال کہ شکستگی
و اسوقت کی اپنی اور پاکی حقتعالیٰ کے کافی ہے اور یہیں
ذکر ہے ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف قبور کے واسطے
اول جب مقبرہ میں آئے دوگانہ اُن بزرگ کی روح کیواسطے
پڑھے اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری
میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار

اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت داده بنشیند و یکبار آیتہ
الکرسی و بعضے سورتہا کہ وقت زیارت می خوانند چنانکہ سورۂ
ملک وغیر ذالک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازده بار سورۂ
اخلاص بخواند و ختم کند تکبیر گوید و بعدہ ہفت کرت
طواف کند و در آن تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند
بعدہ طرف پایان رخسارہ نہد و باید نزدیک روئے
میت بنشیند و بگوید یا رب بست و یکبار و بعدہ
اول طرف آسمان بگوید یا روح در دل ضرب کند
یا روح الروح مادام کہ انشراح یابد این ذکر
بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
اسرارہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارنولی رسیده
آنست کہ چون مہمے پیش آید مرد بانیت وضو کرده
صاف نزده رو بقبلہ بنشیند اول ده مرتبہ درود بخوانند
بعد ازان سیصد و شصت بار این دعا لا ملجاء ولا منجی من اللہ
الا الیہ بخوانند پس ازان سیصد و شصت مرتبہ سورۂ الم
نشرح خوانند پس باز دعا مذکور سیصد و شصت بار
بخوانند پس ده مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند و برقدرے
شیرنی فاتحہ بنام خواجگان چشت بکمال بخوانند و حاجت
از خدا تعالیٰ سوال نمایند ہمین طور ہر روز بخوانده باشد
انشاء اللہ تعالیٰ در ایام معدود مقصود بحصول انجامد
اما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندوستان از جہت
مخدوم بہاؤ الدین زکریا شائع شده و خراسان
از جہت شیخ نجیب الدین بزغش و این فقیر را
از سید جلال مخدوم جہانیان قدس سرہ ...

اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت کے وقت
پڑھتے ہیں۔ جیسے سورہ ملک اور اسکے سوا بعد اُس کے
بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے
اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ طواف کرے اور اسمیں تکبیر
پڑھے اور شروع داہنے طرف سے کرے پھر پاؤں کی طرف
رخسارہ رکھے اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے
یا رب اکیس دفعہ بعد اُسکے اول طرف آسمان کے کہے یا روح
اور دل میں ضرب کرے یا روح الروح جبتک کہ انشراح
پائے یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف
ارواح حاصل ہوگا۔ اور طریقہ ختم خواجگان چشت قدس
اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی سے
اسطرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو
کرے رو بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے
اسکے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے لا ملجاء ولا منجی
من اللہ الا الیہ بعد اسکے تین سو ساٹھ بار الم نشرح
پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے
پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور
تھوڑی شیرنی پر فاتحہ عام خواجگان چشت کے نام
سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے
اسی طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد
حاصل ہوگا۔ بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان
میں مخدوم بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شائع ہوا ہے
اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش
کی جہت سے اور اس فقیر کو

طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم

طریقہ سہروردیہ

پس بهر یکے ازین شعبها ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود ست شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمة الله الاکبرآبادی
عن ابیه عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز عن السید
عبد الوهاب البخاری عن السید صدر الدین
راجو قتال عن اخیه السید جلال الدین مخدوم
جهانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیه الشیخ صدر الدین عن ابیه الشیخ
بهاء الدین زکریا عن الشیخ الشیوخ شهاب الدین
عمر سهروردی وایضا این فقیر خرقه از دست
ابوطاهر مدنی پوشیده عن ابیه عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیه عن جدہ عن الشیخ عبد الوهاب
الشعرانی وهو لبسها من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری واذن له العدیة
بلباسه لها من ید الشهاب احمد من الفقیه
علی ابن محمد الدمیاطی الشهیر بالزلیانی بلباسه
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیة بلباسه لها من ید الشیخ
نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسه لها من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسه لها
من الشیخ حسام الدین التمشیری و نجم الدین
الاصفهانی بلباسها عن الشیخ نور الدین
عبد الصمد النطنزی بلباسه لها عن الشیخ
نجیب الدین علی بن بزغش بلباسه لها

ان دونون شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے انکو
شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے انکو اپنے والد سے انکو
اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے انکو سید عبد الوہاب بخاری
سے انکو سید صدر الدین راجو قتال سے انکو اپنے بھائی
سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو شیخ رکن
الدین ابو الفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدر الدین
سے انکو اپنے والد شیخ بہاء الدین زکریا سے
انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے
اور ایضا اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی
کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے
اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبد الوہاب شعرانی
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے دی گئی انکو
العدیة بلباسه لها شہاب احمد کے ہاتھ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلیانی سے
انہوں نے ہاتھ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ
نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں
نے شیخ حسام الدین تمشیری اور نجم الدین اصفہانی
کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الصمد
نطنزی کے انہوں نے شیخ نجیب الدین
علی بن بزغش سے انہوں نے

من العارف بالله الشيخ شهاب الدين
عمر السهروردی روح الله روحه وارواحهم
ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالث فی
الخرقة السهروردية والله اعلم والشيخ
عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردی
له وجهان احدهما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضی وجيه الدين عمر بن محمد المعروف
بعمويه بلباسه لها من والده المعمر محمد عمويه بن
عبدالله سعد ومن الشيخ اخی فرج الزنجانی يد
احدهما مشاركة للاخر بلباسهما من الشيخ احمد
الاسود الدينوری بلباسه من ممشاد الدينوری
ولباس اخو الفرج الزنجانی لها عن ابی العباس
النهاوندی بلباسه من ابی عبدالله محمد
بن خفيف الشيرازی بلباسه من ابی محمد
رويم بن احمد البغدادی بلباسهما اعنی ممشاد و
رويم من السيد الطائفة ابی القاسم الجنيد
البغدادی والثانية انه اخذ التلقين عن
عمه ابی النجيب السهروردی عن الشيخ احمد
الغزالی عن الشيخ ابی بكر النساج عن الشيخ
ابی القاسم الكركانی عن الشيخ ابی العثمان
المغربی عن ابی علی الكاتب عن ابی علی
الروذباری عن ابی القاسم الجنيد
البغدادی فی النفحات نقلا عن الخرقة
شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين عمر سهروردی
نسبت خرقة ابو القاسم جنيد بهشت اثبات کرده است

عارف باللہ شیخ شہاب عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم تک تحقیق حاصل ہوئی
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم۔ اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لئے دو وجہیں ہیں ایک تو انہوں نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے انہوں نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبداللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے
ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد شیخ احمد
اسود دینوری سے انہوں نے ممشاد دینوری
علاوہ اخو الفرج زنجانی سے انہوں نے ابو العباس
نہاوندی سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ
القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ انہوں
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے
شیخ ابو بکر نساج سے انہوں نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں نے
ابو علی رودباری سے انہوں نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات میں فرمایا ہے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک مکمل ہوگئی ہے

وازجنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بصحبت نسبت داوہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجدالدین بغدادی درکتاب تحفۃ البررۃ آوردہ است
کہ نسبت خرقہ ہم متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بحدیث درست متصل منیف انتہی اقول
والحق مقالۃ السہروردی وایں فقیر اوراد واشغال
واعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کردہ در ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن
ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب
الشعرانی عن الشیخ زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی در ضمن وصایائے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال
المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون المیم
وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور بمصر گوران بضم
الکاف العجمیۃ قبیلۃ من اکراد نطنزی
بفتح نون وطائے مہملہ مکتوبات کلیمی
فارسی جو حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ
کے مختصر خاص حالات اور کلمات قدسیہ قیمت ۶/

اور جنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی
مگر شیخ مجدالدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل منیف سے انتہی میں کہتا ہوں حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے ورد وظیفہ وشغل واعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کئے ضمن میں عوارف العارف کے
شیخ ابوطاہر سے انہوں نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے انہوں نے احمد قشاشی
سے انہوں نے احمد شناوی سے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے انہوں نے
شیخ عبدالوہاب شعرانی سے انہوں نے زین
زکریا سے انہوں نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے انہوں نے ابوالحسن
بن ابوالمجد دمشقی سے انہوں نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے انہوں نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یائے تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردوں
میں سے نطنزی بفتح نون وطائے مہملہ

وسکون نون وکسر زاے معجمہ تبرغش بضم
بائے موحدہ وسکون زاے معجمہ وضم غین
معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم
میم مشددہ وسکون واو وتشدید یائی تحتیہ
کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر تخفیف
الیاء التحتیہ مثل راہویہ و حمدویہ و
غیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم
زنجانی بفتح زاے معجمہ وسکون نون و
فتح جیم والف ونون مکسورہ ویائی نسبت
و نفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد
جعفر خلدی گفتہ است و وی شاگرد
جنید بغدادی است خلد بضم الخا محلہ بغداد
قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
الوصایا القدسیۃ ومنہا انہم یوزعون
الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو
اللائق بہ فاذا طلع الصبح الصادق
ینبغی ان یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی
اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک
وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع
خلقک بانک انت لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر
بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی
فلا فقیر افقر منی

وسکون وکسر زائی معجمہ تبرغش بضم بائے
موحدہ وسکون زائی معجمہ وضم غین معجمہ
وشین معجمہ عمومیہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ
وسکون واو وتشدید یائی تحتیہ ایسا کہا
ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام
ہے بلکہ ظاہر تخفیف یائے تحتیہ کی ہے مانند
راہویہ و حمدویہ وغیرہما کے اخی فرج
بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائی
معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون
مکسورہ ویائی نسبت اور نفحات میں ابو العباس
نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور
وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں۔ خلد بضم
خائی معجمہ ایک محلہ ہے بغداد میں کہا ہے
شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا
قدسیہ میں ومنہا العصم یعنی وہ اپنے اوقات
کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت
اپنا جو اس وقت کے لائق ہو جب صبح صادق
طلوع ہوتی ہے چاہئے کہ تجدید کرے شہادت کی اور
کہیں اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد
حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک
وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت
وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا
املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری
واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر افقر منی

اللهم لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ لی صدیقی
ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولا تجعل
الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط علی من
لا یرحمنی اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد وسلم
ثم یقول اللهم ما اصبح بی من نعمة او باحد
من خلقك فمنك وحدك لا شریك لك
فلك الحمد ولك الشکر ثلاث مرات ثم یقول
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهی
له دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند کل عین و
تنفس کل نفس ولك الحمد حمدا یوافی
العمل ویکافی مزیدك ثم یقولوا سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد کلماته ما تیسر وان وجد فرصة یقولوا
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه ویسبحه
جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی
الکرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلله ویهلله جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اضعاف
ما مجده ویمجده جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی
وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله

اللهم لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ لی صدیقی
ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولا تجعل
الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط علی من
لا یرحمنی اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد وسلم
پھر کہے اللهم ما اصبح بی من نعمة او باحد من
من خلقك فمنك وحدك لا شریك لك
فلك الحمد ولك الشکر تین مرتبہ پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهی
له دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند کل عین و
تنفس کل نفس ولك الحمد حمدا یوافی
العمل ویکافی مزیدك پھر کہے سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد کلماته جسقدر میسر ہو کے جو فرصت ہو کہیں
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه ویسبحه
جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی
لکرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلله ویهلله جمیع خلقه وکما یحب
ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اضعاف
ما مجده ویمجده جمیع خلقه وکما یحب ربنا ویرضی
وکما ینبغی لکرم وجه ربنا وعز جلاله

الٰہی میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کیجیو اور میرے دوست کو بھی کبیدہ نہ کیجیو اور مجھ کو دین و دنیا کی مصیبت نہ دیجیو اور بڑا مقصود دنیا نہ کیجیو اور نہ میرے مبلغ علم کا اور مجھ پر ایسے کو مسلط نہ کیجیو جو مجھ پر رحم نہ کرے الٰہی محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج

ثم يصلوا سنة صلوة الصبح ركعتين يقرء
في الاولى بعد الفاتحة قل يا ايها الكافرون
وفي الثانية قل هو الله ثم يقولو سبحان
الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده استغفر
الله مائة مرة او ما تيسر ثم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ما تيسر ثم يقرء الدعاء
الماثور بين السنة والفرض اللهم اني
اسئلك رحمة من عندك تهدي بها
قلبي وتجمع بها امري وتلم بها شعثي و
تصلح بها ديني وتقضي بها ديني وتحفظ
بها غائبتي وترفع بها شاهدي وتبيض
بها وجهي وتزكي بها عملي وتلهمني بها رشدي
وترد بها الفتي وتعصمني بها من كل سوء
ذكره في العوارف ثم يصلي الفرض بالجماعة
ثم يقرء اورادا التي تتضمن الفوائد الكلية
معروفة محفوظة للفقراء ويتعلم منهم
ثم يقرء حزب المعهود ثم يشتغل بذكر
لا اله الا الله على وجه الذي تلقن وكما
قيل له بان حروف الذكر تاخذ جميع مخارج
الحروف ويقول بهمة قوية بطا بطا واسه
الى فوق سره ويخرج لا اله من فوق الله طموضع

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی
رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور
دوسری میں قل ہو اللہ پھر کہیں سبحان
اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر
اللہ ایک سو دفعہ یا جسقدر ہو سکے پھر درود پڑھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسقدر ہو سکے
پھر پڑھیں دعاء ماثورہ درمیان سنت و فرض کے
اللہم انی اسئلک رحمۃ من عندک تھدی بہا
قلبی وتجمع بہا امری وتلم بہا شعثی وتصلح
بہا دینی وتقضی بہا دینی وتحفظ بہا غائبی
وترفع بہا شاہدی وتبیض بہا وجہی
وتزکی بہا عملی وتلہمنی بہا رشدی وترد
بہا الفتی وتعصمنی بہا من کل سوء اسکو عوارف
میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنمیں
فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرا کو
یاد ہیں اُنسے سیکھے پھر پڑھے حسب معمول
پھر مشغول ہو لا الہ الا اللہ ذکر سے جس طرح تلقین
کیا ہے اور جیسا کہہ دیا ہے اُس سے کہ
حروف ذکر کے مخرجوں سے کے نکلے
اور خوب ہمت سے کہے سر کو جھکائے اوپر
ناف کے اور وہاں سے لا الہ نکالے

وهو محل ظهور النفس مادا لا الى
المنكب الايمن ناظرا بقلبه الى كبرياء الله
وعظمته لتصفو النفس ويميل راسه
الى الجانب الايسر وليضرب الا الله بالشد
القوى على القلب اللحمي الصنوبرى
الشكل المودع في الجانب الايسر تحت
الثدى الايسر بجنب عظمة الصدر
بحيث تؤثر في القلب وتصل حرارة
نار الذكر الى القلب وتذوب الشحمة
التى فوق القلب ولها رائحة مخصوصة
حين الاحتراق والذوبان وتتبع
تلك النار نور فللذكر نار ونور ناره
تخلى ونوره يحلى فاذا اثر ناره ونوره
في جوف القلب في الدم الغليظ الذى
في وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية
ومنه تجرى انهار الدماء في الشرائين
الى الاعضاء تصرف في البخار اللطيف
الذى يركب الدم السارى في الاعضاء
وذلك البخار هو الروح الحيوانى وهو
النفس الانسانية التى هى مركب
الروح الانسانى فاذا تصرف الذكر
في ذلك البخار فقد تصرف في النفس
والنفس سارية في جميع البدن

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کھینچ لائے
لا الہ کو دائیں مونڈھے تک نظر کرتا ہوا
دل سے اللہ کی کبر و عظمت کو تاکہ صاف ہو
نفس اور میل دے سر کو بائیں طرف
اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب
لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان
کے نیچے سینے کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت
کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت
قلب کو پہنچے اور پگھل جائے چربی جو دل پر
ہے اور اُس کی ایک خاص بو ہے
جلنے کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس
آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار
بھی ہے نور بھی ہے اُسکی نار خالی کر دیتی
ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے
تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے
درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط
قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ
کا اور وہیں سے جاری ہیں نہریں خون کی
شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار
تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا
ہے خون سرایت کرنیوالے کو اعضا میں اور وہ
بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس انسانیہ
ہے جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جس وقت
تصرف کیا ذکر نے اُس بخار میں تو بیشک تصرف
کیا نفس میں اور سارے بدن میں سرایت کئے ہوئے ہے

فیتحلل اعضاء البدن بتاثیر الذکر
وتتاثر النفس بنار الذکر ونوره وکما
قلنا ان ناره تخلی ونوره تحلی
بتبدل ظلمات النفس بالانوار فتزول
عنها الاخلاق المذمومۃ وتحلی
بالاخلاق المحمودۃ فیتخلص القلب
من ظلمات النفس ویزداد القلب
نور علی نور فیستعد بفیضان
انوار صفات الرب تعالیٰ
وعلیٰ قدر الملازمۃ تظہر
النتیجۃ وسیجیٔ مزید بیان الذکر
وانوارہ واحوال تقلبات القلب
واثار تغیراتہ ان شاء اللہ تعالیٰ
وینبغی ان یحضر النفس علی
القلب ویجعل ھاء الا اللہ دائرۃ
یطبقہا علی دائرۃ القلب بالقوۃ
ویکون جانب الاثبات اکثر ملاحظۃ
من جانب النفی وینوی المبتدی بکلمۃ
لا الہ الا اللہ لا معبود غیر اللہ
والمتوسط ینوی لا مطلوب ولا مراد
او لا مقصود الا اللہ واذا وجد فی
القلب محبۃ مخلوق ممن لیس واسطۃ
بینہ وبین اللہ تعالیٰ ینوی لا محبوب
الا اللہ وینبغی ان یکون صادقا
فی المعانی الثلاثۃ فی النفی والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
کی ظلمتیں انوار سے اور بری عادتیں زائل
ہو جاتی ہیں اور آراستہ ہو جاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے قلب ظلمات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس مستعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور
جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اسکے درمیان واسطہ نہ ہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہئے کہ سچا
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

تخلص بهمة نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتبهيات و
المستلذات التي هي المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصد
ومطمح نظره في ذكره تلك فهو مدرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلب
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك في بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولى الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفروا المريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار
الوحدانية المودعة في ملازمة ذكر لا اله
الا الله وانعكست تلك الانوار على صفحات
الكائنات من جميع الاقطار يرى الذاكر ان
هذه الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هي مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود الحق الواجب الازلي الابدي

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور مشتبہات اور مستلذات سے کہ
کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا وخواہش
کی قسم سے ہیں اور جسنے انکی طرف التفات
کیا اور انکو مد نظر ذکر میں اور اسکا مقصد ٹھہرا
سے بھی ہو تو وہ ممکورین میں درج ہی بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ میں جائے اور درختوں کے پرندے اس
باغ میں اپنی زبان میں کہیں سلام علیک یا ولی
اللہ تو وہ اگر نہ جانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے
ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہیں اور سب مرشد
مریدون کو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات
عیانیہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون
کا حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو دیکھتا
ہے ذکر کہ وجودات جو یہ ہین اُن کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبیہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے۔ تو

فح به يقول لا اله الا الله ومعنى لا موجود الا الله اى الوجود الحقيقى لا يزال يكرر لا اله الا الله بهذا المعنى حتى يضمحل جميع ظلمات الكائنات فى نظر شهوده ويظهر نور التوحيد وههنا مزلة الاقدام نبين من بعد ان شاء الله تعالى وبعض الذاكرين فهم من قول المشائخ بحصر النفس على القلب لوصول حرارة النفس الى القلب ان يتنفس الذاكر ويضبط نفسه حتى بعضهم يعدون عدد الانفاس كم انضبطت فقد توهموا ذالك وليس المراد من حصر النفس ما توهموا بل ذالك صنعة الهنود من الجوكية المرتاضين ولهم فيها مقاصد دنيوية فيحترز السالك من ذالك فيفعل بما قلنا ويخلى النفس يروح ويجيى بلا اعتداد ويتم المبتدى لا يقدر على ملاحظة معنى الاحسان مع ملاحظة معنى الذكر فيحصر بالبال ولا معنى الذكر ويجريه على قلبه مرارا حتى اذا اثر معنى الذكر فى القلب فح ملاحظة معنى الاحسان يذكر كانه يراه ثم اذا برق بارق من سحاب الكرم ولمع من ضياء الشمس الغيب

اِس حال میں کہے لا الہ الا اللہ اور نیت کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنے سے یہانتک کہ مضمحل ہو جاوے ظلمات کائنات کی اُسکی نظر شہود میں اور ظاہر ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھسلنے کی جاے ہے سو انشاء اللہ بعد میں بیان ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ کے اِس قول سے کہ حصر نفس کرے قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور سانس کو ضبط کرے یہان تک کہ بعضے گنتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوئے سو یہ انکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں جو اُنکو وہم ہوا بلکہ یہ تو ہندؤں کے جوگیوں کا کام ہے جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں دنیاکے مقصد ہیں سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور وہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس کو چھوڑ دے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر مبتدی قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کے ساتھ ملاحظہ معنے ذکر کے بس خیال کرے دلمین اول معنے ذکر کے اور اُسے بار بار دلمین گذارے یہانتک کہ جب اثر کر جاتے معنے ذکر کے قلب میں تو اسوقت ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کے کانہ یراہ پھر جب چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعائیں چمکیں

بتوجه بسره للمشاهدة من غير
تحديق النظر اليه بل بطرق
اجلالا و تعظيما و نعم ما قال
بعض المشاهدين اشتياق
فاذا بدا طرقة جذلة من اجلاله
فذكره في ذلك الوقت المشاهدة و
قد قال سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني
واذا لم ترني فلا تفارق اسمي فلم يكن هذا
للمقام مقام بسط هذه المعنى و كانت
موعودة تمليها يجئ بعد انشاء الله تعالى و لكن
الكلام يجر الكلام ثم اذا ذكره ذكرا كثيرا و ارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال
يترك الذكر فيراقب المذكور و يلاحظ
اولا نظره تعالى الله عز جميع جوانب ذرات
وجوده و يجعل ذاته محاطا بنظره تعالى
فانه في الجهة و الله سبحانه منزه عن
الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما و لكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده
وكلما يصغر وجوده يبلغ ذلك
النظر و هو يفر الى جوانبه حتى لا يبقى
له مفر و ان الى ربك يومئذ المستقر
ثم اذا ارتفعت الجسمية في تلاشت
الجهات ملاحظة۔ قرة العين

فی تفضیل الشیخین شاہ صاحب کی تصانیف میں بے نظیر کتاب ہے

اُسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کے بلکہ
سر جھکاوے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور
کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالوں نے
کہ ہیں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا
میں نے سر جھکالیا اُسکے جلال سے اُسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے
جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نہ کر اور جب دیکھے
تو میرے نام سے جدا نہ ہو اور یہ مقام ان باتوں
کے ذکر کا نہ تھا اُنکا تو وعدہ ہی کہ بیان
کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات نکل آتی
ہے پھر جب اُسنے ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا قدر
ایک نیزہ کے یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی
تو ترک کرے فکر کو او مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے
پہلے اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود ذرہ ذرہ
کیطرف اور اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کئے
ہوئے جانے کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ
ہے تو ممکن نہیں متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کرے
نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود چھپے ہوگی
اُسکی وہ نظر اور وہ بھاگے گا اسکے وجود کیطرف یہانتک
تک کہ اسکے واسطے باقی نہیں ہے کوئی ٹھکانا بھاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب
اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود و نیست
ہو جائیں گے جہتیں تو ملاحظہ کرے گا۔

قرب الصفات ثم لا يحتاج الى التكلفات
فعوالم الارواح منزه عن الجهات
فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة
ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر يدعوا هذه الدعاء
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم
بحيث لا يخطر فى قلبى سواك ويحفظ
منهم ثم يصلى ركعتى الاشراق يقرء فى
الاولى بعد الفاتحة الله نور السموات والارض
الى بكل شئ عليم وفى الثانية اذن الله
ان ترفع الى بغير حساب ثم يذكر مرات
ويدعو ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل
والاتعاظ والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ
على الله وكان الله يتكلم مع حاضر القلب
داعيا مصفيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار
حزب او حزبين ولا يكون فى قيد الاكثار
بل فى قيد الاتعاظ والاعتبار فرب قارى
القرآن والقرآن يلعنه لانه لا يصحح
الحروف ولا يراعى الوقوف ولا يتعظ بمواعظ
ولا يتفكر فى امثاله ومزاجره

محمات باقیہ اردو ہندوستان میں نقشبندیہ خاندان کے
سرتاج بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی
پاکیزہ زندگی کے صحیح اور تاریخی واقعات اور اخلاق حالات
انتخاب کیا گیا ہے ... گئے ہیں قیمت ...

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم
اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم بحيث
لا يخطر فى قلبى سواك پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بكل شئ عليم
تک دوسری میں اذن الله ان ترفع بغير
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کیساتھ اور حفاظت و ادب کے ساتھ
اس طور کہ گویا اللہ تعالےٰ کے آگے پڑھ
رہا ہوں اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلئے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور نہ وقفوں کی رعایت کرتے ہیں اور نہ
عبرت پکڑتے ہیں اور نہ انکی مثلوں میں اور نہ زجروں

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى
ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة
والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
اليه لتعليم يخلص لنية ويخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب
والسنة من الاصطلاحات ايضا
قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد
مما يفتخر به على القرآن ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالوصف الذي ذكروا عن
الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ
وصلى ركعتين شكر الله تعالى ويشتغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر حزبا او اكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
پڑھے دو یا چار رکعتیں انہیں الحمد کے بعد والضحی
والم نشرح پڑھے۔ اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں
جو انسے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے۔
الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اُس
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص
کریں اور نفس کی آلودگیوں سے پاک ہوں اور
اللہ کیواسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا
ہے اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحیں
نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد
نہ ہو۔ کہ اپنے ہمسروں پر فخر کرے اور اُس سے بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اُس نیت سے
اور اُس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو
رہے قیلولہ کرے کہ رات کو جاگنے میں مدد ملے
پھر جب جاگے اُٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتیں
شکر اللہ کی پڑھے۔ اور ذکر سے مشغول ہو یہاں
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب ڈھل
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن
میں پڑھے۔ بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک
سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہو تو
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ
آیۃ الکرسی پھر پڑھے

سنة الظهر اربعا ثم يصلى الفرض
بالجماعة ثم يصلى السنة ركعتين. ثم
يصلى ركعتين اخرين ثم اذا كان له
هم معيشتي او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلى سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلى الفرض مع الجماعة.
ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى
وقت المغرب وان فرغ والشمس بعد ها
غربت فيشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلى
المغرب بالجماعة ويصلى ركعتى السنة
ثم يصلى ركعتين لبقاء الايمان يقرأ
فى كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسى
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين
كل واحدة مرة ثم اذا سلم يصلى على
النبى صلى الله عليه وآله وسلم عشر
مرات ثم يدعوا بهذا الدعاء ثلث مرات
اللهم انى استودعك دينى فاحفظه على
فى حياتى وعند وفاتى وبعد مماتى ليثبته
الله تعالى على الايمان ويامنه من النزع
والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله
سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيما بين العشائين بالمطالعة او التكرار
ولا يتكلم فى هذا الوقت فان الكلام فيه
يكدر القلب ويذهب بنضارة الوقت

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کیساتھ
پھر دو رکعتین سنت پڑھے پھر دو رکعتیں
نفل پڑھے۔ پھر جو اُس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو
اُس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار
سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر
کر چکے ہیں غروب آفتاب تک اور جو پہلے
فارغ ہو جاوے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو
رکعتیں بقاء ایمان کیواسطے پڑھے انمیں الحمد
کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں اور
قل ہو اللہ احد اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونوں
رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر تین بار یہ دعا مانگے اللّٰھم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ تاکہ
ثابت رکھے اسکے تئیں اللہ تعالیٰ اوپر ایمان کے اور امن
میں رکھے جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی
افادہ فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے
پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب
سے عشاء تک یا تکرار علم میں اور کلام نہ کرے
اسوقت میں کہ اسوقت میں بات کرنے سے
قلب مکدر ہوتا ہے اور تروتازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

فلا یصفو الی آخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء
الاخر لا یتکلم البتۃ الا اذا عرض عارض
شرعی فذالک لا یضرہ اذا کان مقتصرا علی
قدر الحاجۃ وان لم یکن طالب العلم
فالاولی لہ الاشتغال بذکر لا الہ الا اللہ
علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی
ھذا الوقت یصفی قلبہ عما طرء علیہ من
امور الطبیعۃ فی النھار فتھیئا بالصفاء
للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنۃ
العشاء اربعا ثم یصلی الفرض بالجماعۃ
ثم یصلی اربعا للسنۃ وان شاء رکعتین
ثم اعاد الی منزلہ یصلی اربع رکعات
بسلام واحد یقرء بعد الفاتحۃ فی
الاولی آیۃ الکرسی فی الثانیۃ آمن
الرسول الی آخرہ فی الثالثۃ اول سورۃ الحدید
الی علیم بذات الصدور وفی الرابعۃ آخر
سورۃ الحشر من لو انزلنا ثم یشتغل
بالذکر ویراعی الوظیفۃ علی ما شاھد
اعنی یقرأ سورۃ الفاتحۃ ثلاث مرات
ثم یشتغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا
والا وحدہ ثم اذا وجد قلبہ لحظ
مل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحرکت
الخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشتغل
بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مائۃ مرۃ ثم یصلی

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اس کو
بھی اولا ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اس وقت ذکر قلب
کو صاف کرتا ہے امور طبیعہ سے جو دن میں
گذرے ہیں۔ تو آمادہ ہو جائے صفا کیساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا۔ پھر چار سنتیں عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے۔ پھر چار
سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
مکان کو پھر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورۃ تک اور تیسری میں
اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی
جیسا مشاہدہ کیا ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقراء کے
جو ہوں نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ
مذکور کرے پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

علی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
وعزرائیل وحملة العرش والملائکة
المقربین وعلی جمیع الانبیاء و
المرسلین ثلث مرات علی ما رأی
فی مجالس الفقراء ثم یستغفر الله سبعین
مرة یلاحظ فی الاستغفار فتراته وغفلاته
الیومیة والسابقة ثم یدعو ویقرأ شیئا
من القرآن بوالدیه ثم لشیخه والاستاذ
ثم لاصحابه واخوانه وبروح ارواح المؤمنین
والمؤمنات تکبیرا ثم یصلی علی النبی
صلی الله علیه وآله وسلم علی
ما یری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم
وکان لفصل شیئا یشتغل بالمطالعة
الی غلبة النوم وان کان سالکا یشتغل
بذکر لا اله الا الله الی غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا یدفعه الآن لانه یضره
فی تهجده ینام بنیة العون علی العبادة
والایفاء لحق النفس حاضر القلب ناظرا
الی نظر الله تعالی الیه مستحییا منه
ان یمد رجلیه بین یدیه عاجلا
نفسه کانها تموت مسلما روحه الی
الله تعالی ممتثلا امره تعالی قم
اللیل الا قلیلا ویقرأ آیة الکرسی و
آمن الرسول واخر سورة الکهف من ان
الذین امنوا وعملوا الصالحات

جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء مرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
والدین اور پیر و استاد اور اپنے یاروں اور
بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور
مؤمنات کی روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند
تو اُسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کرےگی سو
رہے نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کی حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہو اور اُس سے
شرماتا ہو کہ اُس کے سامنے پانوں پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اُسکا حکم بجالاتا ہے کہ
قم اللیل الا قلیلا اور پڑھے آیۃ الکرسی
اور آمن الرسول اور آخر سورہ کہف ان
الذین امنوا وعملوا الصالحات سے

ويكثر الشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا انبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفره ويتوضأ
ويصلي ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان
بعين يرى فضل الله تعالى ومنته عليه
ان ايقظه في وقت يقدر على استيفاء
حق التهجد فليبتدئ بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح مرارا
ويذكر مرارا ويصلي على النبي صلى الله
عليه وآله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرء فيهما سورة السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر او سورة الحديد او اي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم
يصلي اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر
بسبح اسم وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد
ويجمع في دعاء القنوت بين قول الحنفية و
الشافعية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وآله
وسلم ثم يشتغل بالذكر على ما تعلم الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمك
اللهم وضعت جنبي وبك ارفعه
اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك اور اس
کے ارادہ میں ہو کہ اوٹھیگا اور کہے گا اللهم
ايقظني في احب الاوقات اليك
واشغلني بطاعتك فيه پھر جب اسکو
بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد لله الذي
احيانا بعد ما اماتنا ورد الينا ارواحنا
واليه البعث والنشور اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے۔ اور وضو کرے اور دو
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتیں پڑھے آیۃ الکرسی اور امن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر
کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتیں پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے ساتھ
یٰس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جون سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے
سورہ ملک اور سورہ مزمل پھر دو اور رکعتیں
سورہ طٰہٰ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور
قل یا ایہا الکفرون و قل ہو اللہ اور جمع کرے دعا
قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر کرے مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر تک

وهو السدس الباقي من الليل ثم يستغفر
الله لنفسه ولوالديه ولجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات والاحياء
منهم والاموات فيكون هو بهذا
الاستغفار جميع حقوق المؤمنين و
المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يدعو بدعوات
يليق باصحاب المحبة وارباب الهمم
العلية فان ذلك الوقت وقت خاص
يستجاب فيه الدعوات فيدعو بما الهمه
الله تعالى بمقتضى مقامه ويحترز طالب
الحق في الادعية عن الطلبات الدنيئة
جب والاصل لامتثال امره انه قال ادعوني
استجب لكم والتمكن في اظهار الذلة و
الافتقار اذ قال بمقتضى كرمه وجوده
على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
من لم يسأل الله من فضله غضب
عليه والا فكرمه ولطفه كاف وجوده
وغناه واف وجدنا ولم نك شيئا
واسبغ علينا نعمه ظاهرة و
باطنة من غير استحقاق ولا سابقة
خدمة وطاعة فهو الان يمن
علينا وفي الآتي يمن علينا ان شاء الله
تعالى بفضله وكرمه ولكن

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت
چاہے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین و
مسلمات زندہ اور اموات کیواسطے پس ادا
ہوجاتے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین و
مومنات کے پھر جیسے صبح قریب ہو تو دعائے
ایسی جو لائق ہو اصحاب محبت اور عالی
ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا
کے قبول کا ہوتا ہے۔ تو دعا کرے وہ جو اللہ
کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام
کے اور طالب حق کو چاہئے دعا میں بچے
ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بہت اور خاص
کفران بجا لانے کے واسطے ہے کہ اس نے
فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم اور واسطے
تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنیکو کیونکہ
اس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص
سے خدا غصہ ہوتا ہے۔ اور نہیں تو اسکا لطف
وکرم کافی ہے۔ اور اس کی بخشش وغنا وافی ہے
ہم کو ہست کرو باوجودیکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر
پوری نعمتیں ظاہر و باطن کی فراخ کیں ہمارا
بلا استحقاق و بغیر کوئی سابقہ خدمت عبادت کا
اب بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آئندہ بھی
انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضی حکمتہ ان یتعبد بالطاعات
وعبادات واذکار وادعیۃ واستغفار
لیزیدنا بفضلہ من فضلہ۔ ثم من ظھر
علیہ اسرار صفاتہ الازلیۃ الابدیۃ
عرف ان الامور التی وقعت وتقع فی
وفی جمیع الکائنات والاوامر والنواھی
التی صدرت فی التعبدات ھی مقتضیات
الصفات الثابتۃ للذات ازلا وابدا
فلا یطلب الحجۃ والبرھان واظھر
التسلیم والاذعان یصل انشاء اللہ
تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق
یفعل ویقول ما تقدم ذکرہ والحمد للہ
علی التوفیق۔ اما طریقہ کبرویہ شعب بسیار
است شہر آنہا امروز در ترکستان وکشمیر وغیرہ
آن شعبہ امیر سید علی ہمدانی است ونادر
ترین آنہا خرقہ کبرویہ است از جہت خواجہ
نقشبند لبس ھذا الفقیر الخرقۃ من
الشیخ ابی طاہر وھو لبسھا من ابیہ
بلباسہ من الشیخ احمد القشاشی بلباسہا
من الشیخ احمد الشناوی بلباسہا من ید
ابیہ من جدہ بلباسہا من الشیخ
عبد الوہاب الشعراوی بلباسہا من
شیخ الاسلام زین الدین ذکریا بلباسہا
من الشمس محمد بن عمر الواسطی

حکمت کا مقتضا ہے کہ اسکی طاعات وعبادات
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہم کو
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
ہوئے اسرار اُسکی صفات ازلیہ ابدیہ کے
وہ پہچانتا ہے۔ کہ جو امور واقع ہوئے اور
ہوتے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں
اور جو جو امر اور نہی صادر ہوئے عبادات
میں وہ مقتضا ہے۔ اُس کی صفات کا جو
اُس کی ذات کے واسطے ہیں ازلاً اور ابداً
تو وہ حجت اور برہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم
ویقین ظاہر کرتا ہے۔ انشاء اللہ مراتب کمال
ایمان واحسان وعرفان کو پہنچیگا۔ پھر جب
صبح صادق ہوا کرے تو وہی کرے اور کہے
جسکا ذکر ہو چکا ہے۔ والحمد للہ علی التوفیق۔ اور طریقہ
کبرویہ کے شعبے بہت ہیں۔ اُن میں بہت مشہور
ترکستان وکشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی
کا شعبہ ہے اور بہت نادر اُن کا خرقہ کبرویہ
ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اِس فقیر نے
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے
اور اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں
نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے شیخ احمد
شناوی سے اُنہوں نے اپنے والد کے ہاتھ
سے اُنہوں نے اُنکے دادا شیخ عبد الوہاب
شعراوی سے اُنہوں نے شیخ الاسلام زین الدین
ذکریا سے اُنہوں نے شمس محمد بن عمر واسطی سے

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن
الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضا لبسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشناوی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
بن مسعود الکازرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من
المحقق الشریف للسید علی الجرجانی وهو من
خواجه علاؤ الدین العطار سمرقندی وهو
من خواجه بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند
وهو من الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ
احمد مولانا وهو من الشیخ باباکمال الجندی
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضا اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ ادم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاه علی بید اوزے

اُنہوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اُنہوں
نے شہاب دمشقی سے اُنھوں نے عبد الرحمن
شرقی سے اُنہوں نے احمد رودباری سے
اُنہوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہیں اُنھوں نے محمد بغدادی سے
اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اُنہوں نے قشاشی سے اُنہوں نے
شناوی سے اُنہوں نے سید غضنفر بن جعفر
نہروانی نزیل مدینہ مشرفہ سے اُنہوں نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمن بن مسعود گازرونی سے اُنہوں نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اُنہوں نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اُنہوں نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اُنہوں نے
شیخ سلطان الدین سے اُنہوں نے شیخ احمد مولانا
سے اُنہوں نے شیخ باباکمال جندی سے اُنہوں
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر
نے یہ طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ
عبد الرحیم سے اُنہوں نے سید عبد اللہ سے اُنہوں نے
شیخ آدم بنوری سے اُنہوں نے شیخ احمد سرہندی
سے اُنہوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اُنہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
اُنہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق جنوشانی
سے اُنہوں نے شاہ علی بید اوزی سے

عن الشیخ رشید الدین محمد بیدا وازی
عن السید عبد الله برزش آبادی عن الشیخ اسحق
الختلانی عن الامیر سید علی الهمدانی ثم
الامیر السید علی الهمدانی اخذ الطریقة عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبد الله المزدقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاهما
عن الشیخ علاء الدین ولد احمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی
الاسفراینی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزقانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش له
جهتان احدهما انه صحب ولبس الخرقة
تبرکا واخذ الطریقة عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبد القاهر بن عبد الله
السهروردی عن ابیه عن عمه عمر بن محمد
عن ابیه محمد بن عویه عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسنده
المذکور والثانیة انه صحب ولبس خرقة
الاصل واخذ الطریقة عن الشیخ اسمعیل
القصری وهو من الشیخ محمد بن مالکیل وهو
من الشیخ داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقراء
وهو من الشیخ ابی العباس بن ادریس وهو

اُنہوں نے شیخ رشید الدین محمد بیدا وازی سے
اُنہوں نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
اُنہوں نے شیخ اسحق ختلانی سے اُنہوں
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے۔ اور اُن دونوں نے شیخ علاء الدین ولد احمد
بن محمد سمنانی سے اُنہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن
کسرفنی اسفرائنی سے اُنہوں نے شیخ جمال الدین
احمد جوزقانی سے اُنہوں نے شیخ رضی الدین لالا سے
اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے۔ ایک تو اُنہوں نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اُنہوں نے شیخ ابو النجیب عبد القاہر بن
عبد اللہ سہروردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے اپنے چچا عمر ابن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اُنہوں نے احمد بن یسار سے
اُنہوں نے ممشاد دینوری سے اُنہوں نے ابو القاسم
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ
کہ اُنہوں نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ
حاصل کیا شیخ اسمعیل قصری سے اُنہوں نے محمد بن مالکیل
سے اُنہوں نے شیخ داؤد بن محمد خادم الفقراء سے
اور اُنہوں نے شیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اُنہوں نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
هو من الشیخ ابی یعقوب النهرجوری وهو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ
کمیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
الله عنه وقدس الله اسرارهم ورحمنا
بهم امین - طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشهور کسر فنی بفتح کاف
وکسر سین مهملة وفا و نون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ و رائ
مهملة و یائ تحتیه - ابو الجناب بفتح جیم
وتشدید نون و بائ موحده خیوقی بکسر
خائ معجمه وسکون یائ تحتیه و فتح واؤ
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مهمله وکسر رائ مهمله شیخ نجم الدین
کبری خرقه اصل از دست شیخ اسمعیل
قصری پوشیده است مراد بخرقه اصل آنست
که نه از جهت تبرک بوده باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناة تحتیه کاتب حروف گوید در بعض
مانکیل بجای لام یافته می شود نهرجوری بفتح
نون وسکون ها و فتح را مهمله و ضم جیم و
سکون واو و کسر را مهمله و یا تحتیه سوسی بواو
میان دو سین مهمله اول مضموم و ثانی مکسور
منسوب بسوس شهری ست بمغرب

شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے - اور اُنہوں
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور اُنہوں
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور اُنہوں نے
شیخ عبدالواحد بن زید سے اور اُنہوں نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور اُنہوں نے سیدنا علی سے
رضی اللہ عنہ و قدس اللہ اسرارہم و رحمنا
بہم آمین - طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور
ہیں - کسر فنی بفتح کاف و کسر سین مہملہ و فا و نون
ہے - جوریان بضم جیم و سکون واؤ و رائے
مہملہ و یائے تحتیہ ہے - ابو جناب بفتح جیم و تشدید
نون و یائے موحدہ ہے - خیوقی بکسر خائے
معجمہ و سکون یائے تحتیہ و فتح و کسر قاف
ہے - قصری بفتح قاف و سکون صاد مہملہ و کسر
رائے مہملہ ہے - شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ
اصل شیخ اسمعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے نہ ہو - محمد بن مالکیل بہ سکون
لام و کسر کاف و سکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخوں
میں مانکیل یعنی نون بجائے لام اول کے لکھا ہوا
ہے - نہرجوری بہ فتح نون و سکون ہا و فتح
رائے مہملہ و ضم جیم و سکون واؤ و کسر رائے
مہملہ و یائے تحتیہ ہے - سوسی بواؤ میان دو
سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب میں

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال
پیغمبر است شیخ مجدالدین بغدادی در کتاب
تحفۃ البررۃ آوردہ است کہ نسبت خرقہ متصل
است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست
متصل مستفیض فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین
علی را کرم اللہ وجہہ وتمام این سلسلہ را ذکر
کردہ است قلت والمحققون من اھل
الحدیث ینکرون ھذا الاتصال من النبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومع ذلک فلم
یزالو ینسبونہ ابی القاسم الجنید البغدادی
ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السیّد
بالوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ
الاکبرابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ
عن الشیخ عبد العزیز الدھلوی
انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق
والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و
اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی
امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز آنست کہ
چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز
سنت بامداد بگزارد وچون سلام بدہد این تسبیح
را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند
کہ در آن وقت کہ بسرندیب بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمیں قبر ہے دانیال پیغمبر
کی۔ شیخ مجد والدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررۃ
میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے۔
پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث
درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ
مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس
سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین
اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ نسبت
اُس سے کرتے ہیں ابوالقاسم جنید بغدادی تک اور جو اُنکے
طبقہ میں ہیں واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازت
کی۔ کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمۃ اللہ اکبرآبادی نے اجازت کی
اپنے والد سے انکے والد سے شیخ عبدالعزیز دہلوی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے
حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ
کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی
ہمدانی قدس سرہ العزیز کی یہ ہے۔ کہ جب
صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز
سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے
اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ
العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل ہے اُن حضرت سے کہ اپنے منشیات میں لکھا
ہے کہ جب میں سراندیپ میں واسطے زیارت قدم گاہ

اکنوم یعنی رفتم چون نزدیک آن قدم گاہ رسیدم سحرگاہ واقعۂ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشائخ کبار بدیدن این درویش آمدند و یکے ازان جملہ شیخ نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز درآنحالت از شیخ سوال کردم از اذکار کدام ذکر افضل تر است کہ بمواظبت آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ اخبار وارده واحادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتی کہ درین تسبیح یافتم در ہیچ کلام نیافتم چون بخود باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ با مداد صد بار این تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ نماند واین از وصایائے مشائخ است کہ ہر کہ مداومت نماید برکت وصفائی آن را مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند **ایضاً** این دعا را کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان سنت وفریضۂ بامداد بخواند اللھم انی اسئلك رحمۃ تا آخر بخواند بعد کہ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام دہد بادعا وتسبیحہ خواندن مشغول شود

اوم یعنی علیہ السلام کو گیا جب ویکھا سحرگاہ کے ہو گیا صبحکو واقع عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشائخ کبار اس فقیر کے دیکھنے کو آئے ہیں انہیں میں شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس اللہ سرہ العزیز میں نے اس حال میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اسپر مواظبت کرنی سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب اخبار وارده اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور سے دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی . کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وھما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی میں لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبحکو یہ تسبیح پڑھے اسکا کوئی گناہ نرہے اور یہ مشائخ کے وصایا میں سے ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا

ایضاً اِس دعا کو جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللھم انی اسئلك رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اوراد وتسبیحہ پڑھنے میں مشغول ہو

کلمات جو زبان پر ہلکے ہیں میزان پر بھاری ہیں اللہ کے پیارے ہیں . اور وہ کلمے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۱۲

کہ از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شدہ است و فتح ہر یکی ازان در کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید برکت و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد واللہ ولی التوفیق اکنون اگر فضائل و خواص این اوراد گفتہ شد تطویل انجامد چرا کہ آن حضرت در مدت عمر خود معمورۂ عالم را سہ نوبت سیر کردہ اند ہزار و چہار صد ولی کامل را یافتہ اند و چہار صد را از ایشان در یک مجلس سلطان محمد خدا بندہ دیدہ اند و از ہر ولی در وقت وداع دعائے و رقعۂ التماس نمودہ اند و آن رقعہا را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن ادعیہ و اذکار را کہ بے اختیار بر زبان ایشان جاری مے شد جمع ساختہ اند این اوراد شدہ است منقول است از ہمان حضرت کہ چون دوازدہم بار بزیارت کعبہ رفتم بمسجد اقصیٰ رسیدم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب این درویش مے آیند برخاستم پیش رفتم و سلام گفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون آوردند و این درویش را فرمود کہ خذ ہذہ الفتیحۃ یعنی بگیر این فتیحہ را چون از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی انہیں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے جو حضوری کیساتھ اپنے پر لازم کرے اُسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا۔ اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ ولی التوفیق اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اسواسطے کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور ۱۴۰۰ سو ولی کامل سے ملے ہیں اور اُن میں سے چار سو کو ایک مجلس میں سلطان محمد خدا کے بندے نے دیکھا ہے اور ہر ولی سے رخصت کیوقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے اور اُن رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور اُن دعاؤں کو اور ذکروں کو جو بے اختیار اُنکی زبان پر جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے یہ اوراد ہو گیا ہے منقول ہے انہیں حضرت سے کہ جب بارھویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ میں پہونچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کیطرف تشریف لا رہے ہیں میں اُٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ خذ ہذہ الفتیحۃ یعنی اس فتیحہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے

۱؎ کتاب الاقتباس فی فضائل اخیار الناس - جناب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف حسین شاہ صاحب نے وہ تمام حدیثیں جمع کی ہیں جو حضرت صحیفہ خلفاء اربعہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل میں مروی ہیں منقول علیہم

کر گفتم و نظر کردم همین اوراد بود و بدین اشارت
او را فتحیہ نام کردہ شد والله الهادی
الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیة
بتمامها وجدت بخط سیدی الوالد
قدس سرہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب
برخیزد و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و
در ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص بعد
از سلام ہزار بار بگوید بسم الله الرحمن الرحیم
بعد ازاں ہزار بار بخواند یاخفی الالطاف ادرکنی
بلطفک الخفی بعدہ ہزار و یکبار یا بدوح بخواند
و سر بگریبان فرو بردہ مراقبہ کند بیند از عالم غیب
چہ چیز مشاہدہ می شود بعد از فراغ دوگانہ ثواب
امیر سید علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

فصل

اما طریقہ مدنیہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب
شعبہ مغاربہ است و در حضر موت شعبہ عیدروسیہ از جہت
سید عبدالله عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بہر یکے
واقع شدہ اخذ کردم این طریق را از شیخ ابو طاہر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ
عبدالله بن سالم البصری عن الشیخ عیسی
المغربی عن شیخہ سعید بن ابراهیم
الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ عن الشیخ
المحقق سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد
محی الوہرانی عن شیخ الاسلام العارف بالله
سیدی ابراهیم التازی عن شیخ الطریقة

سے اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ
سے انکا نام فتحیہ رکھا گیا۔ والله الهادی
الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول
آدھی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم الله الرحمن
الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یاخفی الالطاف
ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک
مرتبہ یا بدوح اور سر گریبان میں جھکاوے اور مراقبہ
کرے دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب
اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی
ہمدانی کو بخشے۔ انتہی۔

فصل

طریقہ مدنیہ کے شعبے بہت ہیں ان میں بہت مشہور
مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضر موت میں شعبہ
عیدروسیہ ہے سید عبدالله عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ
کو شیخ ابو طاہر سے انہوں نے دو شیخوں حرم مکے سے
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبدالله بن سالم بصری سے انہوں نے شیخ
عیسی مغربی سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری
مفتی عرف قدورہ سے انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے
انہوں نے ولی کامل احمد محی ہرانی سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف
بالله سیدی ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ

طریقہ ختم میر سید علی ہمدانی

سلسلہ عیدروسیہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزواوی عن
الشیخ معمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطائی بن فلیح عن ابی عبد اللہ الحریان
عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد الناجوری عن القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ
ابی محمد بن المغربی۔ ایضاً اخذ کرد این فقیر طریقہ
را از شیخنا ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی
عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبد اللہ بن علوی الحداد زوج
ابنتہ عن السید عبد اللہ بن علوی حداد
وانتسابہ فی الطریقۃ الی السید محمد
بن علوی نزیل مکۃ عن السید عبد اللہ
بن علی صاحب الوھط عن الشیخ عبد اللہ
العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ
السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیہ القطب السید عفیف
الدین عبد اللہ العیدروس الکبیر
الذی ینسب الیہ الشعب العید
روسیۃ عن عمہ السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبد الرحمن بن
محمد السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولیٰ
الدویلۃ عن ابیہ علی بن علوی
عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ زواوی سے اُنہوں نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے اُنہوں نے شیخ مغلطائی
بن فلیح سے اُنہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے
اُنہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے اُنہوں نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اُنہوں
نے قطب ابو محمد صالح سے اُنہوں نے قطب الطریقہ
شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
اِس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے اُنہوں نے شیخ احمد نخلی
مکی سے اُنہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی
شاگرد سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اُنہوں
نے سید عبد اللہ بن علوی حداد سے اور انکی نسبت طریقہ
میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف اُنہوں
نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الوہط سے اُنہوں نے شیخ
بن عبد اللہ عیدروس سے جنکی قبر احمد آباد میں ہے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اُنہوں نے اپنے چچا
سید ابو بکر عیدروس صاحب عدن سے اُنہوں
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ اُنہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد سقاف
سے اُنہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولیٰ
دویلہ سے۔ اُنہوں نے اپنے والد علی بن
علوی سے اُنہوں نے اپنے والد علوی
بن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد

محمد بن علي وهو جد آل سادة باعلوي
عن الشيخ ابي مدين المغربي بواسطة رجلين
الشيخ عبد الله الصالح المغربي والشيخ عبد الرحمن
المقعد المغربي وكان الشيخ ابو مدين ارسل
الشيخ عبد الرحمن ليلبس الفقيه المقدم محمد
بن علي فمرض بمكة فارسل الشيخ عبد الله الى
حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشيخ المقعدي
ابو مدين شعيب بن حسن المغربي اخذ
الطريقة ولبس الخرقة عن شيخه ابي يعزا
عن الشيخ علي بن حرزهم عن الفقيه الحافظ
القاضي ابي بكر محمد بن عبد الله بن محمد
المعافري المعروف بابي بكر بن العربي
الاندلسي الاشبيلي عن الامام حجة الاسلام
ابي حامد محمد الغزالي عن امام
الحرمين عبد الملك عن والده الشيخ
ابي محمد عبد الله بن يوسف الجويني
عن الشيخ العالم العارف ابي طالب
المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي عن
ابي بكر دلف بن جحدر الشبلي عن السيد
الطائفة ابي القاسم جنيد
البغدادي ولمحمد بن علي الفقيه المقدم
طريقة اخرى هي طريقة الآباء
والجدود وهي انه اخذ عن ابيه
علي وهو اخذ عن والده
محمد صاحب مرباط عن ابيه

محمد بن علی سے کہ وہ جد میں آل سادہ باعلوی
کے انہوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبداللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبدالرحمن مقعد مغربی اور
شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبدالرحمن کو کہ خرقہ
پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے
مکہ میں تو بھیجا شیخ عبداللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقعدی ابو
ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے انہوں نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے انہوں نے فقیہ حافظ
قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد معافری عرف
ابوبکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے انہوں نے
امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے انہوں
نے امام الحرمین عبدالملک سے انہوں نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبداللہ بن یوسف
جوینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
انہوں نے ابوبکر دلف بن حمد شبلی سے
انہوں نے سید طائفہ ابو القاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے انہوں نے اپنے والد

على خالع قسم عن ابيه علوي عن ابيه محمد
عن ابيه علوي عن ابيه عبد الله عن والده
المهاجر في الله احمد عن ابيه عيسى عن ابيه
محمد عن ابيه علي العريضي عن ابيه الامام جعفر
الصادق وكذلك لابي مدين طريقة اخرى
ترجع الى النوري وهي ان الشيخ ابا مدين اخذ
الطريقة عن الشيخ ابي يعزى بنور وهو
عن الشيخ ابي شعيب ايوب السارية
بن سعيد الصنهاجي وهو عن الشيخ
عبد الجليل وهو عن الشيخ ابي الفضل
الجوهري وهو عن والده ابي عبد الله
الحسين الجوهري وهو عن الشيخ
ابي الحسين النوري المعروف
بابن البغوي رفيق الجنيد وهو
عن السري وايضا لبس الشيخ ابو
مدين عن الامام ابي بكر الطرطوسي
عن الشافعي عن الشبلي عن الجنيد
وكذلك للامام حجة الاسلام طريقة
اخرى من جهة ابي علي الفارمذي
وكذلك لابي طالب المكي طريقة اخرى
عليها اعتمد صاحب النفحات وهي
انه اخذ الطريقة عن ابي الحسن
محمد بن ابي عبد الله احمد عن ابيه
ابي عبد الله احمد بن سالم البصري

خالع قسم سے اُنہوں نے اپنے والد علوی سے
انہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں نے اپنے
والد علوی سے اُنہوں نے اپنے والد عبد اللہ
سے اُنہوں نے اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد سے اُنہوں
نے اپنے والد عیسیٰ سے اُنہوں نے اپنے والد محمد
سے اُنہوں نے اپنے والد علی عریضی سے اُنہوں نے
اپنے والد امام جعفر صادق سے اور شیخ ابو مدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزی بنور سے اور اُنہوں نے
شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی
سے اُنہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اُنہوں نے
شیخ ابو الفضل جوہری سے اُنہوں نے اپنے والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے اُنہوں نے شیخ
ابو حسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اُنہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابو مدین
نے امام ابو بکر طرطوسی سے اُنہوں نے شافعی سے
اُنہوں نے شبلی سے اُنہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے
جہت سے ابو علی فارمدی سے اور شیخ ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ
اُنہوں نے اخذ کیا طریقہ ابو الحسن محمد بن ابو
عبد اللہ احمد بن سالم بصری سے

عن سهل بن عبد الله التستری
والشیخ ابو طالب المکی هو صاحب
کتاب قوة القلوب قالوا
لم یصنف فی الاسلام مثله فی
دقائق الطریقة قلت هذا الکتاب
هو اصل التصوف وکل ما صنف فی السلوک
فهو مخرج علی قوت القلوب مثل
الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف
واسنادی فی کتاب قوت القلوب
الی اخذته اجازة عن الشیخ ابو طاهر
عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد بن
العلاء البابلی عن احمد بن عیسیٰ بن
جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی عن
ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن
الشهاب احمد بن محمد الحجازی عن ابی اسحاق البرهان
التنوخی عن ابی العباس احمد بن
ابی طالب الحجازی عن عبد العزیز بن
دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز
المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابی طالب
قال اخبرنا والدی ابو طالب المکی
فذکره مزید بزای معجمه آمیله بفتح
الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن
لام است کذا ضبطنا اللفظتین عن
ابی طاهر قرأ علی بتقدیم جیم وفتحه

اُنہوں نے سہل بن عبد اللہ تستری سے اور شیخ
ابو طالب مکی ہیں۔ صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اسکی مثل نہیں۔ دقائق طریقہ میں میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین
اور عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ
ہے کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابو طاہر سے اُنہوں
نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اُنہوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے
اُنہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے اُنھوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اُنھوں
نے ابو اسحاق برہان تنوخی سے اُنہوں نے
ابو العباس احمد بن ابو طالب حجازی سے
اُنہوں نے عبد العزیز بن دلف سے اُنہوں
نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ بروانی سے اُنھوں
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
نے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب
مکی نے پھر ذکر کیا۔ مزید بزا معجمہ سے
آمیلہ بفتح الف وکسر میم وسکون تحتیہ بعد اسکے
لام ہے اسی طور ضبط کیے ہیں ہم نے دونوں
لفظ ابو طاہر سے عمر جلی بتقدیم جیم و فتح

میم نسبت بمراغہ شہریست بہ آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخر آن ثاء مثلثہ است قریہ ایست
درمیان واسط و بصریہ قال الیافعی فی سنہ
۶۲۸ ان الزواوی نسبۃ الی الزواوہ
قبیلۃ کبیرۃ ذات بطون و افخاذ
مسکنہا اعمال اوسیقیہ انتہی۔ وھط
بفتح واو و سکون ہا آخر آن طاء مہملہ است
دیہیست نزدیک عدن۔ عدن بفتحتین
شہریست از یمن بر ساحل بحر۔ عتیروس
تحتیہ و مثناۃ از اسماء شہریست مشتق
از عترسہ بمعنی اخذ بعنف و شدت و آن
لقب شیخ عبداللہ است۔ ثم قیل
عیدروس فجعلت التاء دالا و
ھو بعین مہملۃ ثم بیاء مثناۃ ساکنۃ
و بدال مہملۃ فراء مضمومۃ فواو
ساکنۃ فسین مہملۃ۔ محضار بکسر المیم
و سکون الحاء المہملۃ و فتح الضاد
المعجمۃ آخرہ راء مہملۃ۔ لقب بالمحضار
لسرعۃ حضورہ عند الاستغاثۃ بہ
سقاف بسین مفتوحۃ فقاف
مشددۃ مفتوحۃ آخرہ فاء لقب
بالقاف للمبالغۃ فی سرحال مولی
الدویلۃ یعنی صاحب الشہر
کہنہ المقدم یعنی ہو مقدم التربۃ
در مقبرہ تخت او را زیارت می کنند بعد از آن سائر

میم نسبت ہے مراغہ کیطرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان میں فاروث بروزن فاروق آخر
میں ثاء مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہے یافعی نے ۶۲۸ھ میں کہ زواوی
نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون و افخاذ ہے اور اسکا مسکن اعمال
اوسیقیہ ہے انتہی۔ وہط بفتح واو و سکون ہا
آخر اسکے طاء مہملہ ایک گاؤں ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن میں ہے کنارہ
پر دریا کے عتیروس تحتیہ اور مثناۃ شہر کے ناموں
میں سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہے
پھر بولنے میں عیدروس تا دال ہوگئی ہے اور
وہ بعین مہملہ اور یاء مثناۃ ساکنہ اور دال مہملہ
اور رائے مضموم پھر واؤ ساکن حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اسکے رائے مہملہ لقب ہے
بسبب جلد ہی حاضر ہونے کے وقت فریاد
کے۔ سقاف بسین مفتوح و قاف مشددہ
مفتوح آخر اسکے فا لقب ہے صیغہ مبالغہ
ہے بیچ سرحال کے مولی الدویلہ یعنی صاحب
شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم التربت مقبرہ میں
پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی

تحقیق الرؤیا عربی مع ترجمہ دو اس رسالہ میں شاہ صاحب
خواب کیمتعلق عجیب غریب بحث کی ہے اور خواب کی بہت
اور تحقیق اس شرح و بسط کی ہے کہ آج تک دیکھنے میں نہیں آئی تھی

سادات را بیس اورا مقدم التربة گفته میشد
ابومدین بفتح المیم وسکون الدال المهملة
وبفتح التحتیة آخره نون ابو یعزی بفتح التحتانیة
والعین المهملة والزاء المعجمة خزرهم بکسر حاء
المهملة وسکون الراء المهملة وکسر الزاء المعجمة
آخره ضمیر الجمع للمذکر معافری بفتح المیم والعین
المهملة وبعد الالف فاء مکسورة ثم
راء مهملة غزاله بفتح الغین
المعجمة وتخفیف الزاء المعجمة قریة
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیة بعدها
نون فیاء النسبة نسبة الی جوین
ناحیة کبیرة من نواحی نیشاپور
ابوطالب محمد بن عطیة الحارثی عطیة
بفتح عین مهملة وکسر طاء مهملة
وباء مثناة تحتانیة حارثی بحاء
وراء مهملتین وثاء مثلثة
دلف بضم الدال المهملة وفتح اللام
آخره فا جحدر بفتح جیم وسکون حاء مهملة
وفتح دال مهملة وراء مهملة شبلی بکسر
الشین المعجمة وسکون الموحدة بعدها لام
نسبة الی شبلة قریة من قری . . . .
اسروشنة بضم الهمزة وسکون السین
المهملة وضم الراء المهملة وفتح الشین المعجمة
وفتح النون بعدها هاء ساکنة بلدة عظیمة

سادات کی ہیں اسلئے اسکو مقدم التربة کہتے ہیں
ابومدین بفتح میم وسکون دال مہملہ وفتح تحتیہ آخر
اُسکے نون ابو یعزا بفتح تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ
خرزہم بکسر حائے مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ
آخر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد
الف فائی مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بفتح جیم وبفتح واؤ وسکون تحتیہ
اُسکے بعد نون اور یائے نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیشاپور کے نواحی میں۔ ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی۔ عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناة تحتیہ
حارثی بحائے ورائے مہملتین وثاء مثلثہ
دلف بضم دال مہملہ وفتح لام
آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حاء مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اُسکے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤن ہے۔
اُسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین معجمہ وفتح
نون بعد اُس کے ہائے ساکنہ ایک بہت بڑا
شہر ہے۔ ترانۂ کلیمی حصہ اول و دوم
حمد ونعت ومنقبت میں مروجہ اور مشہور
غزلین جو قوالی کا انتخاب ہیں۔ قیمت ۱ر

دراء سمرقند من بلاد ما وراء النهر
صاحب مرباط اى مدينة ظفار
القديمة لانه قطن بها فى القاموس
مرباط كمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشترى ارضا بعشرين
الف دينار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة كانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قرية ثم انتقل
منها الى قرية اخرى فقيل له
خالع قسم عريض مصغرا اسم
وادى قريب المدينة المشرفة
ينسب اليها على العريضى نقلنا
هذه السلسلة العيدروسية
وضبط اكثر ما فيها من الاسماء المبهمة عن
النفحات القدسية فى الخرقة العيدروسية
للسيد عبد القادر العيدروس وعن المشرع
المرودى فى ال باعلوى للسيد محمد شبلى
اخبرنا الشيخ ابو طاهر اخبرنا الشيخ احمد النخلى
قال اجازنى بقراءة هذا الدعاء خلف كل
صلوة من الخمس السيد عبد الرحمن بن على
باعلوى تلميذ السيد عبد الله الحداد
ونوح انتهى عن شيخه السيد عبد الرحمن
بن علوى الحداد باعلوى وهو هذا يا الله يا
لطيف يا رزاق يا قوى يا عزيز اسئلك
تالها اليك واستغراقا فيك وفناءك

سمرقند کے اُسطرف ماوراء النہر کے
شہروں میں سے صاحب مرباط یعنی شہر ظفار قدیمہ
قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تھی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا
جو بصرہ میں اُسکے کنبے کے لوگوں کے
زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پھر وہ
قریہ ہوگیا پھر منتقل ہوا اُس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اُسکی طرف منسوب ہیں علی عریضی ہمنے نقل
کیا یہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبدالقادر
عیدروس کا اور ضبط اسماء مبہم کئے نفحات
قدوسیہ سے خرقہ میں عیدروسیہ سید عبدالقادر
کے اور مشرع مرودی کے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے
انکو شیخ احمد نخلی نے انہوں نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑھنے کی پانچوں نمازوں کے
بعد۔ سید عبدالرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبداللہ
حداد اور اُن کے دادا نے اپنے شیخ سید عبداللہ
بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے۔
یا اللہ یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز
اسئلک تالها الیک واستغراقا فیک
وفناء بہک

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا
طيبا هنيئا ومريئا وقوة فى الايمان
واليقين وصلابة فى الحق والدين و
عذابك يدفع ويخلد وشرفا يبقى و
يتابد لا يخالطه تكبر فى لا تعلو وارادة
فساد فى الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد
ديوان شعر فى غاية اللطف والفصاحة
غالبة فى النصيحة والسلوك ناولنى بعض
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس
والعيدروسى قلت واخبرنى جماعة من
سادة آل باعلوى منهم السيد عبد الله
بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوى
لم يزالو طبقة بعد طبقة يوصون بقرءة
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة
على اوراده فامذهبهم فى العقائد مذهب
اهل السنة والجماعة ومذهبهم فى الفقه
مذهب الشافعى ومذهبهم فى السلوك
القيام ما فى الاحياء والله اعلم

اما طريقة شاذلية پس اين
فقير خرقه پوشيد از دست شيخ ابو طاهر از والد
خود شيخ ابراهيم كردى وهو عن الشيخ احمد
القشاشى وهو عن الشيخ احمد الشناوى
وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا
ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة فى
الايمان واليقين وصلابة فى الحق
والدين وعزا بك يدوم ويتخلد وشرفا
يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر فى لا تعلو وارادة
فساد فى الارض ولا علوا انك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه
وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک
دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت
کے ساتھ اکثر اُس میں نصیحت اور سلوک
ہے اُن کے بعضے قصیدے مجھے لا کر
دئے اُن کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس
دعیدروسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک
جماعت نے آل باعلوی کی اُن میں سے
سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی
ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں
احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اُسکے یاد کرنے
کی اور اُسپر عمل کرنے کی اور اسکے اوراد کی مواظبت
کی اور اُنکا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت
ہے اور فقہ میں اُنکا امام مذہب شافعی ہے سلوک
میں جو احیاء العلوم میں ہے اُسپر قیام کرتا ہے
واللہ اعلم طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا
ہاتھ سے شیخ ابو طاہر کے اُنہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں
نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ اُن میں سے سیدی احمد

بن قاسم العلامہ والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیہی و الشیخ ابراهیم العلقمی
و سیدی محمد بن زین الدین کلهم صحب الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل و تادبوا
بادابہ و لبسوا منہ فهو صحب العلامة محمد
بن محمد بن الجزری وهو صحب و اخذ الخرقة
عن التاج السبکی و هو صحب و اخذ عن
سیدی احمد بن عطاء الله الاسکندری صاحب
الحکم و هو صحب و اخذ عن سیدی ابی العباس
المرسی و هو صحب و اخذ و لبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی و لبس الشیخ ابوطاهر الخرقة
و اخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد النخلی و الشیخ
عبدالله بن سالم عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ
ابی عثمان سعید بن ابراهیم الجزائری و ایضاً
لبس الشیخ ابا طاهر خرقة شیخہ بالکتابة و الاجازة
الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی نزیل مکة طلب الشیخ
ابراهیم منہ الخرقة لاولادہ فارسلها الی المدینة
لهم فکتب لهم بالاجازة لما تصح لہ روایة و لم
یجمع الشیخ ابوطاهر معہ بلباسہ من ید
شیخہ ابی عثمان الجزائری بلباسہ لها من ابی
عثمان المغربی بلباسہ لها من ابی العباس احمد
حجی الوهرانی بلباسہ لها من ابی سالم سیدی
ابراهیم التازی بلباسہ لها من صالح بن موسی
الزدادی من ابی عبدالله محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

بن قاسم علامہ و ولی کبیر سیدی حسن الاخجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کی۔ اور آداب یافتہ ہوئے ہیں اُن کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے اور
اُنہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا
ہے تاج سبکی سے اور اُنہوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے
سیدی ابوالعباس مرسی سے اور اُنہوں نے قطب
ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابوطاہر نے خرقہ پہنا اور
اخذ تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ
بن سالم سے اور اُنہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے
اُنہوں نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کیساتھ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی نزیل مکہ
سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُنسے خرقہ اپنی اولاد
کیواسطے اُنہوں نے خرقہ بھیجا ان کیواسطے طرف مدینہ
کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئی یہ روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابوطاہر اُنسے خرقہ پہنے میں اُنکے
شیخ ابوعثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو
عثمان مغربی سے اُنہوں نے پہنا ابوالعباس
احمد حجی وحراق سے اُنہوں نے ابوسالم سیدی
ابراہیم تازی سے اُنہوں نے صالح بن موسیٰ زدادی
سے اُنہوں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

المرسی

عن الشيخ علاء الدين مغلطائی عن السيد
زين الدين ابی بكر و السيد ابی عبد الله بن
السيد ابی الحسن الشاذلی وهما من القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدين
ابو الحسن علی بن عبد الله بن عبد الجبار
الشهير بالشاذلی اخذ الطريقة و لبس
الخرقة عن شيخه عبد السلام بن مشيش
وهو عن السيد عبد الرحمن بن زيات
المدنی وهو عن الشيخ تقی الدين الصوفی
المعروف بالفقير مصغرا فهو عن الشيخ
فخر الدين وهو عن الشيخ ابی الحسن علی وهو
عن الشيخ تاج الدين محمد وهو عن الشيخ شمس الدين
محمد فهو عن الشيخ زين الدين محمد القزوينی
وهو عن الشيخ ابی اسحاق ابراهيم البصری وهو
عن الشيخ ابی القاسم المروانی وهو عن الشيخ فتح
السعود وهو عن الشيخ سعيد الغروانی وهو عن
الشيخ ابی محمد جابر فهو عن السيد الشهيد الامام
حسين بن علی فهو عن ابيه الامام امير المؤمنين
علی بن ابی طالب فهو عن السيد المرسلين
و شفيع المذنبين و قائد الغر المحجلين محمد رسول
الله صلی الله عليه و آله وسلم و اين فقير حزب
البحر اخذ كرد از شيخ ابو الطاهر عن الشيخ احمد
النخلی عن الشيخ محمد بن العلاء عن سالم السنهوری
عن النجم الغيطی عن شيخ الاسلام زكريا

اُنہوں نے شیخ علاؤالدین مغلطائی سے اُنہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبداللہ
بن سید ابوالحسن شاذلی سے اور ان دونوں نے
قطب ابوالحسن شاذلی سے پھر قطب نورالدین
ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبدالسلام
بن مشیش سے اور اُنہوں نے سید عبدالرحمن بن
زیات مدنی سے اُنہوں نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف بفقیر مصغر اور اُنہوں نے شیخ فخرالدین سے
اُنہوں نے شیخ ابوالحسن علی سے اُنہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے اُنہوں نے شیخ شمس الدین
محمد سے اُنہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
اُنہوں نے شیخ ابواسحاق ابراہیم بصری سے اُنہوں
نے شیخ ابوالقاسم مروانی سے اُنہوں نے شیخ فتح السعود
سے اُنہوں نے شیخ سعید قروانی سے اُنہوں نے شیخ
ابو محمد جابر سے اُنہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
سے اُنہوں نے اپنے والد امام امیرالمومنین علی ابن
ابیطالب سے اُنہوں نے سیدالمرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابوطاہر
سے اُنہوں نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ
محمد بن علاء سے اُنہوں نے سالم سنہوری سے
اُنہوں نے نجم غیطی سے اُنہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے

سند حزب البحر

عن الغز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوہاب بن علی السبکی عن والدہ التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء اللہ عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کذا حکم ابن عطاء اللہ بعین
سند الشیخ احمد بن عطاء واخبرنی الشیخ
ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینہ
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف باللہ سیدی ابراہیم
بقراءۃ اربع سورۃ من القرآن فی کل یوم
ولیلۃ وہی اقرأ باسم ربک الذی خلق
وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر واذا زلزلت
الارض زلزالہا ولایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ پس در دیار ہمین بجہت است جہت
شیخ محمد غوث گوالیری و بحقیقت ہم پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقہ شہرت نداشت و اول کسیکہ این طریقہ
در ہندوستان از وے جاری شد عبد اللہ شطاری ست
و اول کسیکہ این طریقہ ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النہری ست
بالجملہ این فقیر خرقہ از دست شیخ ابو طاہر کردی پوشید و ایشان
بعمل اذکار جواہر خمسہ اجازت دادند عن ابیہ الشیخ ابراہیم
الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد شناوی عن سید

اُنہوں نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
اُنہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی
سے اُنہوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی
سے اُنہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے
اُنہوں نے امام ابو العباس احمد بن عمر مرسی
سے اُنہوں نے ابو الحسن شاذلی سے اور اخذ
کیا حکم ابن عطا کا اسی سند سے شیخ احمد بن عطا
سے اور مجکو خبر دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو
شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیی شاوی نے
اسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے اُنہوں نے شیخ
سعید مقری سے اُنہوں نے ولی کامل احمد حجی سے
اُنہوں نے عارف باللہ سیدی ابراہیم سے واسطے
پڑھنے چار سورتیں قرآن کے ہمیشہ شب و روز میں
اور وہ یہ ہیں۔ اقرا باسم ربک الذی خلق۔ انا
انزلنا فی لیلۃ القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا
ولایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت سے شیخ
محمد غوث گوالیری سے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث گوالیری
سے پہلے کچھ اس طریقہ کی شہرت نہ تھی اور ہندوستان میں جو پہلے
ہوا عبد اللہ شطار سے ہوا اور جس نے پہلے یہ طریقہ جاری کیا
وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں غرض اس فقیر نے خرقہ
شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتھ سے پہنا اور اُنہوں نے اسکے عمل
کی اجازت دی جو اہر خمسہ میں اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے
اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے شیخ احمد شناوی سے

صبغۃ اللہ عن الشیخ وجیہ الدین العلوی
الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً البسہ
الشیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میر
کلان عن الشیخ عیسیٰ السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ محمد
غوث صاحب الجواہر الخمسۃ وناشر الطریقۃ
الشطاریۃ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ ہدیۃ
اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی
عن الشیخ عبد اللہ شطار عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد
عاشق عن الشیخ خدا قلی لما وراء النہری عن
ابی الحسن الخرقانی عن ابی مظفر ترک الطوسی
عن الشیخ ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی
تلقن من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر درسفر حج چون بہ لاہور
رسید و دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت ایشان
اجازت دعائے سیفی دادند بل اجازت جمیع
اعمال جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند و ایشان
دریں زمانہ یکے از اعیان مشائخ طریقہ حنفیہ
و شطاریہ بودند و چون کسے را اجازت میدادند
اوراد دعوت رجعت نے شد رحمۃ اللہ تعالیٰ
سند قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد
سعید اللاہوری اخذ الطریقۃ
شطاریہ واعمال الجواہر الخمسۃ من
السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ بایزید الثانی

صبغۃ اللہ سے انہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے
انہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز پہنایا یہ خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید میر کلان
سے انہوں نے شیخ عیسیٰ سندی برہانپوری سے انہوں نے
شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد غوث سے پھر شیخ محمد
غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج دینے والے
طریقہ شطاریہ کے نے اخذ کیا طریقہ شیخ ظہور سے انہوں
نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے انہوں
نے شیخ عبد اللہ شطار سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں نے
شیخ محمد عاشق سے انہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے انہوں نے
ابو الحسن خرقانی سے انہوں نے ابو المظفر ترک طوسی سے
انہوں نے شیخ ابو یزید عشقی سے انہوں نے شیخ محمد
مغربی سے انہوں نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے انہوں نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے
بموجب سند سابق کے اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی۔ انہوں نے دعائے سیفی کی اجازت بلکہ اجازت
جمیع اعمال جواہر خمسہ کے بیان کی اور یہ اُس زمانہ میں بہت
بڑے مشائخ طریقہ حنفیہ و شطاریہ کے تھے اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجعت نہ ہوتی تھی رحمۃ اللہ
تعالیٰ۔ سند کہا ہے شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ۔ شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے انہوں نے
شیخ عبد الملک سے انہوں نے شیخ بایزید ثانی سے

الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن من روحانیتہ

سند دعائے سیفی و جواہر خمسہ

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری وایضاً این فقیر را
اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میرٹھی
عن الشاہ پیر میرٹھی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ ایراہ
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ
ذکر مشرب شطار اسم ذات بزبان یا دل گوید و ملاحظہ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیر است فاما در محاربہ کبیر اگر در یکدم دو صد بار و
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دائم بینا۔ دانا۔ قائم۔ حاضر ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میفرماید۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع
و باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے و اسمی
شرط ست چون زمانے بدین شغل

انہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہوں
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال میرٹھی سے انکو شاہ
پیر میرٹھی سے اُن کی سند اس وقت
مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزیہ میں پائی
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو
شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ انہوں نے
کہا ہے کہ جان لینا چاہئے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ذات کہ زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم خیال
میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور شد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک
دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین
کرے کہ ان صفات کو نبات کہتے ہیں۔ یعنی
سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنوا۔ بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم
حاضر شاہد ہے۔ جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہوجائے
تو فرماتے ہیں یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی۔ عروج۔
نزول۔ ہر ذکر و اسم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

ذکر مشرب شطاریہ

استقامت گرفته باشد بعدهٔ ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم بعد ازان به محاربه کبیر شغل کناند که دم گرفته
بشد تمام با تصور ملاحظه چندان ذکر گوید که خوی از
اندام طریق باران روان شود و گوینده
ذکر بیهوش گردد و فائده آنست که آنچه بجز گرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن همه بدین حاصل
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکه مراقبه بر سه طریق است اول آن که
بجلسه صلوٰة بنشینی والتزام علم بدین کنی که باری
تبارک و تعالیٰ بینا و شنوا و داناست و چون ازین
علم لمحه غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبه ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم ازین علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبه ثانی که آنرا مشاهده نیز گویند شروع کنی
و این هم بر آن هیئت مذکوره بنشینی و رو به
بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و به چشم
باطن سوی دل نگری و تصور کنی که خدای عز و جل
را می بینی و چون این شغل بکمال رسد حجاب
تشبیه برخیزد و به تحقیق بدانی که خدای تعالیٰ را
می بینی پس ازین ترقی کن و در مراقبه ثالث که
آنرا معائنه نیز نامند مشغول شود آن
آن ست که بر صفات مسطوره بنشینی
الا آنکه نظر سوی آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک
کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جسقدر بھوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور پر ہیں
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جانے کہ اللہ تعالیٰ
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں ربط شیخ لازم ہے
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمیں
استقامت ہو جائے۔ دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہیں شروع
کرے۔ اور اسمیں بھی اسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عز و جل کو دیکھتا
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ
میں کہ اُسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول
اور وہ یہ ہے کہ اُسی طور سے بیٹھے مگر
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

فراز کردہ بر ہیئت مختصر تصور کنی کہ روحم
از قالب بیرون رفت و از سماوات گزشت
وبمعاینہ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشتہ سبز پیدا آید یکجانب رشتہ
بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولی
کہ مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطہ
درست نیست۔

بیان سبحہ

واما سبحہ فناولنی ھا السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد اللہ البصری المکی قال ناولنی ھا
جدی الشیخ عبد اللہ ناولہ ایاھا
شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاھا ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراھیم التازی عن
ابی الفتح المراعی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزابادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی
الثنا محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد اللہ بن ابی
الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن ناصر
عن ابی محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی
السلامی الحداد عن ابی نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
عن ابی الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنے کے وقت یہ
خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حق تعالیٰ کے معاینہ میں مشغول ہوئی اگر کسی
کو اس پر استقامت حاصل ہوئی تو ایک دھاگا سبز ظاہر ہوگا
اس کا ایک سرا ساتویں آسمان پر ہوگا اور دوسرا سرا
اُسکے دل میں۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو مشائخ
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں۔

تسبیح کی سند

وہ مجھکو دی سید عمر شیخ عبداللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجھکو دی میرے نانا شیخ عبداللہ
نے اُن کو دی اُنکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجھکو دی ابو عثمان جزائری
نے اُن کو ملی ابو عثمان مقری سے اُن کو
سید احمد حجی سے اُنکو سید ابراہیم تازی سے
اُنکو ابو الفتح مراعی سے اُنکو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے اُنکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی لغوی
سے اُنکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اُنکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
اُنکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو جیش مقری سے
اُنکو اپنے والد سے اُنکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
اُنکو ابو محمد عبداللہ سمرقندی سے اُنکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حداد سے اُنکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبداللہ
بن عمر سے اُنکو ابو الحسن علی بن حسین بن قاسم صوفی سے

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیته
وفی یدہٖ سبحۃ فقلت یا استاذ انت
الی الآن مع السبحۃ یقول کذا رأیت استاذی
الجنید وفی یدہٖ سبحۃ فقلت یا استاذی
وانت الی الآن مع السبحۃ فقال کذا رأیت
استاذی سری بن المغلس السقطی وفی یدہٖ
سبحۃ فقلت یا استاذ وانت مع السبحۃ
فقال کذا رأیت استاذی معروف
الکرخی وفی یدہٖ سبحۃ فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال کذا رأیت استاذی بشر الحافی
وفی یدہٖ سبحۃ وسألتہ عما سألتنی عنہ فقال
رأیت استاذی عمر المکی وفی یدہٖ سبحۃ فسألتہ
عما سألتنی عنہ فقال رأیت استاذی الحسن
البصری وفی یدہٖ سبحۃ فقلت یا استاذ مع
عظم شانک وحسن عبادتک وانت
الی الآن مع السبحۃ فقال لی ھذا شئ کنا
استعملناہ فی البدایات ما کنا نترکہ فی
النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی و
یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الرداد
تبین من قول الحسن البصری السبحۃ کانت
موجودۃ متخذۃ فی عہد الصحابۃ لقولہ
ھذا شئ کنا استعملناہ فی البدایات و
بدایت الحسن من غیر شک کانت
مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم فانہ ولد

اُنھون نے کہا مینے سنا ہے حسن مالکی سے اور تحقیق مینے دیکھا
انکو تسبیح انکے ہاتھ میں ہی تو مینے کہا اے حضرت ابھی تک آپ
تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا اُنھون نے یونہی دیکھا تھا میں نے حضرت
جنید کو اور اُنسے کہا تھا حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ میں
رکھتے ہیں اُنھون نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سری
بن مغلس سقطی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی تو مینے
کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہیں اُنھون نے
کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی اور مینے یونہی
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھسے پوچھا تو اُنھون نے
کہا ہمنے یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اُنسے یونہی دریافت کیا جیسے تم نے مجھسے
اُنھون نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھسے۔ اُنھون نے کہا مینے دیکھا
اپنے استاد حسن بصری کو اُن کے ہاتھ میں
تسبیح تھی مینے کہا اے حضرت آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
ابھی آپکے ہاتھ میں تسبیح ہی اُنھون نے کہا کہ یہی
ایک ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں اسکا استعمال کرتے تھے
تو ہمنے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں دوست رکھتا ہوں
اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کروں اور ہاتھ سے اور زبان سے
شیخ ابو العباس سوداو فرماتے ہیں کہ حسن بصری کے قول
سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے اصحابہ کے عہد میں
جو اُنھون نے کہا یہ ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے اور

لسنتين بقيا من خلافة عمر و راى عثمان
و عليا و طلحة رضى الله عنهم و حضر يوم
الدار فى قضية عثمان و عمره اربع عشرة
سنة و روى عن عثمان و على و عمران بن
حصين و معقل بن يسار و ابى بكرة و ابى
موسى و ابن عباس و جابر بن عبد الله
رضى الله عنهم و خلق كثير من الصحابة
و الخلاف فى روايته عن على رضى الله عنه
مشهور انتهى و اما **دلائل الخيرات**
فاخبرنا به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلى
عن السيد عبد الرحمن الادريسى الشهير
بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد
عن ابى جده احمد عن مولف السيد الشريف
محمد بن سليمان الجزولى رحمة الله و اما
قصيدة البردة فاخبرنا بها ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلى عن محمد بن العلاء
العاملى عن سالم السنهورى عن النجم
الغيطى عن شيخ الاسلام زكريا عن ابى
اسحاق الصالحى عن الصلاح محمد بن محمد
بن الحسن الشاذلى عن على بن جابر الهاشمى
عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد
حماد البوصيرى رحمة الله كاتب حروف گوید
این ست انچه از بیان سلاسل و رین رساله میسر شد بعد ازان ذکر
بعض اسانید علم حدیث و علم فقه و غیرهما خواهد آمد و الحمد لله
اولا و آخرا و ظاهرا و باطنا و صلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه اجمعين

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باقی
تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو ان کی عمر
چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی
روایت کی ہے عثمان و علی و عمران بن حصین و
معقل بن یسار و ابو بکرہ و ابو موسیٰ و ابن عباس و ابن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
انکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند - اور دلائل الخیرات کی
ہم کو اجازت دی ہمارے شیخ ابو طاہر نے انہوں نے شیخ
احمد نخلی سے انہوں نے سید عبد الرحمن ادریسی مشہور
محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے
انکے دادا محمد سے انہوں نے انکے پیر دادا احمد سے انہوں
نے اسکے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی
رحمۃ اللہ علیہ سے

قصیدہ بردہ کی سند

ہمکو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے
انہوں نے محمد بن علا عاملی سے انہوں نے سالم سنہوری سے
انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا سے انہوں
نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن حسن
شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے انکے
ناظم شرف الدین بن محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے
کاتب حروف کہتا ہے یہ ہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا اور علم
حدیث و فقہ وغیرہما کی سند ذکر بعد ہوگا فقط والحمد للہ اولا و
آخرا و ظاہرا و باطنا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

قرآن کریم (جہازی سائز)

۲۳×۳۶
۴

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا قرآن کریم ضعیفوں اور کمزور نگاہ والوں کے لئے نایاب تحفہ

ترجمہ از اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ۔ ۲۔ علماء و فقہا کے لئے معنویت سے لبریز

۳۔ محبت رسول سے بھرپور تفسیر۔ ۴۔ تمام مسائل پر آیات قرآنی کی فہرست۔

المجدد احمد رضا اکیڈمی و دار العلوم امجدیہ کی طرف سے مترجم قرآن کا ایڈیشن مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء

قرآن سائز ۲۲×۳۰ / ۸ اعلیحضرت بریلوی کے اردو ترجمہ قرآن کا انگریزی ترجمہ زیر طباعت ہے۔

دوازدہ ۱۲ سورہ کلاں :- علماء اہلسنت کی نگرانی میں پہلی مرتبہ نہایت احتیاط سے طبع کیا گیا ہے۔

پنجسورہ :- پنج سورہ شریف مع ترجمہ از اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، ترکیب نماز اور فاتحہ دینے کا طریقہ درود تاج، درود لکھی، درود غوثیہ ختم قادریہ وغیرہ ــــ دو رنگ کی طباعت مع پلاسٹک کور۔ اہلسنت کی طرف سے یہ پہلا پنجسورہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہدیہ مبلغ =/۸ روپیہ

الدولۃ المکیۃ :- علم غیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعلیحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر تصنیف۔ عمدہ سفید کاغذ۔ پلاسٹک کور کے ساتھ

ہدیہ سادہ جلد =/۸ روپیہ ہدیہ پلاسٹک کور ۱۰/۵۰ روپیہ

مدنی قاعدہ :- حصہ اول اور حصہ دوم ۲۔ قرآن کریم صحیح عربی زبان میں پڑھئے۔ الفاظ کے صحیح ادا نہ ہونے سے قرآن کریم کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ حضرت قاری رضاء المصطفےٰ اعظمی نے جماعت اہلسنت کی فرمائش پر دو سال کی کاوش کے بعد اس قاعدہ کو ترتیب دیا ہے جس سے قرآن کریم کو صحیح عربی میں تلاوت کرنے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے بچوں کے لئے بیحد ضروری ہے خصوصی الفاظ کی نشاندہی اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے دو رنگ کی طباعت کی گئی ہے۔ رنگا رنگ ٹائیٹل حصہ اول ہدیہ ساٹھ پیسے۔ حصہ دوم ہدیہ ساٹھ پیسے۔

مجموعہ وظائف مع اٹھارہ سورہ قرآن دعائے گنج وغیرہ و زیارت مدینہ منورہ نہایت حسین طباعت مجلد پلاسٹک کور قیمت =/۴

مطبوعات :- المجدد احمد رضا اکیڈمی

درمکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ۔ آرام باغ۔ کراچی ۱۔ فون ۲۱۷۸۸۹
۲۱۶۴۶۴

عالم بنانے والی کتاب

ہر مسلمان جانتا ہے کہ انسانی زندگی کامیاب بنانے کے لئے مذہب کی پابندی لازمی ہے اسکے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں ہوسکتی اور جب تک احکام شریعت سے باخبر نہ ہو اور ان پر عمل نہ کرے ایمان کے خطرے سے بےخبر ہے لہٰذا اگر آپ اپنے عقائد و اعمال، نماز روزہ و دیگر عبادات و معاملات کو درست کرنا چاہتے ہیں تو **بہار شریعت** کو مطالعہ میں رکھیے، عورتوں بچوں کو پڑھا دیجیے، جو اس کتاب کو مطالعہ میں رکھتے ہیں ایک زبردست عالم سے کم نہیں رہتے ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا از حد ضروری ہے خصوصاً جہاں ائمہ ہوں کہ ان سے مسائل دریافت کریں، وہاں اس کتاب کی بہت ضرورت ہے اس کتاب کے اٹھارہ حصے شائع ہو چکے ہیں جن کا خلاصہ مضمون درج ذیل ہے:

حصہ اوّل (۱) بیان عقائد، حصہ دوم (۲) مسائل طہارت، حصہ سوم (۳) مسائل نماز، حصہ چہارم (۴) بقیہ مسائل نماز، حصہ پنجم (۵) زکوٰۃ و روزہ، حصہ ششم (۶) مسائل حج و زیارات و حج بدل، حصہ ہفتم (۷) مسائل نکاح، حصہ ہشتم (۸) مسائل طلاق، حصہ نہم (۹) عتق و قسم و نذر و حدود و تعزیر [illegible]، حصہ دہم (۱۰) لقطہ (گمشدہ مال) مفقود، شرکت، اوقاف، حصہ یازدہم (۱۱) مسائل خرید و فروخت سود، حصہ دوازدہم (۱۲) [illegible] وقف، وکالت و گواہی (شہادت)، حصہ سیزدہم (۱۳) دعویٰ، اقرار، مصالحت، حصہ چہاردہم (۱۴) امانت، عاریت، مضاربت (تجارت میں شرکت) و دیعت امانت، ہبہ، اجارات (کرایہ داری)، حصہ پانزدہم (۱۵) اکراہ (زبردستی) غصب، شفعہ، تقسیم، مزارعت، معاملہ، ذبح، قربانی، عقیقہ، حصہ شانزدہم (۱۶) حظر و اباحت جائز و ناجائز، حصہ ہفدہم (۱۷) تحری (غور و خوض)، احیاء اموات (بنجر زمین کی آبادی)، شرب (آبپاشی) اشربہ، شکار، شکاری جانوروں کا شکار، رہن، حصہ ہژدہم (۱۸) جنایات، قتل [illegible] خون بہا، حادثات (ایکسیڈنٹ) وغیرہ، نوزدہم (۱۹) وصیت [illegible] زیر تصنیف ہے، بستم (۲۰) میراث کا بیان۔

ملنے کا پتہ: المعتمد احمد رضا اکیڈمی

و مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی ۱ پاکستان فون ۲۱۶۴۶۴ / ۲۱۶۸۹۹

عالم بنانے والی کتاب

ہر مسلمان جانتا ہے کہ انسانی زندگی کامیاب بنانے کے لئے مذہب کی پابندی لازمی ہے اسکے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک احکام شریعت سے باخبر نہ ہو اور ان پر عمل نہ کرے ایمان کے خطرے سے بے خبر ہے لہٰذا اگر آپ اپنے عقائد و اعمال، نماز روزہ و دیگر عبادات و معاملات کو درست کرنا چاہتے ہیں تو **بہارِ شریعت** کو مطالعہ میں رکھئے، عورتوں، بچوں کو پڑھائیے جو اس کتاب کو مطالعہ میں رکھتے ہیں ایک مولوی/عالم سے کم نہیں رہتے ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا از حد ضروری ہے خصوصاً جہاں [illegible] وہاں اس کتاب کی بیحد ضرورت ہے اس کتاب کے اٹھارہ حصے شائع ہو چکے ہیں جن کا خلاصہ مضمون درج ذیل ہے

حصہ اول (۱) بیان عقائد، حصہ دوم (۲) مسائل طہارت، حصہ سوم (۳) مسائل نماز، حصہ چہارم (۴) بقیہ مسائل نماز، حصہ پنجم (۵) زکوٰۃ و روزہ، حصہ ششم (۶) مسائل حج و زیارات حرمین و سفر، حصہ ہفتم (۷) مسائل نکاح، حصہ ہشتم (۸) مسائل طلاق، حصہ نہم (۹) عتق و قسم و نذر، حدود و سیر (عادات و اطوار)، حصہ دہم (۱۰) لقطہ (گمشدہ مال) مفقود، شرکت، اوقاف، حصہ یازدہم (۱۱) مسائل خرید و فروخت سود، حصہ دوازدہم (۱۲) کفالت، حوالہ و قضا، وکالت و گواہی (شہادت)، حصہ سیزدہم (۱۳) دعویٰ، اقرار، مصالحت، حصہ چہاردہم (۱۴) امانت، عاریت، مضاربت (تجارت میں شرکت)، ودیعت (امانت)، ہبہ، اجارات (کرایہ داری)، حصہ پانزدہم (۱۵) اکراہ (زبردستی)، غصب، شفعہ، تقسیم، مزارعت، معاملہ، ذبح، قربانی، عقیقہ، حصہ شانزدہم (۱۶) حظر و اباحت جائز و ناجائز، حصہ ہفدہم (۱۷) تحری (غور و خوض)، احیاء اموات (بنجر زمین کی آبادی)، شرب (آبپاشی) اشربہ (نشہ کی چیزیں) شکاری جانوروں کا شکار، رہن، حصہ ہژدہم (۱۸) جنایات، قصاص، دیت (خون بہا)، حادثات (ایکسیڈنٹ) وغیرہ، نوزدہم (۱۹) وصیت (زیر تصنیف ہے)، بستم (۲۰) میراث کا بیان۔

ملنے کا پتہ ◀ المجدد احمد رضا اکیڈمی

معرفت مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی ۱ پاکستان فون ۲۱۶۳۶۴ / ۲۱۷۸۸۹